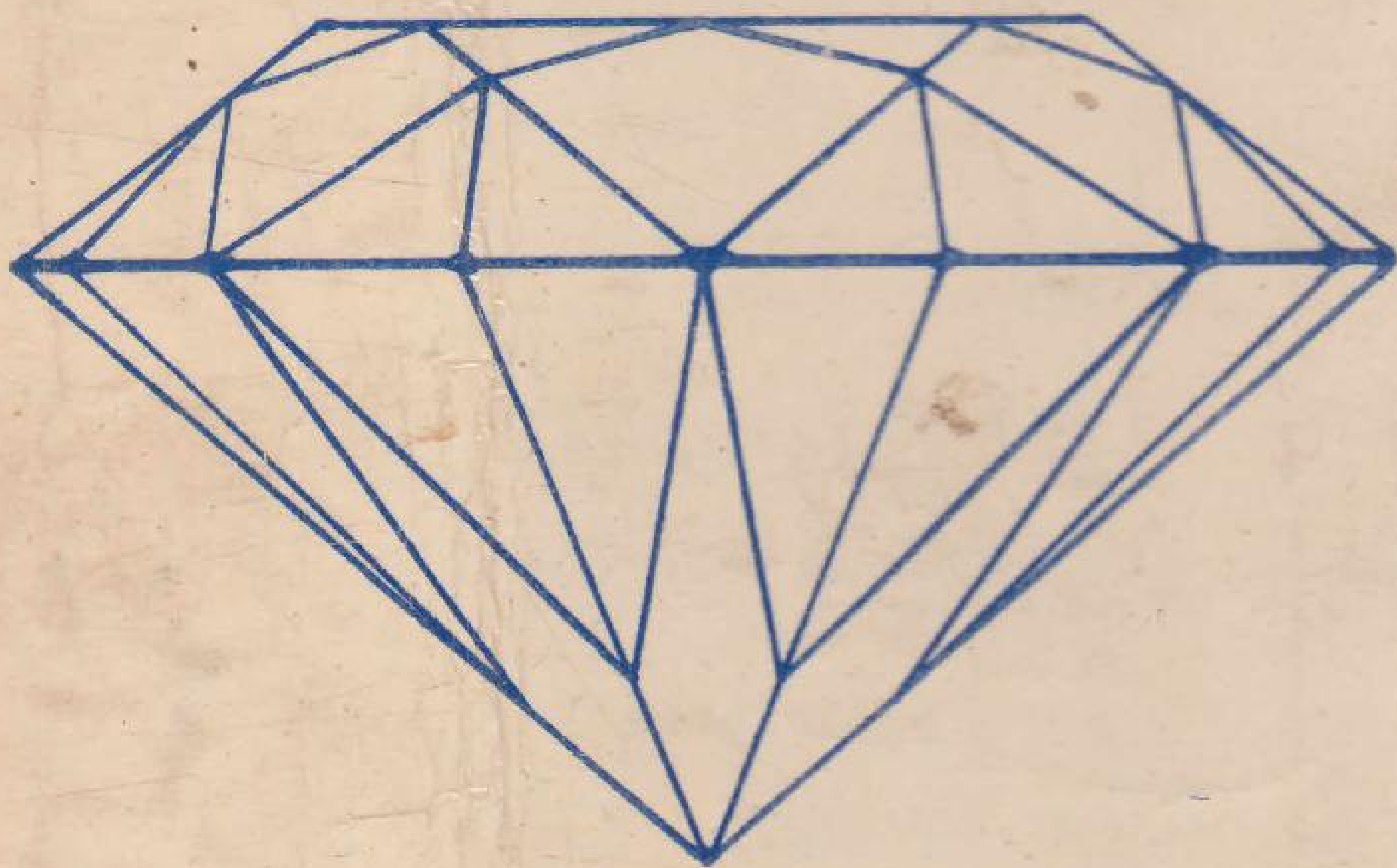
جدید تحقیق کی روشنی میں قیمتی پتھروں کی شناخت اور اثرات

قیمتی پتھر اور آپ



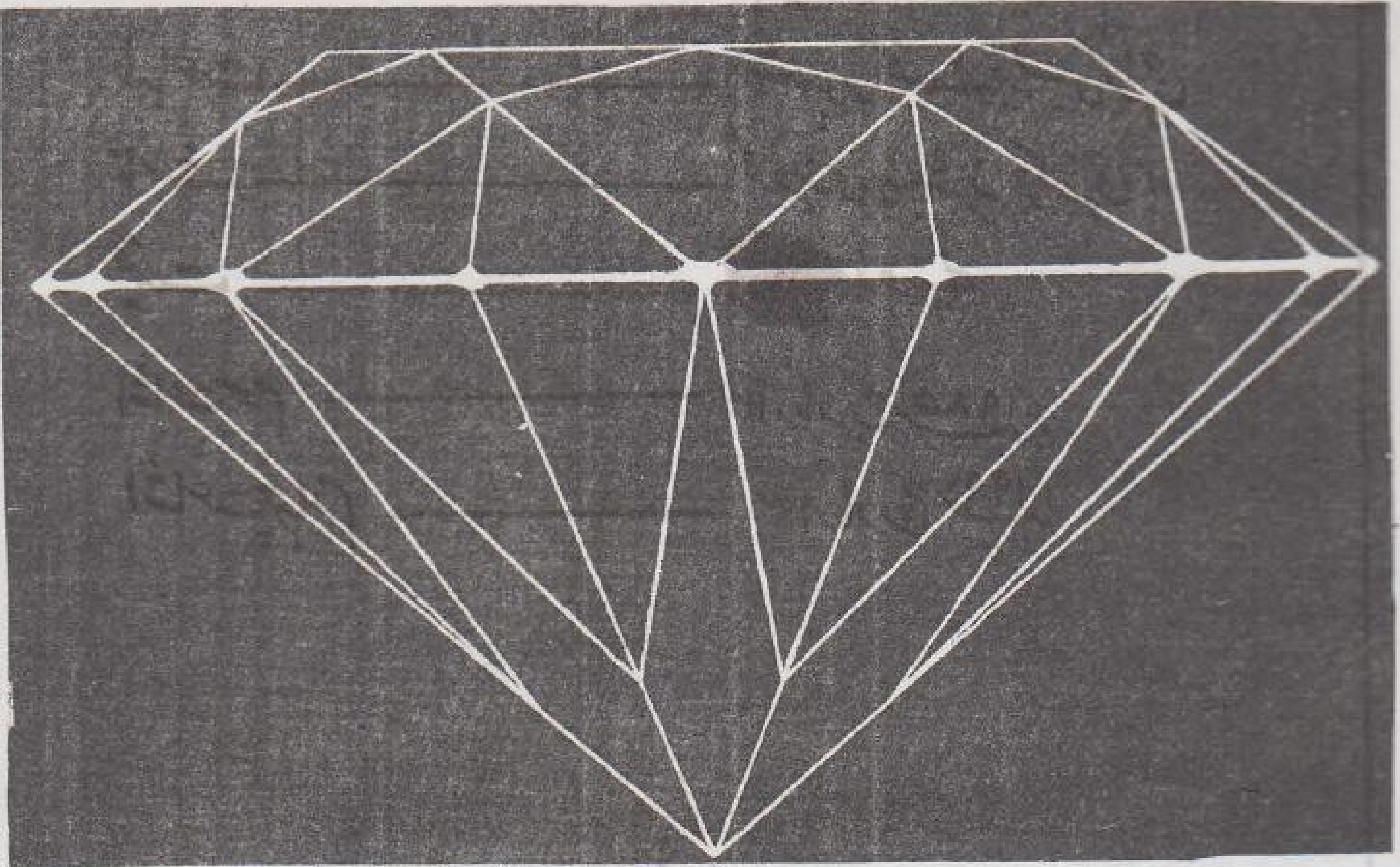
مصنفہ

بیگم زبیدہ فرید الحق

گردیزی پبلشرز (کراچی)

جدید تحقیق کی روشنی میں قیمتی پتھروں کی شناخت اور اثرات

قیمتی پتھر اور آپ



مصنفہ

بیگم زبیدہ فریدالحق

Rs.25

گردیزی پبلشرز (کراچی)

GP

کتاب ——— قیمتی پتھر اور آپ
مصنفہ ——— بیگم زبیدہ فرید الحق
اشاعتِ اوّل ——— جمعہ ۹ر مئی سنہ ۱۹۸۰ء
تعداد ——— ایک ہزار ایک سو
کتابت ——— ہدایت اللہ شاہین رقم
طباعت ——— مشہور آفسٹ پریس کراچی
ناشر ——— گردیزی پبلشرز (کراچی)
قیمت ——— [redacted] روپے

اشاعت سوم ——— ۱۳ر مارچ سنہ ۱۹۸۵ء
اشاعت چہارم ——— ۱۳ر مارچ سنہ ۱۹۹۰ء



ملنے کا پتہ

گردیزی پبلشرز (کراچی)
۳۲۶/۱، اسلام گنج، لسبیلہ ہاؤس، نشتر روڈ
کراچی ۵

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ میری پیاری امّی جان کی روح کو اپنی رحمتوں سے مالا مال رکھے۔ انہوں نے دو سال قبل یکم رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۳ جون ۱۹۸۲ء کو وفات پائی۔ وہ اپنی اس کتاب "قیمتی پتھر اور آپ" کے ہر ایڈیشن کے شروع میں پیش لفظ کے طور پر چند سطریں ضرور لکھتی تھیں۔ ان کی اس تصنیف کو ان کی زندگی ہی میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ دوسرا ایڈیشن بھی شائع ہوا اور اب یہ کتاب ایک بار پھر طباعت کیلئے جا رہی ہے۔ لیکن آج وہ ہمارے درمیان موجود نہیں ہیں، موجود ہوتیں تو اس نئے ایڈیشن کے لئے بھی چند سطریں ضرور لکھتیں۔ اب یہ صفحہ میرے سامنے کھلا پڑا ہے اور ان کی یاد میں خاموش بیٹھا میں اس کو دیکھ رہا ہوں اور وہ مجھ کو، لیکن میں اپنے اندر یہ صلاحیت نہیں پاتا کہ اس کا حق ادا کر وں۔

میری پیاری امّی جان، ایک بہت بڑے اور جانے پہچانے علمی اور دینی گھرانے کی فرد تھیں اور خود ان کی اپنی ذات میں مختلف علوم و فنون جمع تھے۔ مذہب، فلسفہ، تاریخ اور ادب کے علاوہ مخفی علوم پر بھی ان کی گہری نظر تھی جو ان کی تخلیقی تحقیقی اور تجرباتی تحریروں سے نمایاں ہے اور ان سب موضوعات پر ان کے بہت سے غیر مطبوعہ مسودے میرے سامنے ہیں۔ میں ان کو اٹھاتا ہوں، دیکھتا ہوں، پھر سمیٹ کے رکھ دیتا ہوں۔ جی چاہتا ہے کہ ان سب کو شائع کر دوں۔ ان کی بعض دوسری تصانیف بھی جو پہلے شائع ہوئی تھیں اور بہت پسند کی گئی تھیں، اب نایاب ہیں۔ ان کو بھی دوبارہ منظر عام پر لانے کا خیال آتا ہے۔ خود اس کتاب "قیمتی پتھر اور آپ" کے اصل مسودے کی ضخامت بھی تین سو صفحات سے زیادہ ہے اور کتابی شکل میں جو کچھ اب تک شائع ہوا ہے، وہ اصل کا تقریباً نصف ہے۔ اسی لئے ہر مرتبہ کچھ نہ کچھ اضافہ بھی کتاب میں ہوتا رہا ہے۔

ایک اور نہایت غیر معمولی مسوّدہ حضرت بُلّھے شاہ اور حضرت خواجہ غلام فرید کی "کافیوں" پر ہے۔ یہ مغربی ادب کے حوالے سے "کافیوں" کا ایک فکری مطالعہ ہے۔ جس میں انہوں نے ان بزرگ شخصیتوں کی کافیوں کا موازنہ انگریزی زبان کی مشہور صنفِ سخن "سانیٹ" SONNET سے کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ ان کافیوں میں جو چاشنی، فکر اور تاثیر ہے، وہ انگریزی زبان کے سانیٹ میں نہیں ملتی۔ انہوں نے عالمی فکری ہم آہنگی کی نشاندہی کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ مشرق اور مغرب کی ان دونوں زبانوں کی مذکورہ اصنافِ سخن کا ارتقاء ہر چند کہ دو بالکل مختلف تہذیبی پس منظر اور ادبی ماحول میں ہوا ہے مگر دونوں کی ہیئت FORM یکساں ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ "کافی" سانیٹ ہی کی ایک لطیف ترین شکل ہے۔ دعا کیجئے کہ میں ان تمام مسوّدات کو جلد شائع کرنے اور آپکی خدمت میں پیش کرنے کے قابل ہو جاؤں۔ آپ سے میری ایک درخواست یہ بھی ہے کہ آپ میری پیاری امّی جان مرحومہ کی مغفرت کے لئے ضرور دعا کریں۔

محمد وقار الحق

۸۔ ادریس چیمبرز۔ ٹالبوٹ روڈ۔ کراچی ۲

دیباچہ

چمکتے دمکتے قیمتی اور نیم قیمتی پتھروں نے زمانۂ قدیم سے ہی انسان کو مسحور کیا ہے بلکہ وہ ان پتھروں کی نمائش کے ذریعے اپنے سماجی مرتبے کا اظہار بھی کرتا رہا ہے۔ آج بھی جب فنونِ لطیفہ اور فلم سے وابستہ کسی نسوانی شخصیت کا ذکر ہوتا ہے تو اس کے پاس موجود قیمتی پتھر ضرور زیرِ بحث آتے ہیں۔ ان جواہرات کی تلاش ہی سربمہر اہرامِ مصر کی انیسویں صدی میں کھدائی کا باعث بنی تھی۔ محققین نے قدیم کتابوں میں پڑھا تھا کہ فراعنۂ مصر اپنی نعش کے ساتھ اپنے جواہرات بھی اپنے اہرام میں دفن کروا دیتے تھے اور انہی قدیم نقوش کو سمیٹ کر اُن کھوجیوں نے ہر اہرام کا کونہ کونہ چھان مارا اور جواہرات کے بے پناہ خزانوں سے مالا مال ہوئے۔ قاہرہ کا عجائب گھر ان جواہرات کو محفوظ کئے ہوئے ہے۔ بلکہ لاہور، بھمبور، پشاور، ٹیکسلا، لندن اور پیرس کے عجائب گھروں کی نمایاں زینت یہی جواہرات ہیں۔ لندن کے قلعہ کے تہہ خانے میں کوہِ نور ہیرا ہر روز ہزاروں تماشائیوں کی نظروں کو چکاچوند کرتا ہے۔

جواہرات کی خوبصورتی مسلّمہ ہے مگر اس کے کئی پہلو اور بھی ہیں، جن پر عظیم انسانوں نے ہر زمانے میں تحقیق کی ہے۔ ایک تو، ان پتھروں کے طبّی خواص ہیں۔ ہیرا نگل جانے والا انسان چند لمحوں میں ہی موت کی لپیٹ میں آجاتا ہے اور ہیرے کا کشتہ کھانے والا انسان صحت اور طاقت سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔ مرجان، عقیق اور موتی قیمتی اور زود اثر دوائیوں کا اہم ترین جزو ہیں۔

دوسرا پہلو پتھروں کے سحری خواص کے بارے میں ہے۔

منجّمین نے اس کائنات کی ہر شئے کو سات سیاروں سے منسوب کیا ہے۔ پتھر کائنات کی اہم اشیاء میں سے ہیں اور اس لئے علمِ نجوم کا نمایاں حصّہ رہے ہیں۔ ان پتھروں کو سیاروں سے منسوب کرتے وقت ایک بنیادی اصول رنگ کا قائم کیا گیا ہے۔ سیارہ زحل سے کالا رنگ

منسوب ہے۔ چنانچہ ہر کالا پتھر زحل کے زیر اثر ہے۔ مثلاً کالا عقیق۔ اپنی کیمیاوی ہیئت کے اعتبار سے نیلم بھی زحل کا پتھر ہے۔ اسی طرح سفید عقیق اور موتی سیارہ قمر کے پتھر ہیں۔

پتھروں کو نام اور تاریخ پیدائش سے بھی منسوب کیا گیا ہے۔ چنانچہ جس شخص کا نام حرف "ف" سے شروع ہوتا ہو وہ سیارہ مشتری کے زیر اثر ہے اور زرد پکھراج اس کا حرفی پتھر ہے۔ اسی طرح جو شخص ۲۱۔ اکتوبر تا ۲۱ نومبر کے درمیانی عرصہ میں پیدا ہوا ہو اس کا شمسی برج عقرب ہے اور سیارہ مریخ۔ اور سرخ یاقوت اس کا پیدائشی پتھر ہے۔ کوئی حرف اور کوئی تاریخ پیدائش ایسی نہیں جس کا اپنا کوئی منسوبی پتھر نہ ہو۔ نام اور تاریخ پیدائش کے لحاظ سے پتھر پہنے جاتے ہیں۔

مگر زیادہ مستند طریقہ پتھروں کے استعمال کا یہ ہے کہ پیدائشی زائچہ میں جو سعد سیارہ کمزور ہو اس کو سحری طور پر طاقتور بنایا جائے اور ذاتی سیارہ مالک طالع سے اس کی نظرات سعد قائم کی جائیں یہ نقوش، الواح، انگشتری اور عملیات کے ذریعے کیا جاتا ہے اور کافی حد تک پتھروں کے استعمال کے ذریعے بھی۔ چنانچہ سیارہ قمر کو زحل نحس نظر کرتا ہو تو قمر کی سعدیت کم بلکہ بے اثر ہو کر نحوست میں بدل جائے گی اور ایسا شخص ہر چیز کے ہوتے ہوئے بھی ہمیشہ ناخوش رہے گا۔ اس کے اکثر کام رُک رُک کر ہوں گے اور عدم استحکام کا وہ ہمیشہ شکار رہے گا۔ ان نحس اثرات کو دُور کرنے کے لئے قمر اور زحل کے مابین سعد نظرات قائم ہونے کے وقت پر چاندی کی انگوٹھی میں نیلم جڑوا کر پہننا چاہیئے۔ چاندی قمر سے اور نیلم زحل سے منسوب ہیں۔ ان دونوں کو سعد وقت میں دوست بنانا ضروری ہے۔

نیز ہر سیارے کا ایک خاص دن اور ایک خاص ساعت ہے۔ زحل کا دن ہفتہ، قمر کا سوموار، شمس کا اتوار، مریخ کا منگل، عطارد کا بدھ، مشتری کا جمعرات اور زہرہ کا جمعہ ہے۔ ان دنوں طلوع آفتاب کے وقت سے قریباً ایک گھنٹہ تک اس سیارے کی پہلی ساعت ہوتی ہے۔ چنانچہ ہفتہ کے روز پہلی ساعت سیارہ زحل کی ہے۔ چنانچہ اسی دن اور ساعت کو متعلقہ پتھر پہننا چاہیئے۔ کسی دوسرے دن اور کسی دوسری ساعت میں اثر نہ ہوگا۔

سیاروں کی جداگانہ خوشبویات، بخورات اور صدقات ہیں۔ چنانچہ متعلقہ پتھر کو پہنتے وقت متعلقہ بخورات کو جلانا، خوشبویات کو استعمال کرنا اور صدقات دینا چاہیئے۔
سیارہ زحل سے کالی مرچ کی بدبو، عطر گل کی بُو اور کالے تِل کا صدقہ منسوب ہیں۔ چنانچہ نیلم پہنتے وقت کالی مرچ کو جلانا چاہیئے، عطر گل میں نیلم کو ڈبو کر پہننا چاہیئے اور پہننے کے بعد کالے تِل صدقہ میں کسی غریب کو دینا ضروری ہے۔

یہ لوازمات پتھروں کے استعمال کے ہیں اور نہایت ضروری ہیں۔

نیز پتھر کا مسلسل انسانی جلد کو مَس ہونا ضروری ہے ورنہ اثر نہ ہوگا۔

پتھر کے استعمال میں سب سے پہلی بات پتھر کی ماہیت کو جاننا اور سمجھنا ہے۔ ان پہلوؤں پہ اُردو زبان میں کئی کتابیں موجود ہیں اور بعض کتابیں نہایت مستند ہیں۔ لیکن جامع اور مکمّل نہیں ہیں۔ وہ کتابیں جو معدنیات کے شائقین کے لئے فنی نقطۂ نظر سے لکھی گئیں ان میں پتھروں کے سحری خواص کا تذکرہ نہیں ملتا۔ جن کتابوں میں پتھروں کے سحری خواص بیان کئے گئے ہیں ان میں فنی معلومات دستیاب نہیں۔ بلکہ ناقص اور اکثر و بیشتر غیر تحقیقی ہیں۔ چنانچہ کوئی ایک کتاب قاری کو مطمئن نہیں کرتی۔ اس کے علاوہ پتھروں کے طلسماتی استعمال کے بارے میں طریقے بیان نہیں کئے گئے جس کی وجہ یہ ہے کہ مصنفین ان طریقوں سے خود بے خبر تھے اور چند کتابوں کو جمع کر کے ان کی تدوین کر دی یا انگریزی سے اُردو میں ترجمے کے فرائض انجام دے دیئے۔

زیرِ نظر کتاب جو بیگم زبیدہ فرید الحق نے مرتب کی ہے، ایک جامع، مبسوط اور مکمّل کتاب ہے، پتھروں کے بارے میں اور سرسری نظر سے ہی میرے اس خیال کی تائید ہو جائے گی۔

اس کتاب میں مصنفہ نے ہر پتھر کی فنی اہمیّت، کیمیاوی ہیئت اور اثرات بیان کئے ہیں اور اس کا متعلقہ سیارہ بھی تحریر کیا ہے۔ پتھروں کے انگریزی نام بھی دیئے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ایک مکمّل کتاب ہے۔

بیگم زبیدہ کی یہ کتاب ان مضامین پر بھی مشتمل ہے، جو انھوں نے ماہنامہ فلکیات کے لئے لکھے اور وہ شایع ہوئے تھے۔ انہی مضامین کے ذریعے میرا ان سے تعارف ہوا اور میں ان کی علمی قابلیت اور صلاحیتوں کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکا۔ ان کے یہ مضامین بکھرے ہوئے تھے اور ان کو سمیٹ کر ان میں ترامیم کرنا ضروری تھا، تاکہ وہ زیادہ بہتر طور پر قاری تک پہنچ سکیں۔ یہ کام بھی انھوں نے خود ہی انجام دیا اور یہ کتاب اُن کی اِن کاوشوں کا ماحصل ہے۔

مجھے یقین ہے کہ ہمارے مُلک میں اُن کی اس علمی کاوش کو کما حقہٗ سراہا جائے گا۔ کیونکہ اُردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے، جو اتنی جامع اور مبسوط ہے۔

میرزا ھمایوں بیگ
۱۰ر مارچ ۱۹۸۰ء
کراچی



فہرست

درجہ اوّل کے جواہرات

(نورتن)

اوّل درجہ کے جواہرات کی تعداد نو ہے۔ ان کو ہندی میں نورتن اور عربی میں جواہر تسعہ کہتے ہیں۔ مغل بادشاہ اکبر نے بھی اسی مناسبت کے لحاظ سے اپنے لئے نو مشیر منتخب کئے تھے جو نورتن کے نام سے پکارے جاتے تھے

DIAMOND الماس

یہ عربی میں "الماس" انگریزی میں ڈائمنڈ Diamond پنجابی میں ہیرا اور سنسکرت میں ہیرک ہے۔ یہ بلوری رنگ کا صاف شفّاف پتھر ہے۔ اس کا دنیا کے سب سے قیمتی پتھروں (جواہرات) میں شمار ہوتا ہے۔ اس کی چمک دمک، رنگت، خوبصورتی اور سختی طرۂ امتیاز ہے۔ اسے شاہی پتھر کہا جاتا ہے اور اسی وجہ سے خزانوں میں محفوظ کیا جاتا ہے، جو اپنے پاس رکھنے والے کی ساکھ اور دولت کی نشاندہی کرتا ہے۔ تمام اقوامِ عالم نے اسے بیک وقت دوسرے جواہرات پر ترجیح دی ہے۔ قدیم زمانہ کے لوگ اسے لچھمی (لکشمی) شمار کرتے تھے۔ پرانے قلمی نسخوں میں اس کی نشاندہی ۵۰۰۰ سال قبل مسیح میں کی گئی ہے۔

اس کی خوبصورتی کا انحصار اس کی عمدہ تراش پر مبنی ہے۔ جبکہ اس کی غلط تراش کی تصحیح مشکل سے ہوتی ہے۔ اس کے کاٹنے کے لئے بھی ہیرا ہی چاہیئے اور اس کی پالش بھی اسی کے ذرآت سے کی جاتی ہے۔ ہیرے بننے میں سینکڑوں سال لگ جاتے ہیں۔ اس کی عمر کی کوئی حد نہیں۔ یہ جواہر دریا کی ریت میں کنکریوں اور پتھروں کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ لیکن چند علاقوں میں یہ زمین کھود کر بھی نکالا جاتا ہے۔ جب یہ نکالا جاتا ہے تو ایک کھردری قسم کا بدصورت پتھر نظر آتا ہے۔ تراشنے کے بعد اس سے برقی چمک اور شعاعیں نکلتی ہیں جو اور کسی جواہرات میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ یہ کہاوت ہے کہ جب ہیرا چمکنا بند ہو جائے تو بدنصیبی اور بدبختی کی علامت ہے۔ جب ہیرا موافق نہیں آتا تو یہ مشکلات، مصائب اور پریشانیاں لاتا ہے جو زندگی بھر رہتی ہیں۔ اور موافقت میں یہ پتھر انسان کو عروج پر لے جاتا ہے۔ مالی اعتبار سے اسے امیر ترین بنا دیتا ہے۔ رتبہ اور شخصیت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اس کی خریداری کے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ یہ کہاں سے خریدا جا رہا ہے کیونکہ اس کے اندر حامل کی قوت جذب ہو جاتی ہے۔ اگر غلط آدمی سے خرید کیا جائے تو بُرا شگن سمجھا جاتا ہے۔ غرضیکہ یہ پتھر خوش قسمتی اور بدبختی دونوں کا باعث بن سکتا ہے۔

یہ ایک قیمتی پتھر ہونے کی وجہ سے ہر شخص کی بساط میں نہیں کہ وہ اس کا خریدار بن سکے۔ لہٰذا اس کی خریداری صرف اُمراء تک ہی محدود رہتی ہے۔ اس کی سختی کی وجہ سے صنعتی میدان میں اسے ۱۹۴۰ء سے

پہلے تک استعمال میں نہیں لایا جاتا تھا۔

رنگ اور کیمیاوی مرکب:- الماس عام طور پر بے رنگ اور بلوری صفات رکھتا ہے۔ بعض ہیروں میں زردی، سبزی، سیاہی، نیل، سُرخی، بھورے پن کی چاشنی ہوتی ہے۔ قدر و قیمت کے لحاظ سے اوّل درجہ نیلا، دوئم سُرخ، سوئم سبز، چہارم سفید اور پنجم زیتونی شمار ہوتا ہے۔ یہ صرف ایک ہی پتھر ہے جو ایک ہی کیمیاوی جُز پر مشتمل ہے یعنی یہ سو فیصد کاربن ہے۔

ساخت:- سختی HARDNESS ۱۰ درجے

وزن مخصوص SPECIFIC GRAVITY ۳،۵۲ ″

عکس REFRACTIVE INDEX ۲،۴۱ ″

پگھلنے کا درجہ MELTING POINT ۱۷۰۰° سی

اس کی سختی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اگر اس کو کسی اوزار کے دانت پر لگا دیا جاوے تو وہ ۲۰۰ میل لمبا سوراخ بغیر کسی تامل کے کر دیتا ہے یعنی اس اوزار کے دانتوں کو تیز کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

اقسام:- اس کی بے شمار قسمیں ہیں۔ اہل یورپ اس کی تقسیم چار اقسام میں کرتے ہیں:-

الماس خاص:- یہ بلور کی طرح شفاف ہوتا ہے اور اسے سب سے قیمتی اور اعلیٰ پتھر سمجھا جاتا ہے۔ نگینوں اور زیورات میں کام آتا ہے۔

بورٹ:- یہ بھورا سیاہی مائل پتھر ہوتا ہے۔ اس کو صنعتی ضروریات میں استعمال کیا جاتا ہے۔

بالاس:- یہ پتھر بہت سخت ہوتا ہے۔ اس میں چمک بالکل نہیں ہوتی اور یہ بھی صنعتی استعمال میں لایا جاتا ہے۔

کاربونیڈا:- یہ کالے رنگ کا پتھر ہوتا ہے اور صنعتی استعمال میں لایا جاتا ہے۔

ہندو اس کو باعثِ راحت و شادمانی سمجھ کر پہنتے ہیں۔ ان کے مذہبی عقائد کی رُو سے یہ پتھر مشکل کشا سمجھا جاتا ہے اور ان کی مذہبی روایت کے مطابق اس کو چار اقسام میں شمار کرتے ہیں۔ یہ اقسام صرف پہننے والے (زیبائشی) ہیرے کی ہی ہیں۔

برھمنی:- خالص آبدار ہیرا۔

کھتری:- شفاف اور شہد کے رنگ سے مطابقت رکھنے والا ہیرا۔

ویش :۔ شفاف اور سبزی مائل ۔

شودر :۔ شفاف اور بھورے رنگ والا ۔

اہلِ عرب بھی اسے چار اقسام میں تقسیم کرتے ہیں اور یہ قسمیں بھی زیبائشی ہیرے کی ہیں ۔

نوشادری :۔ نوشادر کی طرح چمکدار ۔

کراسی :۔ چاندی کے رنگ جیسا ۔

کدونی :۔ سفید رنگ والا ۔

حدیدی :۔ آہنی رنگ والا ۔

یونانی جوہری جو زمانہ قدیم میں ہیروں کی تجارت پر چھائے ہوئے تھے اس کی مندرجہ ذیل چار اقسام بیان کرتے ہیں :۔

۱ ۔ شفاف فرعونی ۔ ۲ ۔ زردی مائل ۔

۳ ۔ بلوری آسمانی مائل ۴ ۔ سبزی مائل ۔

پنجابی جوہری اس کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کرتے ہیں :۔

۱ ۔ شربتی ۔ ۲ ۔ ہلکا نیلا ۔

۳ ۔ سفید ۔ ۴ ۔ سیاہی مائل ۔ مگر اس کا پہننا منحوس خیال کیا جاتا ہے ۔

آج کل کے جوہری اس کی ۹ اقسام شمار کرتے ہیں ۔

۱ ۔ گلابی رنگ کی آمیزش والا ۔

۲ ۔ پستئی ۔ یعنی پستے کے رنگ سے مطابقت رکھنے والا ۔

۳ ۔ نیل بجر ۔ ہلکے نیلے رنگ کی آمیزش والا ۔

۴ ۔ کٹھی ۔ نیلا سفیدی مائل ۔

۵ ۔ بھورا ۔ خاکی رنگ والا ۔

۶ ۔ پیلا ۔ یعنی گہرا زردی مائل ۔

۷ ۔ بسنتی ۔ یعنی زردی مائل ۔

۸ ۔ کالا ۔ سیاہی مائل ۔

۹ ۔ کرٹچ ۔ داغ والا ۔

فارس کے حکماء اس کی پانچ قسمیں بتاتے ہیں۔

۱۔ بلوری ۔ یہ صاف اور چمکدار ہوتا ہے۔

۲۔ سیمابی ۔ جس میں پارے جیسی چمک دمک ہو۔

۳۔ زاغی ۔ سیاہی مائل ہونے کے باوجود ابرک جیسی چمک والا۔

۴۔ حبشی ۔ یعنی سیاہی مائل۔

۵۔ نباتی ۔ شربتی چمک والا۔

مندرجہ بالا اقسام کے علاوہ بھی اکثر اقسام کا لوگ شمار کرتے ہیں۔ مگر یہاں جو مشہور قسمیں ہیں ان کا مختصر بیان کیا گیا ہے۔

شناخت :۔ الماس سختی کے لحاظ سے سب سے سخت پتھر شمار ہوتا ہے۔ اگر یہ پتھر نیلم اور یاقوت کو کاٹ دے تو یہ اصلی الماس ہے۔ اس کو الٹرا وائلٹ ریز Ultra Violet Rays کی روشنی کے ذریعے آسانی سے شناخت کیا جا سکتا ہے۔ اگر متذکرہ بالا ریز اس پتھر میں سے گزر جائیں تو یہ نقلی پتھر ہے اور بصورتِ دیگر یہ اصلی الماس ہے۔

اگر الماس کو سورج کی روشنی میں لے جانے کے بعد اسے اندھیرے میں لایا جائے تو یہ کچھ عرصہ تک زیادہ چمک دیتا ہے۔ اسے خوردبین سے بھی دیکھا جاتا ہے۔

تاریخی وابستگی :۔ اس کی اہمیت مندرجہ ذیل تاریخی واقعات سے لگائی جا سکتی ہے :۔

کوہ نور :۔ یہ ہیرا تقریباً آج سے ۵۰۰۰ سال پہلے گوداوری کے دریا کے دہانے سے ملا تھا۔ یہ ہندوستان کے اکثر شاہاں اور شاہزادگان کی ملکیت میں رہا اور روایت ہے کہ (قیمتی اور لاثانی ہونے کی وجہ سے سب کی نظریں اس ہیرے لگی ہوئی تھیں) یہ سازشوں کا باعث بنا۔ مالوہ کے راجے اس کو اپنی پگڑی میں لگایا کرتے تھے اور یہ ان کا اعتقاد تھا کہ جس دن یہ پگڑی سے گر جائے گا تو وہ دن رعایا کے لئے باعثِ تباہی ہوگا اور ۱۳۰۴ء میں ایک دن یہ راجہ کی پگڑی سے بھرے دربار میں گر گیا۔ تو اسی سال سلطان علاءالدین نے مالوہ پر حملہ کر کے یہ ہیرا مالوہ کے راجاؤں سے حاصل کر لیا۔ اسی طرح یہ ہیرا ایک دن مہاراجہ بکرم جیت جو گوالیار کا مہاراجہ تھا، کے پاس پہنچ گیا۔ ۱۵۲۶ء میں پانی پت کی جنگ کے بعد ابراہیم لودھی کی والدہ نے یہ ہیرا دے کر اپنی اطاعت کا اظہار کیا۔ شہنشاہ

ہمایوں نے یہ ہیرا اپنے والد بابر کی خدمت میں پیش کیا اس نے دوبارہ اسے اپنے چہیتے بیٹے ہمایوں کو تحفے میں دے دیا۔ اس کی برکات کی وجہ سے مغل سلطنت پورے ہندوستان پر چھا گئی۔ کہا جاتا ہے کہ مغلیہ دور میں اس نے شہنشاہ اکبر کے زمانے میں زیادہ چمک دمک کا مظاہرہ کیا اور اسی وجہ سے شہنشاہ اکبر کا عہد دورِ مغلیہ میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ یکایک اس کی چمک کم ہو گئی، تو شہنشاہ اکبر کے دو بیٹے فوت ہو گئے اور شہزادہ سلیم نے بغاوت کر دی اور شکستہ دل شہنشاہ ۱۶۰۵ء میں انتقال کر گیا۔ اسی طرح اس کی چمک دمک بدلتی رہی اور شاہ جہاں نے اپنے دور میں نمایاں کام کئے۔ دہلی میں عمارات بنوائیں۔ آگرہ کی موتی مسجد اور تاج محل تیار کروائے۔ ۱۷۳۹ء میں نادر شاہ نے ہندوستان پر چڑھائی کی اور فتوحات حاصل کیں۔ بعد میں ایک دوستی کا معاہدہ مغلوں اور نادر شاہ میں ہوا۔ معاہدہ کی رسم دستخط کے وقت مغل شہزادہ اسے اپنی پگڑی میں لگا کر نادر شاہ کے سامنے آیا، تو نادر شاہ نے اُسے دیکھتے ہی اپنی پگڑی شہزادہ کے سر پہ اور شہزادہ کی پگڑی اپنے سر پر رکھ لی، جسے پگڑی بدلنا کہتے ہیں۔ اس طرح یہ ہیرا نادر شاہ کے ہاتھ لگا۔ نادر شاہ کی موت کے بعد یہ ہیرا اس کے بیٹے شاہ رُخ کے پاس آیا۔ مگر شاہ رُخ ایک کمزور بادشاہ ہونے کی وجہ سے ہمیشہ دوسروں کے ہاتھوں میں رہا اور مرنے سے کچھ عرصہ پہلے اس نے یہ ہیرا افغانستان کے بادشاہ احمد شاہ کو دے دیا جو احمد شاہ کے جانشینوں سے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ہاتھ لگا اور کہا جاتا ہے کہ یہ ہیرا پھر اپنی چمک دمک میں آ گیا اور رنجیت سنگھ کی حکومت ایک مستحکم اور بڑی حکومت شمار ہونے لگی۔ ۱۸۳۹ء میں رنجیت سنگھ کی موت کے بعد اس کے لڑکے (مہاراجہ دلیپ سنگھ) کو انگریزوں کے ہاتھوں ۱۸۴۹ء میں شکست ہوئی اور کوہ نور ہیرا برطانیہ کے قبضہ میں آیا۔ ملکہ وکٹوریہ تک پہنچا اور تاجِ برطانیہ کی زینت بنا۔

ریجنٹ ہیرا:۔ ۱۶۱۶ء میں یہ ہیرا بھی گولکنڈہ سے ایک قیدی کو مشقت کے دوران ہاتھ لگا۔ جس کا وزن ۴۱۰ کیرٹ تھا۔ یہ قیدی قید سے فرار ہو گیا اور ایک جہاز میں سوار ہو گیا اور کرایہ کی جگہ اس نے جہاز کے کیپٹن کو یہ ہیرا دیا اور اپنی جان بچائی۔ کیپٹن نے یہ ہیرا رام چندر نامی ساہوکار کے ہاتھ ۵۰۰۰ ڈالر میں فروخت کیا۔ رام چندر نے سر تھامس پٹ (جو اس وقت مدراس کا گورنر تھا) کے ہاتھ ۲۰۴۰۰ پونڈ میں فروخت کیا۔ تھامس پٹ نے ہندوستان سے واپسی پر اس ہیرے

کوتراشوایا جس کا وزن ۱۳۶ کیرٹ رہ گیا اور اسے ڈیوک آف آرلینس Duke of Orlens کے ہاتھوں ۸۰۰۰۰ پونڈ میں فروخت کیا۔ ۱۷۱۷ء میں ڈیوک نے فرانس کے بادشاہ لوئیس کے ہاتھ ۱۳۵۰۰۰ پونڈ میں فروخت کیا۔ مگر یہ لوئیس کے لئے منحوس ثابت ہوا اور انقلاب کی ابتداء ہوئی اور تباہی کا باعث بنا۔ اب یہ ہیرا فرانس کی اپالو گیلری میں موجود ہے۔

شاہ ہیرا :- یہ بہت مشہور ہیرا ہے۔ اس کا وزن ۸۸ کیرٹ ہے، اور ایک نایاب ہیرا ہے۔ اس پر تین نام کندہ ہیں۔ اکبر شاہ۔ نظام شاہ اور فتح علی شاہ۔ اس کا فارس (ایران) کی تاریخ سے قریبی رشتہ ہے۔ ۱۸۲۹ء میں شہزادہ خسرو نے زار نکولاس کو روسی سفیر کے تہران میں قتل ہونے کے عوض میں دیا جو آج کل ماسکو کے عجائب گھر میں ہے۔

اکبر شاہ ہیرا :- اس ہیرے پر عربی میں دو عبارتیں کندہ ہیں۔ (۱) اکبر شاہ۔ شاہ عالم ۱۰۲۸ھ۔ (۲) شاہِ شاہجہاں دو جہاں ۱۰۳۹ھ۔ یہ ہیرا لندن میں لایا گیا اور اس کو گیکواڑ آف بڑودہ نے ۱۷۵۰۰۰ ڈالر میں خریدا۔ اس کا وزن ۷۲ کیرٹ ہے۔

سانسی ہیرا :- اس ہیرے کی ایک لمبی اور دلچسپ داستان ہے۔ مسٹر ڈی سانسی De-Sancy جن کا فرانس کے دربار سے تعلق تھا۔ انھوں نے ہنری سوئم شہنشاہ فرانس کی درخواست پر اسی ہیرے کو سوئٹزرلینڈ کے ہاتھوں رہن رکھنے کے لئے بھیجا۔ مگر یہ ہیرا لے جانے والا راستے میں اسی ہیرے کی وجہ سے قتل ہو گیا مگر قتل سے پہلے اس نے اس کو نگل لیا۔ بعد میں سانسی نے اس کا پیٹ چاک کر کے صحیح حالت میں ہیرے کو نکلوا لیا اور شہنشاہ جیمز اوّل (انگلستان) کے ہاتھوں فروخت کیا گیا۔ جس نے اسے ۱۶۶۱ء میں فرانس کے بادشاہ کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ ۱۶۷۲ء میں فرانس کے لوئیس نے اسے رسمِ تاجپوشی کے وقت اپنے تاج میں لگوایا۔ انقلابِ فرانس کے دوران یہ ہیرا غائب ہو گیا۔ ۱۸۶۵ء میں یہ بمبئی کے مشہور پارسی سر جمشید جی جیجا بھائی نے خرید لیا اور بعد میں اس کے لڑکے نے مہاراجہ پٹیالہ کے ہاتھ بیچ دیا اس کا وزن ۵۵ کیرٹ ہے۔

آرلود ہیرا :- یہ ہیرا کسی زمانے میں نادر شاہ کی ملکیت تھا۔ اس کی موت کے بعد ایک افغان سپاہی نے ۱۷۴۷ء میں ایک آرمینی تاجر کے ہاتھوں فروخت کیا۔ جس نے اس کو کاونٹ گریگوری آرلود کے ہاتھ ۴۰۰۰۰۰ فلورنگ میں فروخت کیا۔ کاونٹ نے اسے روس کی ملکہ کیتھرین دوئم کو تحفہ کے طور پر پیش کیا۔ اس کا وزن ۲۰۰ کیرٹ ہے۔

کروپ ہیرا :- یہ مشہور عالم ہیرا مشہور ایکٹر رچرڈ برٹن نے ایلزبتھ ٹیلر کو تحفہ کے طور پر دیا۔ اس کی قیمت ۳۲۵۰۰۰۰ ڈالر ہے۔ اس ہیرے کا شمار نوادرات میں ہوتا ہے۔

تاج پہلوی :- شہنشاہ ایران آریہ مہر رضا شاہ پہلوی نے ۲۶ راکتوبر ۱۹۶۷ء میں اپنی رسم تاجپوشی کے وقت جو تاج پہنا تھا اس میں ۳۳۸۰ ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ اس تاج کا نام تاج پہلوی ہے اور ملکہ فرح پہلوی نے جو تاج اس موقعہ پر پہنا تھا اس میں ۱۴۶۹ ہیرے لگے ہوئے تھے۔ ایران کے شاہی خزانے میں دو نایاب ہیرے ہیں جن کا نام دریائے نور اور تاج ماہ ہے۔ جن کا وزن ۱۹۱ اور ۱۴۶ کیرٹ ہے۔

طبّی خواص :- اس پتھر کو عورت کے زانو پر باندھنے سے دردِ زہ سے نجات ملتی ہے۔ معدہ پر لٹکانے سے انسان دردِ شکم اور پیچش سے محفوظ رہتا ہے۔ دل کے نزدیک لٹکانے سے دل قوی ہوتا ہے۔ مرگی کے موذی مرض کو دور کرنے میں ہیرا معاون ثابت ہوتا ہے۔ حاملہ عورت کو یہ باندھنے سے وضع حمل میں آسانی ہوتی ہے۔

اکسیرِ اعظم :- ہیرے کا گشتہ اکسیر، روحِ حیات اور معاون حیات ہے۔ یہ متعدد لاعلاج امراض کے لئے شافی ہے۔ دنیا کے کسی بھی طریقۂ علاج میں ہیرے کے گشتے سے مؤثر اور مکمل علاج ذیابیطس، دمہ، فالج، لقوہ، دق وغیرہ کا نہیں ہے۔

(۱) ذیابیطس کے مریض جن کو شکر آتی ہو ہیرے کے گشتے کے استعمال سے ان کے "Pancreas" ٹشو زمیں نئی زندگی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ قدرتی طور پر انسولین پیدا کرنے لگتا ہے۔ اس مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے چار خوراکیں کافی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ جگر کے فعل کو ٹھیک کرتا ہے اور خون میں شکر کی مقدار میں مناسبت لاتا ہے۔

(۲) فالج، لقوہ اور ادھرنگ جیسے موذی امراض کا کامیاب علاج ہے۔ جن حضرات کی ٹانگیں ادھرنگ یا فالج کی وجہ سے ناکارہ ہو جاتی ہیں چند خوراکوں میں ہی وہ چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

(۳) سل و دق کی بیماری کو چار یا پانچ خوراکوں سے بالکل آرام آجاتا ہے اور پھر دوبارہ یہ بیماری نہیں ہوتی۔

(۴) بانجھ پن کے لئے بھی ہیرے کا گشتہ ایک مؤثر اور معاون علاج ہے۔

(۵) دمہ کے لئے بھی اس کو آخری علاج کی حیثیت حاصل ہے۔ اس سے بلغم کی نالی کا ورم دُور ہوتا ہے اور رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ سانس میں آسانی پیدا کرتا ہے اور پھیپھڑوں کے زخم بھرتا ہے۔

اس کے کُشتہ میں صفت اوّل یہ ہے کہ اسے ہفتہ میں صرف ایک بار استعمال کرنا پڑتا ہے اور جس میں کوئی پرہیز شامل نہیں ہے۔ اس کے کشتہ ہونے کے بعد اس کی سختی ختم ہوجاتی ہے۔ جس کی پہچان یہ ہے کہ اس کی سختی آٹے کے برابر ہو۔ ایک خوراک صرف دو چاول کے برابر ہے۔ اس میں کوئی مضر اثرات باقی نہیں رہتے۔ صحیح معنوں میں یہ کشتہ اتنی بیماریوں کے لئے موجودہ سائنسی طب کے لئے چیلنج ہے۔

اب تک جو موجودہ سائنس نے اس کے متعلق تحقیق کی ہے وہ یہ ہے کہ اس میں ایک نایاب آئیسوٹوپ (Isotope) موجود ہے جس کو کاربن ۱۳ Carbon – 13 کہتے ہیں۔ جو بہت سی بیماریوں کے لئے مؤثر علاج ہے لیکن طب جدید نے اس کی کوئی خاص دوائی تیار نہیں کی۔

خام ہیرا (بغیر کشتہ شدہ) کا ایک ذرہ بھی اگر انسانی معدہ میں چلا جائے تو موت واقع ہوجاتی ہے۔ کیونکہ یہ اتنا سخت ہوتا ہے کہ جسم کے جس حصے میں جاتا ہے اسے کاٹتا چلا جاتا ہے۔ اس کا علاج کافی مشکل ہے۔ تاہم حکماء نے کہا ہے کہ اگر تازہ دودھ گائے کا پلا کر قے کروادی جائے تو بچنے کے امکانات ہوجاتے ہیں۔ یا چند کھٹمل پیس کر دودھ میں ملا کر پلانے سے بھی آرام آجاتا ہے۔

سحری خواص :۔ اس کو دیکھنے سے دل کو تقویت ملتی ہے۔ طبیعت میں بشاشگی پیدا ہوتی ہے۔ عقل بڑھتی ہے۔ سوجھ بوجھ بڑھتی ہے اور قوتِ ارادی میں پختگی آتی ہے۔ یہ پہننے سے آسمانی بجلی سے آدمی محفوظ ہوتا ہے اور دشمن پہ غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کی تاثیر دافع سحر اور آفات ہے۔ ڈر اور خوف سے بھی نجات ہوتی ہے۔ ازدواجی زندگی میں معاون ہے۔ عزت اور وقار بڑھاتا ہے۔ دل میں خوشی لاتا ہے۔ جذباتی رجحانات، سستی اور نمود و نمائش کو دُور کرتا ہے۔ فضول خرچی کو دُور کرتا ہے۔ چڑچڑاپن دُور کرتا ہے۔ اس پر سورج کی کرنیں خاص اثر کرتی ہیں جس سے ذہنی خلفشار دُور ہوتا ہے اور مزاج میں یکسانیت پیدا ہوتی ہے۔

موافق نگینہ :۔ الماس کا ستارہ زہرہ ہے۔ علم نجوم کے حساب کے مطابق جن حضرات کا یہ

ستارہ زائچہ پیدائش میں ہو تو ان کو یہ نگینہ راس آئے گا اور جن کا تعلق برج تور اور میزان سے ہو ان کے لئے یہ پتھر مفید ہے۔ اگر کسی کو اپنی راس کا علم نہ ہو اور ان کے نام کے شروع کے الفاظ ر۔ را۔ ری۔ تا۔ ت۔ ط۔ طو اور ا۔ اِی۔ اُو۔ عُو۔ ب۔ و۔ وی ہوں تو انھیں یہ نگینہ پہننا چاہئے۔ یہ قمر اور شمس دونوں کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ جب ستارہ زہرہ رجعت میں ہو تو اس کے پہننے سے اس کے نحس اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔ یونانی حساب سے جو حضرات اپریل میں پیدا ہوں ان کا برتھ سٹون ہے۔ کیونکہ ان حضرات کو ہمیشہ اپنی معصومیت کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ چالاک اور مکار آدمی ان کو دھوکا دینے میں اکثر کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ہیرے کا نگینہ ان کو مکر و فریب سے بچانے میں تعاون کرتا ہے۔ علم الاعداد کے حساب سے جن حضرات کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد ۶ ہیں ان کو یہ راس آئے گا۔ علم جفر کی رو سے اس کی خاصیت آتشی ہے۔ اس نگینہ کو اس کے سحری اور طبی خواص کی وجہ سے بھی پہنا جاتا ہے۔

ہیرے کی تراش کا فن بہت قدیم ہے۔ اس کو سیکھنے کے لئے لوگ اپنی عمر کا بیشتر حصہ صرف کر دیتے ہیں۔ ہیرے کی قیمت کا زیادہ تر دار و مدار اس کی تراش پر منحصر ہے۔ آج کل اس کام کو بڑی نازک اور قیمتی مشینوں سے کیا جاتا ہے تاکہ غلطی کا امکان نہ رہے۔ اس کی تراش کے مراکز بلجیم میں برسیلز۔ امریکہ میں نیویارک۔ ہالینڈ میں ایمسٹرڈم۔ فرانس میں پیرس اور برطانیہ میں لندن ہیں۔ دُنیا کے ۹۵ فیصد ہیروں کی تراش انھیں مقامات پر ہوتی ہے۔ دُنیا میں سب سے بڑے ہیرے کے ذخائر جنوبی افریقہ میں واقع ہیں۔ کیمبرلے میں اس کی سب سے بڑی کان ہے۔ اس کے علاوہ یہ کانگو۔ سیرالیون۔ ٹانگانیکا اور برازیل میں پایا جاتا ہے۔ ہندوستان میں گولکنڈہ حیدر آباد دکن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے پہلے کان کُنی کی جا رہی ہے اور دُنیا کے مشہور ہیرے یہاں سے نکالے گئے ہیں۔ بورنیو میں بھی کافی تعداد میں ہیرے نکالے جاتے ہیں۔



RUBY

یاقوت

اس پتھر کو انگریزی میں "روبی" Ruby ہندی میں "مانک" پنجابی میں "لال" اور سنسکرت میں "پدم راگ" کہتے ہیں۔ اس کا عربی نام "لعل" ہے۔ اس کا شمار اعلیٰ درجے کے قیمتی پتھروں میں ہوتا ہے۔ یہ پتھر چمکدار اور بلّوری لال رنگ کا ہوتا ہے جو اندھیری رات میں بھی چمکتا ہے۔ قدیم زمانے کے شعراء اس کی سُرخی کو محبوب کے ہونٹوں سے تشبیہ دیتے تھے۔ اس کا استعمال زیورات کی زیبائش کو دوبالا کرتا ہے جو کہ زمانہ قدیم سے رائج ہے۔ خصوصی طور پر منگنی کی انگوٹھی میں بطور نگینہ اس پتھر کو استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کو خوش بختی اور ازدواجی زندگی کی خوشگواری سے منسوب کیا جاتا ہے۔ عروسی کے جوڑے اور یاقوت کی رنگت کی یکسانیت بھی یاقوت کے حسین رنگ کی مرہونِ منت ہے۔

رنگت:۔ یہ پتھر لال رنگ کے مختلف درجوں میں پایا جاتا ہے، جن کی تعداد چار ہے۔

۱۔ "سُرخ حمری" جو کہ گہرا لال رنگ کا ہوتا ہے۔

۲۔ "سُرخ اودی" جو کہ گلابی رنگ کا ہوتا ہے۔

۳۔ "سُرخ نارنجی" جو کہ گہرے لال رنگ میں پیلے رنگ کی تھوڑی سی ملاوٹ سے بنتا ہے۔

۴۔ "سُرخ لیموی" جو کہ پختہ لیموں سے مشابہت رکھتا ہے۔ یعنی زردی مائل سُرخ۔

ان متذکرہ بالا رنگوں کی وجہ کرومیم کی آمیزش کی کمی یا زیادتی ہے۔ ماہرین جواہرات کا خیال ہے کہ جس یاقوت کا رنگ کبوتر کے تازہ خون سے ملتا ہو وہ رنگت کے لحاظ سے بہترین شمار کیا جاتا ہے۔

کیمیاوی مرکبات:۔ اس پتھر میں ۹۸ فیصد ایلومونا۔ ½۱ فیصد چونا اور بہت معمولی مقدار میں کرومیم کی آمیزش ہوتی ہے۔

اقسام:۔ یہ بہت سی اقسام میں پایا جاتا ہے جن میں چار بہت مشہور ہیں۔ (۱) مشرقی یاقوت۔ (۲) مغربی یاقوت۔ (۳) ستائل یاقوت۔ (۴) بیلس یاقوت۔ یہ تمام اقسام سختی، رنگت اور مخصوص وزن کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ جوہری حضرات اس کی تشریح مندرجہ

ذیل طریقہ میں کرتے ہیں۔

۱۔ "چولاون" اس کا رنگ گاڑھا سُرخ ہوتا ہے۔

۲۔ "بنوسی" یہ رنگ قدرے سیاہی مائل سُرخ ہوتا ہے۔

۳۔ "کھیرا" یہ رنگت میں سُرخ کتھئی ہوتا ہے۔

۴۔ "گلگوں" جس کا رنگ زردی مائل سُرخ ہوتا ہے۔

۵۔ "اطلسی" یہ گہرا سُرخ مگر تہ لوزی رنگ کا ہوتا ہے۔

ساخت :۔ مندرجہ ذیل پر مبنی ہے۔

۱۔ وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۴,۰۱	درجے
۲۔ سختی	HARDNESS	۹,۰۰	"
۳۔ عکس	REFRACTIVE INDEX	۱,۷۷	"
۴۔ پگھلنے کا درجہ	MELTING POINT	۳۶۸۶ F۰	"

شناخت :۔ اس پتھر کی سختی ۹ درجے ہوتی ہے اور یہ صرف الماس ہی سے کٹتا ہے۔ اگر اس کو کوئی کم قیمت کا پتھر کاٹ دے تو وہ اصلی یاقوت نہیں ہے۔ یہ پتھر بہت ہلکا ہوتا ہے (حجم کے لحاظ سے) اس کی پرکھ Chelsea Colour Filter سے باآسانی ہو سکتی ہے۔ یعنی اگر فلٹر سے اس کی روشنی کی شعاعیں پار ہو جائیں تو وہ نقلی ہے اور اگر نہ گزریں تو اصلی ہے۔ یہ فلٹر عینک والوں کی دکانوں سے مل سکتا ہے۔

عیب :۔ یہ پتھر قیمتی ہونے کے باوجود کچھ عیب بھی رکھتا ہے۔ جس سے اس کی قدر و قیمت کم ہو جاتی ہے۔ جوہری حضرات اس کے مندرجہ ذیل عیب بیان کرتے ہیں۔

۱۔ "چیرا" جب اس کے اندر شگاف آجاتا ہے اسے چیرا کہتے ہیں۔

۲۔ "دودھیا" جب اس کی رنگت دودھیا ہو جائے۔

۳۔ "ابرک" جب اس کے اندر ابرک کے آثار نمایاں ہوں۔

۴۔ "بنوسی" جب سیاہی مائل سُرخ ہو تو یہ رنگ عیب والا سمجھا جاتا ہے۔

۵۔ "جوتلا" زردی مائل رنگت کا بھی عیب میں شمار ہوتا ہے۔

۶۔ "ماوا" سیاہی مائل ہونے کے علاوہ مندرجہ بالا کوئی عیب ہو۔

۷۔ "ڈھایا" پتھر کا بے آب اور بے رونق ہونا۔

تاریخی وابستگی :۔ زمانہ قدیم سے یاقوت کا تذکرہ ملتا ہے۔ مگر مختصراً چند تاریخی وابستگیاں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جو انگوٹھیاں پہنتے تھے ان میں یاقوت کے نگینہ کی انگوٹھی بھی تھی۔

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روائیت ہے کہ یاقوت فقیری زائل کرتا ہے۔

۳۔ شیخ محمد بن بابویہ علیہ الرحمتہ کی کتاب ثواب الاعمال میں درج ہے کہ یاقوت کی انگوٹھی پہننا ثواب ہے۔

۴۔ حضرت مفضل بن عمر سے روائیت ہے کہ حضرت علی بن موسیٰ رضا نے ارشاد فرمایا کہ یاقوت کی انگوٹھی پہننا بہترین ہے۔

۵۔ تحفہ عالم شاہی میں تحریر ہے کہ یاقوت رکھنے سے قدر و منزلت اور عزت بڑھتی ہے۔

۶۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یاقوت کا نگینہ پہننا فخر اور کارِ ثواب ہے۔ بچوں کے گلے میں ڈالنے سے مرض ام الصبیان نہیں ہوتا۔ حاملہ عورت اگر اس کو بازو پر باندھے تو اسقاطِ حمل کا ڈر نہیں۔ ورم کے لئے مفید ہے۔

۷۔ حضرت امام موسیٰ رضا علیہ السلام سے روائیت ہے کہ یاقوت کی انگوٹھی محتاجگی سے بچاتی ہے۔

۸۔ ارسطو نے یاقوت کے متعلق تحریر کیا ہے کہ یہ دشمن کو زیر کرتا ہے۔ اس کے پہننے سے قوت ارادی اور حوصلہ بلند ہوتا ہے۔ انسان بڑے بڑے کام بغیر کسی جھجک کے کر گزرتا ہے۔

۹۔ ایک اعلیٰ قسم کا یاقوت محمود غزنوی کو سومناتھ کے مندر سے ملا تھا اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وزن میں ۴۵ ۱ کیرٹ تھا۔ محمود غزنوی نے تاحیات اسے اپنے پاس رکھا مگر اس کے بعد اس کا کوئی پتہ نہیں۔

دنیا کے مشہور یاقوت :۔ مشہور عالم یاقوت برما سٹار روبی **Burma Star Ruby** امریکہ کے نیچرل ہسٹری کے عجائب گھر میں موجود ہے۔ اس کا وزن ۱۰۰ کیرٹ ہے۔ یہ ایک نایاب یاقوت شمار کیا جاتا ہے۔

۲۔ روس کے عجائب گھر میں (ماسکو) زارِ روس کے تاج کا ایک نگینہ موجود ہے جو اس نے ۱۷۷۷ء میں حاصل کیا تھا۔ جس کا حجم چھوٹے انڈے کے برابر ہے اور وزن ۱۱۰ کیرٹ ہے یہ بھی مشہورِ عالم یاقوت ہے۔

۳۔ ملکہ وکٹوریہ کے تاج Crown of State میں ایک یاقوت جڑا ہوا ہے جو خوبصورتی کے لحاظ سے یکتا ہے۔ یہ ۱۸۵۵ء میں شاہی خاندان کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔

۴۔ شہنشاہ ایران کے پاس بھی ایک قیمتی یاقوت ہے جس کا وزن ۷۲ کیرٹ ہے۔ یہ قاچار بادشاہوں کے تاج میں جڑا ہوا ہے۔

طبی خواص:۔ مفرح قلب و مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ خون کو متحرک رکھتا ہے۔ تھرمباسز Thrombosis کے لئے مفید ہے، نبض کی رفتار کو اصل حالت میں رکھتا ہے۔ خون صاف کرتا ہے۔ پیاس کی شدت کو کم کرتا ہے۔ امراضِ قلب کے لئے مفید ہے۔ مرگی۔ جنون۔ طاعون اور گنٹھیا کو شفا دیتا ہے۔ رطوبت خشک کرتا ہے۔ جگر کو طاقت بخشتا ہے۔ وحشت کو دور کرتا ہے۔ جریان کو روکتا ہے۔ سیلان الرحم کی شکایت دور کرتا ہے۔ اس کا سرمہ آنکھوں کی بصیرت کو تیز کرتا ہے۔ دافع زہر ہے۔ نقاہت کو دور کرتا ہے۔

سحری خواص:۔ فراخ دلی اور محبت بڑھاتا ہے۔ ازدواجی زندگی میں مفید اور خوشگوار ہے۔ اس کا رنگ مزاج میں تیزی اور پھرتی پیدا کرتا ہے۔ روزگار میں ترقی پیدا کرتا ہے۔ اس کو برابر دیکھنے سے بینائی تیز ہوتی ہے۔ ہمت پیدا کرتا ہے۔ دل میں وسوسہ پیدا نہیں ہونے دیتا اور انسان میں آخری دم تک مقابلہ کی صورت میں جرأت پیدا کرتا ہے۔ خود اعتمادی اور ہوشیاری پیدا کرتا ہے۔ بڑے لوگوں سے تعلقات بڑھانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ اصول پرست بناتا ہے۔ وفاداری، رفاقت اور دوستی کا معاون ہے جو حضرات بُرج سے متعلق ہوں ان کے لئے خوش بختی لاتا ہے۔

موافق نگینہ:۔ اس پتھر کا ستارہ مریخ ہے اگر وہ لوگ جو اس ستارے سے متعلق ہوں اسے پہنیں تو یہ ان کو راس آئے گا۔ جن حضرات کا یہ ستارہ پیدائش کے زائچہ میں کمزور ہو تو وہ اس کے پہننے سے مفید اثرات لے سکتے ہیں۔ جب مریخ ستارہ رجعت میں ہو تو اس کے پہننے سے اس کے منحوس اثرات زائل ہوتے ہیں اور اس کے پہننے والا کامیابیوں سے ہمکنار ہوتا ہے۔ یہ پتھر عطارد

اور دیگر کواکب کے مریخ پر نحس اثرات کا مقابلہ کرتا ہے اور ان کو تسخیر کرنے میں مدد کرتا ہے۔

بُرج حمل اور عقرب سے متعلق حضرات اس کو پہن کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جن حضرات کو اپنے برج کا پتہ نہ ہو اور ان کے نام چو۔ چے۔ چ۔ ل۔ ع۔ آ۔ ا۔ نا۔ ن۔ یا۔ ی سے شروع ہوتے ہوں ان کو راس آئے گا۔ اگر اس کو مریخ والی انگلی میں چاندی میں مڑھا کر پہنیے تو گنٹھیا جیسے موذی مرض سے نجات حاصل ہو گی۔

یونانی حساب سے جو حضرات جولائی کی پیدائش ہوں یہ ان کا برتھ سٹون ہے۔ کیونکہ ایسے حضرات اپنی شرافت اور نیکی کے سبب ہمیشہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ یہ نگینہ ان کو حالات پر قابو پانے میں معاون ثابت ہو گا۔

علم الاعداد کے مطابق جن حضرات کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد 9 ہوں ان کو یہ نگینہ راس آئے گا۔ یاقوت اپنی بے پناہ برکات اور خواص کی وجہ سے بھی پہنا جاتا ہے۔

برما میں موگوکھ Mogokh میں زمانہ قدیم سے یاقوت کی کان کنی ہوتی ہے۔ یہاں پر سے دنیا کے سب سے زیادہ یاقوت نکالے گئے۔ آج کل یہاں پر کان کنی کا کام بہت کم ہو رہا ہے۔

برازیل میں بہت اعلیٰ قسم کا یاقوت نکالا جاتا ہے جو اپنے رنگ کی وجہ سے مشہور ہے لیکن وزن کے لحاظ سے بہت چھوٹا ہوتا ہے۔

روس میں سائبریا کے مقام پر کافی تعداد میں یاقوت نکالا جا رہا ہے لیکن اس کی قسم اچھی نہیں ہے۔

سیام میں یاقوت بہت اچھی قسم کا ہوتا ہے۔ اس کا رنگ برما کے یاقوت سے کافی گہرا ہوتا ہے۔

افغانستان میں بدخشاں اور جگدلی کے مقام پر بہت اعلیٰ قسم کا یاقوت پایا جاتا ہے۔ جس کو بہت کم مقدار میں نکالا جاتا ہے۔ پاکستان میں اس کے بہت ذخائر ہیں لیکن ان کو نکالنے کے لئے حکومت نے کوئی خاص توجہ نہیں دی ہے۔ سب سے اچھی قسم چترال کی ہے۔ ریاست امب کی پہاڑی میں بھی ذخائر ہیں۔

ہنزہ کا یاقوت لوگ چوری چھپے آج کل بھی نکال لیتے ہیں۔ علاقہ قبائل میں میران شاہ کے جنوب میں تیس میل پر یاقوت کے بہت بڑے ذخائر ہیں۔



EMERLAND

زمرّد

اس پتھر کو انگریزی میں ایمرلڈ Emerland عربی میں حجر الحیا۔ ہندی میں مرکت۔ پنجابی میں پنّہ اور سنسکرت میں اشم گربھ کہتے ہیں۔ یہ سبز رنگ کا اعلیٰ اور قیمتی پتھر ہے۔ یہ بلور کی طرح صاف، شفاف اور چمکدار ہوتا ہے۔ اس کی چمک اور رنگت اس کی خصوصیات ہیں۔ لوگ اس کو خوبصورتی اور شان و شوکت کے لئے پہنتے ہیں۔ اس کا استعمال زمانہ قدیم سے چلا آیا ہے اور اسے زیورات میں استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ سکندرِ اعظم سے پہلے مصر میں اس کی کان کنی شروع ہوئی۔ یہ پتھر خصوصی طور پر قیمتی پتھروں میں شمار ہوتا ہے اور باوجودیکہ یہ پتھر اپنی چمک دمک میں بھی بے مثال ہے تاہم اس کو دیکھنے سے نظر کو فرحت پہنچتی ہے۔

رنگ اور کیمیاوی مرکبات:۔ یہ سبز رنگ کا پتھر ہے۔ طوطے کے پروں سے مطابقت یا تازہ سبز گھاس سے مشابہت رکھنا اس کے رنگ کی خصوصیات ہیں۔ کروم کی وجہ سے اس کا رنگ سبز ہوتا ہے۔ اس کے کیمیاوی مرکبات یہ ہیں:۔

بیریلیم	Beryllium	۱۴٫۱ فیصد
ایلمونیا	Alumunia	۱۹٫۰ فیصد
سلیکا	SILICA	۶۶٫۹ فیصد
کروم	Chrome	بہت معمولی مقدار میں۔

ساخت:۔

سختی	HARDNESS	۷٫۵ درجے
وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۲٫۷ درجے
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱٫۸۵ درجے

اقسام :- اس پتھر کی بہت قسمیں ہوتی ہیں مگر مشہور ترین حسب ذیل ہیں :-

۱- ریحانی — گل ریحان کی طرح سبز رنگ والا۔

۲- زنجاری — ہری مرچ کی طرح سبز۔

۳- صابونی — سفیدی مائل سبز رنگ۔

۴- کاہی — سیاہی مائل سبز رنگ۔

۵- دھانی — زردی مائل سبز رنگ۔

۶- سعیدی — یہ مصر میں پورٹ سعید کے پاس پایا جاتا ہے۔ اسی لئے سعیدی مشہور ہے۔

۷- ذہبی — سنہری مائل سبز رنگ۔

جوہری اس کی اقسام چھ بتاتے ہیں۔

(۱) بپانا - (۲) مرگجا - (۳) توڑیکا - (۴) پیالیکا - (۵) تیا - (۶) ہاجی۔

عیب :- قیمتی پتھر ہونے کی وجہ سے خریدتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ اس میں دھبہ۔ داغ اور شگاف نہ ہو۔ جوہری اس کے مندرجہ ذیل عیب بیان کرتے ہیں۔

(۱) چیرا (شگاف) - (۲) ریکھا (لکیریں) - (۳) ابر (دھند) - (۴) گانجا (بے رونق)۔ (۵) جالا - (۶) بدرنگ - (۷) پھیکا۔

اس کی قیمت کا تعین اس کے عیوب کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔

شناخت :- آدمی اور پتھر کی شناخت کے متعلق روایت ہے کہ یہ مشکل ترین کام ہے۔ بہرحال زمرد کی شناخت اس کی سختی، وزن مخصوص، عکس اور اس کی بناوٹ کی رو سے کی جاتی ہے۔ اس کا وزن اس کے حجم کے لحاظ سے ہلکا ہوتا ہے۔ رات اور دن میں دیکھنے میں یکساں رہتا ہے۔ اس پر کسی تیزاب کا اثر نہیں ہوتا۔ اگر اس کو **Ultra Violet Rays** کے لیمپ میں دیکھا جائے تو اصلی زمرد کا رنگ نہیں بدلے گا اور بصورتِ دیگر یہ لال رنگ کا نظر آنے لگے گا۔ اس کی دیگر شناخت یہ ہے کہ اگر اس کو فلٹر Galatine میں دیکھا جائے تو اصل پتھر اپنا رنگ نہیں بدلے گا۔ اس فلٹر کی مدد سے ضروری ہے کہ زمرد کو قدرتی روشنی (دھوپ) میں دیکھا جائے۔

تاریخی وابستگی :۔

حضرت احمد بن محمد ابن ابو نصر رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ رضا علیہ السلام ابن جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ زمرد ہر مشکل آسان کر دیتا ہے۔

مشہور کتاب تحفۂ عالم میں حضرت علیؓ کا قول منسوب ہے کہ زمرد کی انگشتری بُرے خواب سے محفوظ رکھتی ہے اور دشمن کو زیر کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

جارج سوئم کی تاجپوشی کے وقت جب اس کے سر پہ تاج رکھا گیا تو تاج کا بڑا زمرد گر گیا۔ یہ منحوس شگن تھا۔ دولتِ برطانیہ کے ہاتھ سے امریکہ نکل گیا۔

دُنیا کے مشہور زمرّد :۔ دنیا کا سب سے بڑا زمرد ڈیوک آف ونڈسر Duke of Devonshire کی ملکیت میں تھا۔ انھوں نے یہ پتھر برازیل کے ڈان پیڈرو Don Pedro سے حاصل کیا تھا۔ اس کا وزن ۱۳۸۳ قیراط ہے۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا زمرد ہے۔

روس کے آخری بادشاہ زار کے جواہرات میں جو اب قومی عجائب گھر (ماسکو) کی زینت بن گئے ہیں۔ بہت ہی خوبصورت اور بہترین تراشے ہوئے نگینے موجود ہیں۔ ان کا وزن ۳۰ قیراط سے ۱۵۰ قیراط تک ہے۔ یہ نگینے اپنی تراش کی وجہ سے نایاب شمار ہوتے ہیں۔

ملکہ فرح پہلوی نے شہنشاہ ایران کی تاجپوشی کے موقع پر جو تاج پہنا تھا اس میں ۲۶ بڑے نایاب اور قیمتی زمرد لگے ہوئے تھے۔

لندن کے البرٹ عجائب گھر میں ایک زمرد کا نایاب پیالہ رکھا ہوا ہے۔ اس کا قطر ۲ انچ ہے۔ اس کا دستہ بہت خوبصورت اور نازک ہے۔ اس کے اندر نقش ونگار بنے ہوئے ہیں۔ اس کے اندر لکھی ہوئی تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ یہ پیالہ ۱۶۵۷ء میں مغل بادشاہ شاہجہاں کے پاس تھا۔ یہ فن تراشی کا نادر نمونہ ہے۔

طبّی خواص :۔ یہ پتھر مفرح ہے اور حرارت غریزی بڑھاتا ہے۔ مرگی اور عورتوں کے مرضِ رحم کو شفا دیتا ہے۔ اس کا سرمہ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ مرض سل کو دُور کرتا ہے۔ معدہ کو تقویت بخشتا ہے۔ نبض کی حرکت کو تیز کرتا ہے۔ اگر اس کے گشتہ کو ناسور پر ملا جاوے تو صحت بخشتا ہے۔ اس پتھر کو سر پر باندھنے سے درد سر دُور ہو جاتا ہے۔ جسم کے ریشے کے لئے اکسیر ہے۔ اس کا مختلف

مرکبات جذام، اجزائے خون، شدّتِ پیاس اور جگر کے امراض کے لئے مفید ہیں۔ خاص طور پر اس کا کشتہ یا خمیرہ گردوں کی ساخت کو مضبوط کرتا ہے، ذیابیطس کا سدِّباب کرتا ہے۔ پیشاب کی زیادتی کو اعتدال میں لاتا ہے اور مثانے کو توی کرتا ہے۔ پرانے زمانے میں اس کو عورت کی ران پہ باندھنے سے وضع حمل میں آسانی ہوتی تھی۔ اگر کوئی شخص زہر کھانے سے یا کسی زہریلے جانور کے ڈسنے سے تکلیف میں ہو تو زخم میں زہر سرایت کرنے سے پیشتر بقدر دس چاول وزن کے اس کی خوراک دی جائے تو زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

سحری خواص :۔ غم و غصّہ دُور کرتا ہے۔ مزاج میں خوشی، محبت اور وفاداری پیدا کرتا ہے۔ اس کو ہر روز دیکھنے سے بصارت بڑھتی ہے۔ دشمنوں کے دلوں پر رُعب پڑتا ہے۔ اگر عورت پہنے تو اسے حقیقی محبت ملتی ہے اور اگر مرد پہنے تو بیوی کی محبت ملتی ہے۔

اگر عاشق اور معشوق زمرد کا آپس میں تبادلہ کر کے پہنیں اور جب ان کی محبت میں فرق آنے لگے تو زمرد کا رنگ پھیکا ہو جائے گا اور چمک بے آب ہو جائے گی۔ یہ عفت اور عصمت کا نشان بھی سمجھا جاتا ہے اور اگر اس کا پہننے والا اپنی پاکدامنی ہاتھ سے کھو دیتا ہے تو اس میں شگاف آجاتا ہے۔ اگر زمرد کسی بیماری یا مسائے کو دُور نہ کر سکے تو یہ پتھر انگشتری میں کانپنے لگتا ہے۔ پرانے زمانے میں لوگوں کا یہ یقین تھا کہ کوئی شخص عہد شکنی کرے تو زمرد اس کے ہاتھ میں اپنا رنگ تبدیل کر لیتا ہے۔ اگر زمرد پہننے والے کو کھانے میں زہر دیا جائے تو فوراً ظاہر ہو جاتا ہے کیونکہ یہ شخص زہر والے کھانے کو جب چھوتا ہے تو اس کے چہرے پر پسینہ کے قطرے نمودار ہو جاتے ہیں۔ مختصراً یہ پتھر شہرت اور نام بخشتا ہے۔ مزاج میں خوشی اور نشاط پیدا کرتا ہے۔

انتخاب نگینہ :۔ اس پتھر کا ستارہ مشتری ہے۔ جن حضرات کا یہ ستارہ ہو یا ان کا یہ ستارہ زائچے میں کمزور ہو تو ان کو یہ نگینہ سود مند ثابت ہو گا۔ اس کے پہننے والے حضرات کو مالی فائدے ہوتے ہیں اور وہ خوش قسمتی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ جن حضرات کا بُرج قوس اور حوت ہو ان کو یہ نگینہ راس آئے گا۔ اگر کسی شخص کو اپنی راس کا علم نہ ہو اور اس کا نام د۔ دی۔ دو۔ دا۔ اور یو۔ ف۔ تی۔ بھے۔ بھا سے شروع ہوتا ہو تو اس کے لئے اس کا نگینہ مفید ہے۔ جن حضرات پر راس اور ذنب کے بُرے اثرات کا غلبہ ہو تو یہ نگینہ نحس اثرات کو دُور کرنے میں ان کا معاون ثابت ہو گا۔

یونانی حساب سے جو اشخاص مئی میں پیدا ہوئے ہوں تو یہ ان کا برتھ سٹون ہے۔ ایسے حضرات کو عقلمندی پر مبنی فیصلہ کرنے کی وجہ سے نقصان ہوتا ہے جس کا یہ سدباب کرتا ہے۔ علم جفر کی رو سے اس پر نقوش کندہ کروا کر پہننے سے مقاصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ علم الاعداد کے حساب سے جن حضرات کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد ۳ ہوں ان کو یہ نگینہ راس آئے گا۔

اس نگینے کو اس کے سحری اور طبی خواص کی وجہ سے بھی اکثر پہنا جاتا ہے۔ یہ پتھر کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ دنیا میں سب سے اعلیٰ اور خوبصورت ترین زمرد پاکستان میں سوات کے نزدیک نکالا جاتا ہے۔ مصر میں پورٹ سعید کے نزدیک اس کے ذخائر ہیں اگر یہاں کے زمرد پر نگاہ ڈالیں تو اس میں انسان کا عکس نظر آتا ہے۔ روس میں یورال کے مقام پر بھی یہ پتھر پایا جاتا ہے۔ یہاں پر اس کی کان کنی ۱۹۳۰ء سے جاری ہے۔ یہاں کے پتھر کا حجم اور وزن چھوٹا ہوتا ہے۔ برازیل میں بہت تھوڑی مقدار میں زمرد نکالا جاتا ہے۔ کولمبیا میں اس کے کافی ذخائر موجود ہیں مگر رنگ پھیکا ہونے کی وجہ سے کم قیمت ہوتا ہے۔

SAPHIRE

نیلم

اس کو انگریزی میں سفائر Saphire عربی میں یاقوت ازرق۔ ہندی میں نیلا۔ فارسی میں ماقرا اور سنسکرت میں سوری رتن کہتے ہیں۔ اس پتھر کو اس کی نیلی رنگت کی وجہ سے نیلم کہتے ہیں۔ اس کا شمار قیمتی اور اعلیٰ جواہر میں ہوتا ہے۔ یہ ایک رنگین بلوری پتھر ہے۔ سنسکرت میں سوری رتن کا مطلب زحل کی محبوبہ ہے۔ اس پتھر کو ۸۰۰ قبل مسیح سے زیورات اور زیبائش میں استعمال کیا جاتا ہے۔ عام طور پر نیلم کے پتھر میں بڑے نقائص کم ہوتے ہیں کیونکہ پہاڑوں میں اس کے اندرونی نقائص وقت کے ساتھ ساتھ پھیل جاتے ہیں اور یہ پتھر ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ ہر شخص کو موافق نہیں آتا اور یہ جب کسی کو راس آجائے تو باعثِ برکت ہوتا ہے اور بصورتِ دیگر مضر ہے۔ لہٰذا اس کا اپنانا بھی بغیر قیاس و شناخت کے نہیں ہونا چاہیئے۔

رنگت و کیمیاوی مرکبات:۔ اس کا رنگ عام طور پر نیلا ہوتا ہے۔ گہرے نیلے رنگ کے پتھر

کورنہ کہتے ہیں اور ہلکے رنگ کو مادہ کہتے ہیں۔ نیلی رنگت کے علاوہ یہ زرد، نارنجی، سبز، ارغوانی اور گلابی رنگ میں بھی ملتا ہے۔ اس میں رنگت ٹیٹنیم ڈائے اکسائڈ Titanium Di Oxide کی آمیزش کی وجہ سے ہے۔ جوہری حضرات اس کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کرتے ہیں۔

(۱) سبزین ــ سبزی مائل نیلا رنگ۔ (۲) لالی ــ سرخی مائل نیلا رنگ۔ (۳) گہرا نیلا۔

اس کی مندرجہ ذیل کیمیاوی درجہ بندی کی گئی ہے۔

۱۔ ایلومونیا Alumunia ۹۹ فیصد

۲۔ ٹیٹنیم اکسائڈ Titanium Oxide ایک فیصد

اس میں کبھی کبھی لوہے کی آمیزش بھی پائی جاتی ہے۔

ساخت :ــ

۱۔ سختی HARDNESS ۹ درجے

۲۔ وزن مخصوص SPECIFIC GRAVITY ۳٫۹۵ درجے

۳۔ پگھلنے کا درجہ MELTING POINT ۲۰۴۰ درجے

۴۔ عکس REFRACTIVE INDEX ۱٫۷۶ درجہ

اقسام :۔ اہل یورپ اس کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کرتے ہیں۔

۱۔ سٹار نیلم Star Saphire

جب اس کو چمکدار سورج کی روشنی میں دیکھا جاتا ہے تو اس میں چھ طرف سے روشنی کا عکس نکلتا ہے اور ستارے کی شکل بناتا ہے۔ اس لئے اس کو سٹار نیلم کہتے ہیں۔

۲۔ مشرقی نیلم Oriental Saphire

نیلے رنگ کا پتھر (نیلم) جو مشرقی ممالک میں مقبول ہے اسے مشرقی نیلم کہتے ہیں۔

۳۔ مغربی نیلم Europian Saphire

نیلے رنگ کے علاوہ کسی اور رنگ کے نیلم کو مغربی نیلم کہتے ہیں۔

۴۔ الکزینڈرائٹ Alexandrite

یہ سورج کی روشنی میں نیلا اور مصنوعی روشنی میں لال نظر آتا ہے۔ یہ مصر کے شہر الیگزنڈریا میں پایا جاتا ہے اور اسی کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔

قدیم سنسکرت کی کتابوں میں مندرجہ ذیل اقسام بیان کی گئی ہیں :-

۱۔ برہمن یعنی سفیدی مائل نیلم۔

۲۔ چھتری یعنی سرخی مائل نیلم۔

۳۔ ویش یعنی زردی مائل نیلم۔

۴۔ شودر یعنی سیاہی مائل نیلم۔

درویش طبقہ اس کی پانچ اقسام بیان کرتا ہے۔

۱۔ گورتو ـــ جو جسم کے لحاظ سے وزن میں زیادہ ہو۔ اس کے پہننے سے دلی مرادیں برآتی ہیں۔

۲۔ سنسکرت ـــ یہ ہمیشہ چمکتا رہتا ہے اس کے پہننے سے محبت بڑھتی رہتی ہے اور دولت قدم چومتی ہے۔

۳۔ درناڑی ـــ اس کے پہننے والے کو کھانے پینے کی اشیاء کی فراوانی رہتی ہے اور کبھی بھوکا نہیں رہتا۔ درویش لوگ اس کو زیادہ پہنتے ہیں۔

۴۔ پارشووات ـــ اس کے پہننے سے ناموری قدم چومتی ہے اور عظمت لاتی ہے۔

۵۔ رنج کینو ـــ اس کے پہننے سے اولاد مرتبت والی ہوتی ہے۔ یعنی یہ واحد پتھر ہے جس کے پہننے سے ذاتی طور پر نہیں بلکہ اولاد پر اثر ہوتا ہے۔

علوم فلکیات کے ماہر اسے مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کرتے ہیں :-

۱۔ آتشی ـــ جو نیلم سرخی مائل ہوتا ہے اسے آتشی کہتے ہیں۔

۲۔ خاکی ـــ جو نیلم زردی مائل ہو۔

۳۔ آبی ـــ جو نیلم سفیدی مائل ہو۔

۴۔ بادی ـــ جو نیلم سبزی مائل ہلکے نیلے رنگ کا ہو۔

شناخت :- اس کی سختی ہیرے کے بعد آتی ہے اور یہ صرف ہیرے سے ہی کٹ سکتا ہے اور اگر یہ کسی دوسری چیز سے کٹ جائے تو نقلی نیلم ہے۔

نیلم مصنوعی روشنی میں دیکھنے سے بے رونق نظر آتا ہے۔ اصلی نیلم کو اگر پانی میں ڈالا جائے تو اس کی رنگت میں کمی بیشی واضح نظر آتی ہے۔ مگر مصنوعی نیلم کا رنگ یکساں نظر آئے گا۔

عیوب :۔ عیب والا نگینہ پہننا اچھا شگون نہیں سمجھا جاتا اور اس کے پہننے سے انسان مصائب میں گھر جاتا ہے۔ حتی الامکان عیب والے پتھر سے گریز کرنا چاہیئے۔ گیارہ عیب عام طور پر اس میں مہلک اثرات رکھتے ہیں جن کا ذکر ذیل میں ہے۔

۱۔ بادل :۔ یعنی بادل جیسی گرد و غبار رکھنے والا پتھر۔ اس کے پہننے سے عمر (زندگی) اور دولت کو فوری نقصان پہنچتا ہے۔

۲۔ چیخا ہوا :۔ اس کے پہننے والے کو جانوروں سے جانی نقصان پہنچتا ہے۔

۳۔ بدرنگ :۔ جس پتھر میں ایک سے زیادہ رنگ ہوں وہ بدرنگ کہلاتا ہے اور منحوس شمار کیا جاتا ہے۔ یہ مزاج میں غصہ لاتا ہے اور اس کا پہننے والا ہر بیکار ہونے پر آمادہ رہتا ہے۔

۴۔ تراش :۔ وہ نگینہ جس میں ایک سے زیادہ ٹکڑے نظر آئیں کسی حادثے یا ہلاکت کا موجب بن سکتا ہے۔

۵۔ ابرک :۔ جس میں ابرک نما نشان ہوں اس کے پہننے سے انسان فوری طور پر بیمار ہو جاتا ہے۔

۶۔ روکھی :۔ جس میں سفید داغ ہو موجب جلا وطنی بن سکتا ہے۔

۷۔ مرت گریہ :۔ اس کا رنگ مٹیالا ہوتا ہے اور اس کے پہننے سے کئی دائمی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

۸۔ رنگ کا منجمد ہونا :۔ یعنی رنگ کا کسی خاص جگہ پر زیادہ ہونا فوری نقصان کا باعث ہوتا ہے۔

۹۔ دودھیا :۔ جو دودھ جیسے رنگ والا ہو اس کے پہننے سے کاروبار میں نقصان ہوتا ہے۔

۱۰۔ ریشم سے دھبے :۔ اس کے پہننے سے عزت پر دھبہ آنے کا اندیشہ ہے۔

۱۱۔ سفید شیشہ دھیان :۔ اس کے پہننے سے لڑائی جھگڑے اور مقدمہ بازی شروع ہو جاتی ہے۔

تاریخی وابستگی :۔

۱۔ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جب اللہ تعالیٰ نے احکام عشرہ **10-Commond ments** نازل کیے تو وہ نیلم کے پتھر پر کندہ تھے۔

۲۔ انجیل مقدس میں نیلم کے بارے میں یوں درج ہے کہ شاہی تخت ایک نیلم کی مانند ہے۔

جس سے آپ اس پتھر کی اہمیت کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں۔ دوسرے معنوں میں یہ ایک مقدس پتھر شمار ہوتا ہے۔

۳۔ اہل یونان اس کو اپنے دیوتا اپالو Appalo کی نذر چڑھا کر مرادیں پاتے تھے۔

۴۔ کہا جاتا ہے کہ ملکہ الزبتھ دوئم (برطانیہ) کی ایک انگشتری جس میں نیلم کا نگینہ لگا ہوا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد لیڈی سکوپ نے اسے منحوس سمجھتے ہوئے کھڑکی سے باہر پھینک دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی آخری بیماری بھی اسی کے پہننے سے واقع ہوئی۔ ارل آف موتھ نے یہ نگینہ اٹھا کر سکاٹ لینڈ کے جیمز ہشتم کی خدمت میں پیش کر دیا جو اسے بھی راس نہ آیا اور اس کے پہنتے ہی وہ مشکلات اور پریشانیوں میں پھنس گیا۔ جس کی تاریخ شاہد ہے۔

(۵) دو بڑے نیلم جن میں سے ایک کا نام چارلیمین Charlemagne ہے نپولین کو پیش کیا گیا جو بعد میں شہنشاہ لوئیس نپولین سوئم کے قبضہ میں آ گیا۔ یہ ایک منحوس نگینہ شمار ہوتا ہے۔ یہ نگینہ جس آدمی کے پاس رہا اس کے لئے منحوس ثابت ہوا۔

انگلستان میں کراؤن آف سٹیسٹ جو ملکہ وکٹوریہ کے لئے تیار ہوا تو اس میں وہ نیلم جڑا گیا تھا جو اپنی برکات اور خوش بختی کے لئے مشہور ہے اس کو گیارہویں صدی عیسوی میں سینسٹ ایڈورڈ کی انگوٹھی سے نکالا گیا تھا۔

(۶) کہا جاتا ہے کہ پاکستان کے پہلے صدر سکندر مرزا نے اگست ۱۹۵۸ء میں ایک نیلم کے نگینے کی انگوٹھی پہنی جس کا وزن ۳۲ قیراط تھا۔ یہ اپنے رنگ روپ اور تراش کی وجہ سے لاجواب تھا مگر اس میں دو معمولی سے سفید داغ تھے۔ اس کے پہننے کے کچھ عرصہ بعد مارشل لاء لگا اور صاحب موصوف کو جلا وطن کر دیا گیا جو کسمپرسی کی حالت میں مر گیا۔ یہ نگینہ اس کو راس نہ آیا۔

مشہور عالم نیلم :-

انگلستان کے ڈیوک آف ڈیونشائر Duke of Devonshire کے پاس ایک نایاب نیلم ہے جس کا وزن ۱۰۰ قیراط ہے۔ اس کا شمار دنیا کے اعلیٰ ترین نیلموں میں ہوتا ہے۔

برطانیہ کے عجائب گھر میں نیلم کا تراش کردہ ایک مجسمہ بدھا کا ہے، جو فنِ بت تراشی کا ایک نادر نمونہ ہے۔ اس مجسمہ کے متعلق ماہرینِ فن کی رائے ہے کہ اس کی باریکی اتنی ہے جس کا حامل ایک برش کا فن کار (مصور) بھی نہیں ہو سکتا۔

ایک نیلم جو کتھئی مائل ہے، پیرس کے عجائب گھر میں موجود ہے۔ جس کا وزن ۱۳۲ قیراط ہے اور اس کا شمار اعلیٰ ترین نوادرات میں ہوتا ہے۔

ایک تراشیدہ نیلم جس کی شکل دل کی مانند ہے برطانیہ کی ملکہ کے شاہی جواہرات کا حصّہ ہے۔ اس کو ۱۵۶۷ء میں سکاٹ لینڈ کے شہزادہ ڈارن بی Darn By ملکہ میری کے خاوند نے حاصل کیا تھا۔

امریکہ کے نیشنل میوزیم میں ایک نایاب نیلم موجود ہے جو وزن میں ۵۶۳ قیراط ہے اور اپنی چمک دمک اور رنگ میں بے مثال ہے۔

دُنیا کا سب سے بڑا نیلم ملک برما سے برآمد کیا گیا تھا۔ جس کا وزن ۹۵۶ قیراط ہے اور بہت سی تاریخی وابستگیوں کا حامل ہے اور ایک خاندان کی پرائیویٹ ملکیت ہے اور ہوپ کیلکشن Hope Collec tion کا حصّہ ہے۔

طبی خواص :۔ اس کا سرمہ مقوی بصر ہے اور آنکھوں کے ورم اور سفیدی کو دُور کرتا ہے۔ کمزور نظر کے مریض کے لئے اس کا نظارہ بہت مفید ہے۔ اور اسی کی مناسبت سے نظر کی دوائیں نیلے رنگ کی شیشی میں رکھی جاتی ہیں۔ اس کے استعمال سے خون کے دباؤ میں کمی ہو جاتی ہے اور جس کے نکسیر جاری ہو اگر اس کی پیشانی پر نیلم کا نگینہ رکھ دیا جاوے تو نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ کمر میں باندھنے سے قوت باہ بڑھتی ہے۔ مفرح دل و دماغ ہے۔ بخار کے مریض کے سینہ پہ رکھنے سے بخار کی شدت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اس کے کُشتہ کی چند خوراکوں سے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ دافع وبائی امراض بھی ہے۔ نیلم کے مختلف مرکبات سے خون کی بیماری کے لئے جو شریانوں میں تازہ خون بننے سے روکتی ہے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ طب ایلوپیتھی نے خون کے امراض کی سب سے زیادہ تحقیق کی ہے مگر متذکرہ بالا نیلم کے مرکبات کے ہم پلہ کوئی دوا ابھی تک ان کے پاس نہیں ہے۔

سحری خواص :۔ اس کے پہننے سے مزاج میں استقلال پیدا ہوتا ہے۔ کمزور انسان خود میں قوت اور طاقت محسوس کرتا ہے۔ طبیعت جفاکشی کی طرف راغب ہوتی ہے اور شخصیت کو پُرکشش بناتا ہے۔ ہنود کا عقیدہ ہے کہ اس کے پہننے والے پر آسیب وغیرہ کا اثر نہیں ہوتا

اور دلی تمنائیں بر آتی ہیں۔ محبت اور شفقت بڑھتا ہے۔ اس کی انگوٹھی پہننے والے کی اولاد نہ رقی پاتی ہے۔ دشمن مہربان ہوجاتا ہے۔ قید سے رہائی ملتی ہے۔ سچائی اور ایفائے عہد کی طرف راغب کرتا ہے۔ ہر قسم کے رنج والم دور کرتا ہے۔ شہوت انگیز خیالات کم کرتا ہے۔ نوجوان لڑکی کے لئے خوش بختی لاتا ہے۔ استقامت عشق، سچائی، سنجیدگی، بردباری، تحمل اور ثابت قدمی پیدا کرتا ہے اور اس کے پہننے والے کو شک، غم، حسد، سستی، ڈر اور شرمیلے پن سے نجات ملتی ہے اور اس کے پہننے والے ہوشیار، چوکنا اور نیک چال چلن کے ہوجاتے ہیں۔

موافق نگینہ:- نیلم کا ستارہ زحل ہے۔ اس کے اثرات جلالی ہیں۔ جن حضرات کا یہ ستارہ پیدائش کے زائچہ میں ناقص ہو ان کو یہ راس آئے گا۔ اس نگینے کو پہننے سے مریخ، قمر اور شمس کے نحس اثرات زائل ہوتے ہیں۔ جن حضرات کا تعلق برج دلو اور جدی ———— سے ہو ان کے لئے یہ نگینہ مفید ثابت ہوگا۔ یا جن اشخاص کو اپنے برج کے متعلق معلوم نہ ہو اور ان کا نام حرف گو۔ گ۔ غ۔ س۔ ش۔ ث۔ ص۔ ج۔ جا۔ خ۔ ذ۔ ظ۔ ز۔ ض۔ کھی سے شروع ہوتا ہو ان کے لئے مفید ہے۔ یہ نگینہ اپنے نام اور زائچہ کے لحاظ سے پہنا جائے تو بہتر ہے ورنہ نقصان پہنچاتا ہے۔ دشمن کو زیر کرنے کے لئے جب عقرب، جدی، حمل اور دلو ستارہ قمر میں ہوں تو پہنا جاتا ہے۔ عدالتی اور حکومت کے کاموں میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس کے نگینے کو جب اسد، قوس اور میزان میں ستارہ قمر ہو تو پہننا سعد ہے۔

یونانی حساب سے جو حضرات ستمبر میں پیدا ہوئے ہوں یہ ان کا برتھ سٹون ہے۔ ایسے حضرات کو باوجود سخت محنت اور مشقت کرنے کے خوشحالی نہیں آتی ہے۔ یہ نگینہ ان کے حصول مقصد میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ علم جفر کے لحاظ سے عملیات کندہ نگینہ پہننا مفید ہے۔ علم الاعداد کے لحاظ سے جن اشخاص کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد 8 ہیں یہ پتھر ان کو راس آئے گا۔

نیلم ہی ایک ایسا پتھر ہے جس میں آتشی، خاکی، بادی اور آبی عناصر موجود ہیں جو انسان کی زندگی میں گہرا اثر رکھتے ہیں۔ تجربہ ہے کہ اگر آپ کے نام کا پہلا حرف مزاج آتشی رکھتا ہو تو وہ نیلم جس کا رنگ سفیدی مائل ہو یعنی آبی ہو تو اس کا پہننا باعث نقصان ہوگا۔ کیونکہ آتش اور آب ایک دوسرے کے سخت دشمن ہیں۔ یہی میرا تجربہ اور مشاہدہ بھی ہے۔ اگر آپ اس کی جگہ سرخی یا زردی مائل نیلم پہنیں تو کامیابی یقینی ہے۔ اسی طرح باد اور خاک میں سخت مخالفت ہے۔ ایسی صورت میں نگینہ کا انتخاب صحیح کرنا چاہیئے۔ یہ وہ

راز ہے جو سینہ بسینہ چلا آیا ہے اور بغیر کسی بُخل کے پیش ہے۔ لہٰذا نیلم پہننے سے پہلے اپنے نام کے پہلے حرف کا مزاج معلوم کر کے اسی لحاظ سے نیلم کی (آتشی، خاکی، بادی، آبی) قسم کا انتخاب کریں ورنہ سخت نقصان اٹھائیں گے۔

دنیا میں نیلے رنگ کے نیلم برما، سیام، سری لنکا، آسٹریلیا، ہندوستان اور کشمیر میں پائے جاتے ہیں۔ آسٹریا، مڈغاسکر، امریکہ اور روس میں دیگر رنگوں کے نیلم پائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں ناگر سے بیس میل دور اس کے بہت بڑے ذخائر پائے جاتے ہیں اور حکومت کی توجہ کے محتاج ہیں۔

PEARL

مروارید

مروارید کو انگریزی میں پرل Pearl عربی میں لُولُو، ہندی میں موکتا، پنجابی میں موتی اور سنسکرت میں "موکتے کے" کہتے ہیں۔ قدر و منزلت میں یہ اپنا ایک خصوصی مقام رکھتا ہے اور ہر خاص و عام اس کو جانتا ہے۔ ویدک میں اسے ۵۰۰ ا سال قبل از مسیح سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ یہ ایک بہت خوش رنگ ہے اور شکل میں گول یا صراحی دار ہوتا ہے جو کہ حجم میں خشخاش کے دانے سے لے کر کبوتر کے انڈے کے برابر ہوتا ہے اور سمندر میں سیپ کے پیٹ میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ پتھروں کی طرح نہ تو کاٹا جاتا ہے (تراش) اور نہ پالش وغیرہ کا مرہونِ منت ہے بلکہ یہ ایک قدرتی شے ہے۔ زیورات اور شاہی تاجوں کی زینت ہے۔ ہنود اور اہلِ یونان اپنے اپنے دیوتاؤں کو اس کی نذر دیتے ہیں۔ اور عظمتِ یونان کے زمانے میں اس کا استعمال صرف امراء اور مخصوص طبقے تک ہی محدود کر دیا گیا تھا اور حکومت عوام الناس کو اسے پہننے نہیں دیتی تھی۔ بے داغ موتی (شکل اور رنگ کے لحاظ سے) بہترین سمجھا جاتا ہے۔

رنگ اور کیمیاوی مرکب:۔ رنگت میں یہ دودھیا، سفید، گلابی، سیاہی مائل، بھورا، نیلا اور سبز ہوتا ہے۔ یورپ میں سفید اور نیلے موتی کو پسند کیا جاتا ہے اور مشرقی ممالک میں زردی مائل موتی اعلیٰ گردانا جاتا ہے۔ مگر گلابی رنگ کا موتی زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ جنس کمیاب ہے۔

اس کی رنگت - پانی (سمندر) کے درجۂ حرارت، سیپ کے اندرونی رنگ اور پانی کے مرکب اجزاء پر مبنی ہے۔

مرکبات کے طور پر اسے یوں تقسیم کیا جاتا ہے۔

کیلشیم کاربونیٹ	۹۲ فیصد
کیلسائٹ	۵ فیصد
آرگینک میٹر	۳ فیصد

ساخت :-

سختی	HARDNESS	۳،۵ درجہ
وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۳،۵ درجہ
عکس	REFRACTIVE INDEX	۲،۸۸ درجہ
پگھلاؤ کا درجہ	MELTING POINT	۸۰۰ درجہ

شناخت :- حجم کے لحاظ سے اصلی موتی نقلی موتی سے کم وزن کا ہوتا ہے اور اصلی موتی نازک ہوتا ہے اور پسینے اور گرمی سے خراب ہو جاتا ہے۔ جبکہ نقلی موتی پر پسینہ اور گرمی اثر انداز نہیں ہوتی۔ اصلی موتی نمک کے تیزاب Hydrocholoric Acid میں تحلیل ہو جاتا ہے۔ اصلی موتی گندم کا آٹا مل کر دھونے سے اپنی آب وتاب نمایاں کرتا ہے، اسے پیلے کپڑے سے صاف کرنا چاہیئے۔ اصلی موتی کو اگر سمندر کے پانی میں دھویا جائے تو اس کا سوراخ بڑا ہو جاتا ہے جو اس کی قیمت کم کر دیتا ہے۔

اقسام :- اس کے قدر شناس اور صاحب تحقیق اس کی دو اقسام بیان کرتے ہیں :-

۱ - مشرقی موتی، زردی مائل ہوتا ہے اور مشرقی ممالک میں اسے پسندیدگی سے دیکھا جاتا ہے۔

۲ - مغربی موتی، یہ سفید اور نیلے رنگ کا ہوتا ہے اور اسے مغربی ممالک میں مقبولیت حاصل ہے۔

اہلِ عرب اسے چار اقسام میں منقسم کرتے ہیں -

۱ - بحرینہ - جو بحرین کے سمندر میں پایا جاتا ہے۔

۲ - ہرمزی - جو ہرمز سے آتے ہیں -

۳- عمانی ـ جو عمان سے دستیاب ہوتے ہیں ۔

۴- صراحی شکل ـ جس کی شکل صراحی جیسی ہو ۔

اہل یورپ اس کی پانچ اقسام بیان کرتے ہیں ۔

۱- پاراگان ـ بڑے جسم (حجم) والا ۔

۲- پارہ ـ چھوٹے حجم والا ۔

۳- خردہ تخم ـ جو پارے سے حجم میں چھوٹے ہوں ۔

۴- موتی چور ـ جو بہت ہی چھوٹے ہوں یعنی چنے کے دانے کے برابر ۔

۵- بیضوی ـ جو انڈے کی شکل کا ہو ۔

جوہری حضرات اس کی مندرجہ ذیل قسمیں بیان کرتے ہیں ۔

۱- میانی ـ گہرا سیاہی مائل رنگ والا ۔

۲- سرمئی ـ ہلکا سیاہی مائل ۔

۳- چونا کھاڑی ـ سرخی مائل ۔

۴- پوربی ـ چھوٹے دانے کا گول موتی ۔

۵- بیتھرین ـ سیپے یا سلیٹی رنگ والا ۔

۶- کچیا ـ زرد رنگ والا ۔

۷- کاسیل ـ بہت زیادہ سفید رنگ والا ۔

۸- سنگلی ـ زردی مائل ۔

۹- ٹنگھرٹی ـ نیلے رنگ والا ۔

۱۰- جاوام کھاڑی ـ سبزی مائل ۔

ساخت کے لحاظ سے اہلِ فن اس کی دو قسمیں بیان کرتے ہیں ۔

۱- ناسفتہ ـ جو موتی بلا سوراخ کے ہو ۔

۲- جو چھیدے ـ سوراخ والے کو جو چھید سے جیسے انگریزی میں Wood کہتے ہیں ۔

عیوب :- موتی کی قیمت کا انحصار اس کی چمک، رنگت، حجم اور بناوٹ پر ہوتا ہے اور ذرا سا عیب بھی اس کی قیمت کم کر دیتا ہے ۔

۱ - گورج - جس کے اوپر سوراخ ہو۔
۲ - لہر - چھوٹے سوراخ والا۔
۳ - پھرکن - چھوٹے بڑے سوراخ والا۔
۴ - چوڑا - بہت چھوٹے سوراخ والا۔
۵ - گھرت - جس میں چمک نہ ہو۔

تاریخی وابستگی :-

۱ - شہنشاہ شاہجہاں کے پاس ایک نادر تسبیح تھی۔ جس کے دانے موتیوں کے تھے۔ اس کی قیمت سکہ رائج الوقت میں آٹھ روپے تھی۔

۲ - شہنشاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی آریہ مہر ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو اپنی رسم تاجپوشی کے وقت جس تختِ طاؤس پر بیٹھے اس میں ۲۶۷۳۲ سچے موتی جڑے ہوئے ہیں۔

۳ - سکاٹ لینڈ کا شاہی تاج سچے موتیوں کا بنا ہوا ہے جو آج کل وہاں کے میوزیم کی زینت ہے۔

۴ - ماسکو کے عجائب گھر میں ایک گول شکل کا موتی ہے جس کا نام پلگرینا Pelegrina ہے اور اس کا وزن ۲۸ قیراط ہے۔ اس کا شمار دنیا کے بہترین موتیوں میں ہوتا ہے۔

۵ - مشہور عالم ہوپ کلکشن Hope Collection میں ایک ایسا موتی موجود ہے جس کا وزن ۴۵۰ قیراط ہے اور لمبائی ۲ر۱ انچ ہے۔ اس کا شمار دنیا کے سب سے قیمتی موتیوں میں ہوتا ہے۔

۶ - لاریجنٹی La-Regente نامی موتی شہنشاہ فرانس کی ملکیت تھا۔ جس کا وزن ۳۴ قیراط تھا جو بعد میں سپین کے بادشاہ فلپس دوئم نے ۱۵۷۰ء میں حاصل کیا۔ اس کے بارے میں خیال ہے کہ وہ ۱۷۳۴ء میں آگ میں جل گیا۔

۷ - لارینی موتی La-Reine Des Perles کا وزن ½۲۷ قیراط تھا۔ یہ فرانس کے تاج کا نمایاں موتی تھا۔ یہ مشرقی موتی تھا اور بہترین قسم کا تھا۔ اس کے بارے میں روائت ہے کہ یہ چوری ہو گیا تھا اور اب تک نہیں ملا۔

ارسطو کا قول ہے کہ موتی کے پہننے سے شادی کامیاب رہتی ہے اور زندگی خوشگوار بسر ہوتی ہے اور اسی روایت پر یہ موتی شادیوں میں زیورات میں استعمال ہوتا ہے۔

طبّی خواص:۔ دل کی بیشتر بیماریوں کا مؤثر علاج ہے جو دل کے شریانوں کے نقائص دُور کر کے دورانِ خون میں روانی اور طاقت پیدا کرتا ہے۔ دماغ کو قوت بخشتا ہے اور یادداشت کو بڑھاتا ہے۔ اگر جسم سے زیادہ خون نکل جاوے یا دستوں کی وجہ سے کمزوری لاحق ہو تو اس کا استعمال اکسیر ہے۔ انسان کے جسم میں Calcium یعنی چونے کی کمی کو پورا کرتا ہے۔ موتی جھالا اور چیچک جیسے امراض میں یہ دل کی حفاظت کرتا ہے۔ خواتین کے مرض سیلان الرحم کا کامیاب علاج ہے اور رحم کو طاقت بخشتا ہے۔ درد گردہ کا بھی مؤثر علاج ہے۔ پیشاب کی جلن دُور کرتا ہے۔ مُنہ سے خون کے آنے کو بند کرتا ہے۔ مُنہ سے بدبو آنا، سر درد، آنکھوں کے ورم، امراضِ معدہ، یرقان کے لئے مؤثر علاج ہے۔ گردوں کو طاقت بخشتا ہے اور ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بہت اچھا علاج ہے۔ اس کا سرمہ آنکھوں کی سفیدی اور کمزوری دُور کرتا ہے۔ اگر اسے ڈوری میں پرو کر کمر پہ باندھا جائے تو اسقاط حمل کا بہترین علاج ہے۔ پرانے زمانے میں اس کا چونا پان میں استعمال کیا جاتا تھا۔ اگر مروارید کا کشتہ شیر خوار بچے کو جو ۴۰ دن سے کم عمر کا ہو کھلایا جائے تو چیچک اور خسرہ ساری عمر نہیں نکلے گا۔

سحری خواص:۔ اس کے پہننے سے زندگی خوشگوار بسر ہوتی ہے۔ شادی کامیاب ہوتی ہے۔ مزاج میں نیکی پیدا ہوتی ہے۔ ناپاک خیالات رفع ہوتے ہیں۔ اس کے پہننے والے کے دل کو صبر اور استقلال میسر ہوتا ہے۔ وضع داری لاتا ہے۔ شائستگی پیدا ہوتی ہے۔ رومان پیدا کرتا ہے۔ کارہائے نمایاں کرنے میں معاونت کرتا ہے۔ بیقراری، بے وفائی اور غیر مطمئن حالات کو صحیح کرتا ہے اور انسان کے روحانی اثرات کو جذب کرتا ہے۔ اسے کبھی بھی سیکنڈ ہینڈ نہیں خریدنا چاہئیے اور ہمیشہ نیا پہننا چاہئیے۔ کیونکہ یہ پُرانے اثرات کو منتقل بھی کرتا ہے۔

موافق موتی:۔ مروارید کا ستارہ قمر ہے اس ساعت میں پیدا ہونے والے یا جن کا یہ ستارہ زائچہ میں کمزور ہو ان کو مفید ہوگا۔ جن حضرات کا برج سرطان ہو سے پہنیں۔ اگر کسی کو اپنے برج کا پتہ نہ ہو اور اس کے نام کے شروع کے الفاظ ح۔ ہو۔ ہی۔ ڈا۔ ڈی۔ ڈو ہوں تو ان کو یہ راس آئے گا۔ جب عقرب کے بُرے اثرات کو کم کرنا یا نجات حاصل کرنا مقصود ہو تو موتی کو پہننا چاہیئے۔ یونانی حساب سے جو حضرات جون کی پیدائش ہوں یہ ان کا برتھ سٹون ہے۔ ایسے حضرات

ہمیشہ اپنے خلوص کی وجہ سے نقصان اٹھاتے ہیں۔ موتی ان کی رہبری کرتا ہے۔ تاکہ وہ اپنی نیک فطرت کی وجہ سے پریشان نہ ہوں۔ حروف تہجی کے لحاظ سے اس کا عنصر آتشی ہے۔ علم جفر کے حساب سے عملیات سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ علم الاعداد کے لحاظ سے جن حضرات کے نام یا تاریخ پیدائش کے اعداد کا مجموعہ ۲ یا ۷ ہو ان کو یہ راس آئے گا۔ لوگ اس کو اس کی طبی اور سحری خواص کی وجہ سے بھی پہنتے ہیں۔

سب سے اچھے موتی آبنائے فارس میں پائے جاتے ہیں۔ عمان اور بحرین میں سب سے زیادہ موتی سمندر سے نکالے جاتے ہیں جن کا شمار اعلیٰ قسم میں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سیلون، آسٹریلیا، وینزوایلا اور پانامہ میں ملتے ہیں۔ ہندوستان میں خلیج بنگال میں یہ بہت قلیل مقدار میں ملتے ہیں۔

سیلون کے موتی حجم کے لحاظ سے بہت چھوٹے ہوتے ہیں لیکن اعلیٰ قسم کے ہوتے ہیں۔

TOPAZ

پکھراج

اس پتھر کو انگریزی میں ٹوپاز Topaz عربی میں یاقوت اصغر۔ ہندی میں پوشپراگ، پنجابی میں پوکھراج اور سنسکرت میں منجولے کہتے ہیں۔ یہ سفید اور زرد رنگ کا خوشنما اور بلور جیسا چمکیلا پتھر ہے جو قیمت کے لحاظ سے اوسط درجہ کا ہے اور ہر خاص و عام کی بساط میں ہے۔ سنسکرت میں منجولے کا مطلب آگ کی طرح چمکدار کے ہیں۔ اسے زمانہ قدیم سے زیورات اور زیبائش کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ عربی میں اسے یاقوت اصغر اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ خوبصورتی میں تو یاقوت کی طرح ہے مگر قیمت میں اس سے کم ہوتا ہے۔ اس پتھر کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ تمام دیگر پتھروں سے زیادہ اس پہ پالش ہو سکتی ہے۔ اس کی خصوصیت بلحاظ خوبصورتی کے ہے۔ آب و تاب کے لحاظ سے سب پتھروں میں افضل ہے۔ یہاں تک کہ سفید رنگ کے پکھراج کی الماس سے بہت مشابہت ہوتی ہے لیکن اپنی ساخت کی وجہ سے شناخت کیا جا سکتا ہے۔

رنگت اور کیمیاوی مرکبات :۔ اس پتھر کے بہت سے رنگ ہوتے ہیں جیسے ۔ بے رنگ زرد، شربتی زرد، مٹیالہ زرد، نیلا، جامنی اور گلابی ۔ سرخ رنگ کا پکھراج کمیاب ہے مگر زرد رنگ کا پکھراج زیادہ قیمتی اور خوشنما سمجھا جاتا ہے اور جتنا گہرا رنگ ہوگا اتنا ہی وہ قیمتی تصور کیا جاتا ہے۔ اس رنگ کو سنسکرت میں پیت کہتے ہیں جسے ہندو متبرک سمجھتے ہیں۔

اس میں مندرجہ ذیل کیمیاوی مرکبات پائے جاتے ہیں ۔

۱ - الومنیا	Alumunia	۵۵ فیصد
۲ - ریت	SILICA	۳۲ فیصد
۳ - فلورین	Flurine	۱۳ فیصد

اس کی نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ اگر اسے آگ کے پاس رکھ دیا جائے یا گرمی کے پاس کافی عرصہ تک رہے تو اس کا رنگ کم ہو جاتا ہے اور اگر اسے سہاگہ کے ساتھ گرمی پہنچائی جائے تو یہ شیشے کی طرح بے رنگ ہو جاتا ہے ۔

ساخت :۔ اس کی ساخت میں مندرجہ ذیل عناصر ہیں ۔

۱ - سختی	HARDNESS	۸ درجہ ۔
۲ - وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۵۷ و ۳ درجہ ۔
۳ - عکس	REFRACTIVE INDEX	۶۴ و ۱ درجہ ۔

اسے الماس اور نیلم سے کاٹا جاتا ہے اور یہ بلور اور دوسرے پتھروں کو کاٹ دیتا ہے۔

اقسام :۔ اہل یورپ اس کی دو اقسام بیان کرتے ہیں۔

۱ - مشرقی پکھراج ۔ جو زرد یا بے رنگ ہو۔

۲ - مغربی پکھراج ۔ جو باقی سب رنگوں میں ہو۔

سنسکرت نے اسے چار اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

۱ - برہمن ۔ گہرا زرد پکھراج ۔

۲ - کھتری ۔ سرخی مائل زرد پکھراج ۔

۳ - ویش ۔ سفید یا بے رنگ پکھراج ۔

۴ - شودر — سیاہی مائل پکھراج - اسے منحوس سمجھا جاتا ہے -

جوہری حضرات اس کی تین قسمیں بیان کرتے ہیں -

۱ - سنہلا — جو سونے کی طرح زرد ہو -

۲ - دھونیلا — جا کلیٹی مائل -

۳ - بے رنگا — یعنی بلور کی طرح بے رنگ -

اہل فن اس کو تین حصوں میں منقسم کرتے ہیں - مگر تکنیکی طور پر اس میں بہت کم فرق ہوتا ہے اور ان کے نام حسب ذیل ہیں -

۱ - چیری سولائٹ Chrysolite

۲ - فیسولائٹ Physolite

۳ - پیری فیلائٹ Pryphyelite

عیوب : — اہل فن اس کے عیب وہی بیان کرتے ہیں جو یاقوت میں پائے جاتے ہیں - اس کے علاوہ اس پتھر کے خصوصی طور پر دو عیب تصور کئے جاتے ہیں -

۱ - یوگیا — یعنی زردی کے ساتھ سرخ رنگ - (نمایاں سرخ)

۲ - دورنگی — یعنی ایک حصہ میں زرد رنگ اور بقایا حصے میں کوئی دوسرا رنگ -

تاریخی وابستگی : — پرانے زمانے میں بادشاہوں کے تاجوں اور بازوبند اور دیگر زیبائش وغیرہ کے لئے استعمال کیا جاتا تھا

۱ - پرتگال کے شاہی تاج میں ایک اعلیٰ قسم کا زرد رنگ کا پکھراج لگا ہے جس کا وزن ۱۶۸۰ قیراط ہے جو اپنی تراش - آب و تاب اور چمک کی وجہ سے مشہور اور لاثانی سمجھا جاتا ہے - جسے برگینزا Braganza کہتے ہیں اور اب قومی عجائب گھر کی زینت ہے -

۲ - شہنشاہ اکبر کے ذاتی خنجر کا دستہ پکھراج کا تھا جو اب دہلی میں لال قلعہ کے عجائب خانہ میں موجود ہے اور اپنی قسم کی نادر چیز ہے -

۳ - پرانے عرب جرنیلوں کی انگوٹھیوں میں پکھراج کا نگینہ ہوتا تھا جس میں عربی زبان میں فتح من اللہ کندہ ہوتا تھا جسے نیک شگون کی وجہ سے پہنتے تھے - اس قسم کا نگینہ سلطان صلاح الدین ایوبی کی انگوٹھی میں بھی تھا -

طبّی خواص :- جسم میں چستی پیدا کرتا ہے۔ جذام۔ خرابی خون اور اس کے مضر اثرات کو زائل کرتا ہے مرض بواسیر میں اس کی شدت کم کرتا ہے۔ جسم میں قوت اور طاقت بڑھاتا ہے۔ تندرستی قائم رکھتا ہے۔ اس کے پہننے سے نظر تیز ہوتی ہے۔

سحری خواص :- عقل اور عمر بڑھاتا ہے۔ قوتِ ارادی بلند کرتا ہے۔ کاروباری اُلجھنیں کم کرتا ہے۔ مزاج میں حق و انصاف پیدا کرتا ہے۔ رحم کی تلقین کرتا ہے۔ مزاج میں خوشی اور خودداری پیدا کرتا ہے۔ خلوص اور محبت پیدا کرتا ہے۔ غم و غصہ دُور کرتا ہے۔ عیاشی سے بچاتا ہے۔ حافظہ بڑھاتا ہے۔ سحر کا اثر نہیں ہونے دیتا۔ حکام میں عزت و مراتب پیدا کرتا ہے۔ حصولِ دولت میں معاون ہے۔ شادی اور محبت میں وفاداری پیدا کرتا ہے۔ دوستوں، عزیزوں میں جدائی ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔ حصولِ علم میں مددگار ہے۔ ملاحوں کو خوش قسمتی سے ہمکنار کرتا ہے۔ جو حضرات سفر کرنے والے ہوں یا سفر میں کامیابی کے خواہاں ہوں ان کے لئے اس کا پہننا سعد ہے۔

کہانیوں اور خوابوں کی دنیا میں بسنے والوں کو عملی زندگی بخشتا ہے۔ کم حافظہ والے اور ذہنی طور پر کمزور لوگوں کے لئے مفید ہے۔ مذہبی بے راہ روی والوں کے لئے مذہبی عقائد کی پختگی میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

موافق نگینہ :- پکھراج کا ستارہ عطارد ہے جو حضرات اس ستارے کے تابع ہوں یا جن کا یہ ستارہ زائچہ پیدائش میں اچھے اثرات نہ ڈال رہا ہو تو انھیں یہ نگینہ راس آئے گا۔ جن حضرات کا تعلق بُرج سنبلہ اور جوزا سے ہو ان کے لئے اس کے نگینے کا پہننا بہتر اور مددگار ہوگا۔ اگر کسی کو اپنے برج کا پتہ نہیں ہے اور ان کا نام پ۔ پا۔ پی۔ پو۔ ٹھا اور ک۔ ق۔ ح۔ ہا سے شروع ہوتا ہو تو ان کو اس کا نگینہ راس آئے گا۔ یہ قمر کے مضر اثرات کو بھی ختم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

یونانی حساب کے مطابق جو حضرات نومبر میں پیدا ہوں یہ ان کا برتھ سٹون ہے۔ چونکہ یہ حضرات عام طور سے اپنے خلوص اور محبت کی وجہ سے نقصان اٹھاتے ہیں۔ یہ نگینہ ان کو تمام بُرے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

علم الاعداد کے مطابق جن حضرات کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد ۶ ہیں یہ ان کو راس آئے گا۔ پکھراج کو عام طور پر اس کے سحری خواص اور برکات کی وجہ سے انتخاب کیا جاتا ہے۔

سب سے اچھی قسم کا پکھراج برازیل میں "میںاجیری آس" میں پایا جاتا ہے جو اپنے رنگ روپ اور چمک کی وجہ سے دُنیا بھر میں مشہور ہے ۔ میکسیکو میں بھی یہ پتھر نکالا جاتا ہے جو اپنے رنگوں کی وجہ سے امریکہ میں بہت مقبول ہے ۔ روس میں یہ پتھر الاسکا میں نکالا جاتا ہے ۔ لیکن کان سے نکلنے کے بعد اس کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے اور اپنی خوبصورتی کھو بیٹھتا ہے ۔ سپین میں بھی یہ پایا جاتا ہے ۔ اور زیادہ تر یورپ میں برآمد کیا جاتا ہے ۔ سری لنکا کا پکھراج اپنے رنگ روپ اور حجم کے لحاظ سے دنیا بھر میں مشہور ہے ۔ اس کا رنگ بہترین زرد ہوتا ہے ۔ ہندوستان میں بھی پایا جاتا ہے ۔

CORAL

مرجان

اس کو انگریزی میں Coral ۔ ہندی میں دورم ۔ پنجابی میں موگا ۔ سنسکرت میں پروالا اور عربی میں مرجان کہتے ہیں ۔ مرجان ایک سمندری جانور ہے ۔ جس کا خول پتھریلا ہوتا ہے ۔ یہ سمندر میں ۹ سے ۹۰۰ فٹ گہرائی میں پایا جاتا ہے اور اس کی نشوونما کے لئے پانی کا درجہ حرارت ۷۰ درجے فارن ہیٹ بہت مناسب ہے ۔ یہ پہننے والے کو تازگی بخشتا ہے ۔ اس کو فقرا اور درویش لوگ بہت زیادہ پہنتے ہیں کیونکہ یہ سادگی اور بندگی کی طرف راغب کرتا ہے اور شیطانی رجحانات سے دُور رکھتا ہے ۔ زمانہ قدیم میں لوگ اس پر نقش و نگار کر کے پہنتے تھے ۔ اس میں چمک اچھی اور دیرپا ہوتی ہے اور ویسے بھی خوشنما سرخی مائل ہونے کے باوجود قیمت بہت معمولی ہونے کی وجہ سے ہر شخص کی بساط میں ہے ۔ اسے لوگ اپنے مذہبی عقائد کی وجہ سے خصوصاً ہنود بکثرت پہنتے ہیں ۔

رنگ اور کیمیاوی مرکبات :- یہ ذیل کے رنگوں میں پایا جاتا ہے ۔

گلابی ۔ سُرخ ۔ سفید ۔ زرد اور عنابی ۔ ہندوستان میں کالے رنگ کا خوشنما چمکدار مرجان بھی ملتا ہے اور غم واندوہ کے اظہار میں اس کا استعمال خصوصی طور پر ہوتا ہے ۔ لال رنگ کا مرجان جس کی مشابہت بیل کے تازہ خون سے ہو اعلیٰ اور قیمتی سمجھا جاتا ہے ۔ عام طور پر اس کا ایک ہی رنگ ہوتا ہے اور شاذ و نادر ایک نگینے میں ایک سے زیادہ رنگ ہوتے ہیں ۔

یہ مندرجہ ذیل کیمیاوی مرکبات کا حامل ہے ۔

۱- کیلشیم کاربونیٹ Calcium Carbonate ۸ و ۹۹ فیصد-

۲- آئرن اکسائیڈ Iron Oxide ۲ فیصد-

ساخت :-

سختی HARDNESS ۲۵ و ۳ درجے -

وزن مخصوص SPECIFIC GRAVITY ۶۵ و ۲ درجے -

شناخت :- نمک کے تیزاب کے چند قطرے پڑنے سے جھاگ اٹھنی شروع ہو جاتی ہے اور اسی تیزاب میں تحلیل ہو جاتا ہے -

تاریخی وابستگی :- (۱) اٹلی کے شاہی خاندان کے پاس ایک مرجان کا دستہ ہے جس پر بہترین نقش و نگار بنے ہوئے ہیں اور نوادرات میں شمار کیا جاتا ہے -

۲- فیقی رحیمین آرٹ گیلری کراچی میں زمانہ قدیم کا ایک لباس محفوظ ہے جس پر مرجان کے پھول اور نقش بنے ہوئے ہیں اور ایک لاجواب چیز ہے -

۳- برلن میں ۱۸۸۰ء میں انٹرنیشنل فشریز کی نمائش ہوئی جس پر ایک نایاب ہار بطور نمائش پیش کیا گیا جو اپنے وزن، خوبصورتی اور بناوٹ کے لحاظ سے لاثانی تھا -

طبی خواص :- اس کا استعمال دماغ کو قوت بخشتا ہے - دائمی نزلہ زکام، نسیان، حافظہ کی کمزوری اور درد سر کا علاج ہے - مرض لقوہ، فالج، رعشہ کے لئے مفید ہے - مثانہ، جگر، تلی اور خونی دستوں میں اکسیر ہے - اس کو گلے میں پہننے سے مرگی اور اختلاج قلب سے نجات ملتی ہے - اور اس کو شکم پر باندھنے سے پیٹ کی جملہ بیماریاں دور ہو جاتی ہیں - اگر بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کی ماں کے دودھ میں کشتہ مرجان گھول کر پلا دیا جائے تو تاعمر صرع کی بیماری نہ ہو گی اور کسی اعضاء میں درد نہ ہو گا - مرجان کا کشتہ کھانے سے تمام قسم کے خون کا بہنا بند ہو جاتا ہے - بالفاظ دیگر یہ حابس خون ہے - اس کے کھانے سے مضر اثرات نہیں ہوتے - اس کی ایک خوراک زہر کے لئے تریاق ہے - یہ حاملہ کے گلے میں ڈالنے سے اسقاطِ حمل کا اندیشہ نہیں رہتا - سیلان الرحم کا موثر علاج ہے اور اس کا سرمہ درد - جلن - سرخی اور آشوبِ چشم کا علاج ہے -

سحری خواص :۔ اس کی انگوٹھی تنگدستی دُور کرتی ہے۔ بچوں کے گلے میں ڈالنے سے جادو، ٹونہ سحر، رونا، نظر بد اور ڈراؤنے خواب سے نجات ملتی ہے۔ جوگی لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر یہ دانے اس کے گلے میں ڈال لئے جاویں تو انسان تمام سفلی عملیات سے محفوظ رہتا ہے۔

اہل روم کا عقیدہ تھا کہ اگر اس کی مالا جہاز یا کشتی پر لٹکا دی جائے تو وہ پاش پاش ہونے اور آگ لگنے سے محفوظ رہتا ہے۔ وہ اس کو برکت کے طور پر پہنتے تھے اور طرح طرح کے نقش ونگار کندہ کرتے تھے۔ یہ فضول خرچی، بے صبری، خودپسندی سے دُور رکھتا ہے۔ یہ حقیقی آزادی کے لئے انسان کو راغب کرتا ہے اور ہوشیار بناتا ہے اور زندگی کے کاموں میں مستقل مزاجی اور عزم بڑھاتا ہے اس کے متعلق یہ مشہور ہے کہ یہ بیماریوں کی نشان دہی کرتا ہے۔ اسی لئے اس کو Indicative Stone کہتے ہیں۔ کیونکہ اگر اس کے پہننے والا آدمی بیمار ہو جاتا ہے تو یہ اپنا رنگ بدل دیتا ہے اور صحت یاب ہوتے پر دوبارہ اصلی رنگ میں آجاتا ہے۔

موافق نگینہ :۔ اس پتھر کا ستارہ مریخ ہے۔ اگر یہ ستارہ کسی کے پیدائش کے شمسی زائچہ میں کمزور ہو تو یہ اس کو راس آئے گا۔ جب مریخ رجعت میں ہو تو یہ اس کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کو سرطان۔ اسد۔ دلو اور حوت کے تعلق رکھنے والے حضرات بھی پہن کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں کیونکہ ان سب کی کامیابی کا ستارہ مریخ ہے۔ مزید براں یہ پتھر مریخ کے نحس اثرات کو دُور کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ اگر اس پتھر کو حمل اور عقرب سے منسوب لوگ پہنیں تو یہ ان کو راس آئے گا۔ اگر کسی شخص کو اپنے برج کا پتہ نہ ہو اور اس کا نام ح۔ ل۔ ع۔ ا۔ ن اور ی سے شروع ہو تو یہ اس کو مفید ثابت ہوگا۔ علم الاعداد کے لحاظ سے اگر کسی شخص کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد کا مجموعہ 9 ہو تو یہ اس کو راس آئے گا اور یہ اس کا برتھ سٹون ہے۔

ماہر فلکیات عملیات کے ذریعے اس سے فائدے اٹھاتے ہیں۔ یہ اٹلی کے ساحل پر بکثرت پایا جاتا ہے اور یہاں کے لوگ اس پر نقش ونگار بناتے میں دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ اس کے علاوہ یہ الجزائر، تیونس اور سسلی کے سمندروں سے بہت بڑی مقدار میں نکالا جاتا ہے۔ مسقط اور کویت کے سمندر کے قریب بھی بکثرت پایا جاتا ہے۔



ZIRCON

زرقون

اس پتھر کو انگریزی میں زرکون Zircon عربی میں لعل، اور پنجابی میں گومید، ہندی میں گومیدہ، سنسکرت میں گومیدک کہتے ہیں۔ روایت ہے کہ یہ نام عربی زبان کے لفظ زرکن سے لیا گیا ہے۔ بہت خوشنما رنگوں میں ملتا ہے۔ آگ پر گرم کرنے سے اس کا رنگ گہرا ہو جاتا ہے۔ کان میں سے یہ قلموں کی شکل میں نکالا جاتا ہے اور یہ قلمیں چار کونہ ہوتی ہیں جو لمبائی میں ایک سینٹی میٹر یعنی ½ انچ کے قریب ہوتی ہیں۔ اس کے عکس کا درجہ الماس کے بعد دوسرے نمبر پر آتا ہے۔ بے رنگا زرقون کبھی کبھی الماس کا دھوکا دیتا ہے۔ لیکن یہ اپنے حجم کے لحاظ سے وزنی پتھر ہے اس لئے یہ اپنے وزن کی وجہ سے پہچان لیا جاتا ہے۔

رنگت اور کیمیاوی مرکبات :- یہ مندرجہ ذیل رنگوں میں پایا جاتا ہے۔

بے رنگ بلوری، گہرا زرد، نارنجی، سرخ، سبز، نیلا اور بھورا۔ ان سب رنگوں میں زرد یا ارغوانی رنگ کی جھلک نظر آتی ہے۔ جو نمایاں ہوتی ہے۔

یہ دو اجزا کا مرکب ہے۔

زرکونیم	Zirconium	۶۷،۱ فیصد
سلیکا	SILICA	۳۲،۹ فیصد

ساخت :-

سختی	HARDNESS	۷،۵۰ درجے
وزن مخصوص	Specific Gravity	۴،۷۰ درجے
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱،۹۲ درجے
پگھلاؤ کا درجہ	MELTING POINT	۳۰۰۰ درجے

اقسام :- یہ دو قسموں میں پایا جاتا ہے۔

۱- جارگوننہ Jar Goons یہ اعلیٰ قسم کا سمجھا جاتا ہے جو رنگت میں ہلکا زردی مائل ہوتا ہے۔

۲۔ ہیاسنتھ Hyacinths یہ نارنجی سرخ اور سرخی مائل بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ اور عام طور پر سری لنکا میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

عیبی :۔ چیر، یعنی شگاف والا پتھر۔ چھٹا، یعنی داغ والا پتھر۔ ابرکی، جو ابرک جیسے نشان رکھتا ہو۔

صنعتی استعمال :۔ یہ پتھر نگینوں کے استعمال کے علاوہ صنعتی استعمال کا خصوصی حامل ہے جو نیوکلر ری ایکٹر میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ پلاٹینم Platinum کا نعم البدل ہے اور اس کا ہر جگہ استعمال کیا جاتا ہے اور یہ ایٹم بم ہے۔ جو ایٹمی طاقت کے استعمال میں بکثرت کام آتا ہے۔ گاڑیوں کے سپارک پلگ میں بھی یہ استعمال کیا جاتا ہے۔ Smokeless Flah Powder جس کا استعمال سگنل اور فوٹو گرافی میں ہوتا ہے۔ اسی سے بنتا ہے۔ وہ شیشہ یا کوئی اور جنس جو کہ تیزاب کے اثر سے پاک ہو اس میں اس پتھر کا ½ ۲ فیصد پاؤڈر ملایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی یہ صنعتی اعتبار سے بہت زیادہ مفید ہے۔

طبّی خواص :۔ یہ پتھر قوتِ باہ بڑھاتا ہے۔ فالج، لقوہ، آتشک اور گنٹھیا کی شکایت میں بہت مفید ہے۔ فالج زدہ مریض کے جسم میں گرمی پیدا کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے فالج زدہ حصّے میں دورانِ خون تیز ہو جاتا ہے اور مریض عام حالت میں آجاتا ہے۔ یہ بہت ہی اکسیر چیز ہے۔ اگر اس کا کشتہ دانتوں کو لگ جائے تو انھیں ہلا دیتا ہے۔ اس لئے اسے کیپسول میں ڈال کر مریض کو دیا جاتا ہے اور ساتھ کے ساتھ گوند کتیرا استعمال میں لایا جاتا ہے تاکہ معدہ میں کوئی سوزش پیدا نہ ہو۔ اس کی غذا کم مرچ چاول ہوتی ہے۔ وہ مریض جو کہ لکنت والے ہوں ان کی لکنت اس کے استعمال سے دُور ہو جاتی ہے۔

سحری خواص :۔ اس کی انگوٹھی پہننا باعثِ افتخار اور دافعِ آسیب ہے۔ دشمن پر فتح مند کرتا ہے۔ بھرپور نیند لاتا ہے۔ صحت اور روزگار کو ترقی دیتا ہے۔ مذہب میں لگاؤ پیدا کرتا ہے اور خیالی زندگی سے دُور کرتا ہے۔ مزاج میں حق و انصاف پیدا کرتا ہے۔ رحم کی تلقین کرتا ہے۔ قوتِ ارادی پختہ کرتا ہے۔ شادی و محبت بابرکت ہوتی ہے۔ حصولِ علم میں معاون ہے۔ سفر میں حفاظت کرتا ہے۔ ملاح اسے باعثِ برکت سمجھتے ہیں۔

موافق نگینہ :۔ اس کا ستارہ عطارد ہے۔ جن کا یہ ستارہ زائچہ پیدائش میں اچھے اثرات کا حامل نہ ہو یہ ان کو موافق آتا ہے اور جن کا تعلق برجِ سنبلہ اور جوزا سے ہو ان کے لئے یہ موزوں ہے۔

اور جن کو اپنے برج کا علم نہ ہو اور ان کے نام ک۔ ق۔ حا۔ ح۔ پ۔ پا۔ پی۔ پو۔ ٹھا سے شروع ہوں یہ ان کو راس آئے گا۔ یہ پتھر قہر کے مضر اثرات زائل کرتا ہے۔ یونانی حساب کے مطابق جو حضرات اگست میں پیدا ہوئے ہوں یہ ان کا برتھ سٹون ہے کیونکہ یہ حضرات عموماً نیکی کرنے کے بعد مشکلات سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ یہ اس کا سدباب کرتا ہے۔ علم الاعداد کے مطابق جن کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد پانچ ہوں یہ ان کو راس آتا ہے۔ اس پتھر کو اس کے طبی و سحری خواص کی وجہ سے پسند کیا جاتا ہے۔

اس کی سب سے اچھی قسم سیلون (لنکا) میں پائی جاتی ہے۔ درجہ دوئم۔ مڈغاسکر۔ آسٹریلیا اور برازیل میں پایا جاتا ہے۔ روس میں متوسط درجہ کا ملتا ہے۔ کیلیفورنیا (امریکہ) میں اچھی قسم کا ملتا ہے۔ تھائی لینڈ میں جملہ خصوصیات کا حامل ہے صرف حجم میں کم ہوتا ہے۔

CATS EYE

لہسنیا

اس پتھر کو انگریزی میں کیٹس آئی Cats Eye ۔ عربی میں عین الہر۔ ہندی میں ودوریا۔ پنجابی میں لہسنیا۔ سنسکرت میں کیتیورتن اور فارسی میں گربہ چشم کہتے ہیں۔ اس پتھر کی شکل و شباہت بلی کی آنکھ کے مانند ہونے کی وجہ سے اس کو ان ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ اس کے اندر سفید دھاریاں ہوتی ہیں اور شاذ و نادر یہ دھاریاں رنگ والی بھی ہوتی ہیں۔ یہ پتھر اپنی چمک دمک اور خوشنمائی کی وجہ سے مشہور و مقبول ہوتا ہے اس کا عمومی رنگ سرخ ہوتا ہے اور اس پر چمکیلی دھاریاں روشنی میں لہریں مارتی ہیں جو بہت خوشنما ہوتی ہیں۔ لہسنیا سفید رنگ کا بھی ہوتا ہے جو مغربی ممالک میں مقبول ہے۔ بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اس میں بیقرار جن کا سایہ ہوتا ہے جو ہر وقت حرکت میں رہتا ہے۔ بعض لوگوں کے خیال میں اس میں جن بستے ہیں۔ یہ سب کچھ اپنی اپنی سمجھ کی بات ہے۔ جوہری حضرات اس کی چمک کی وجہ سے اسے پسند کرتے ہیں۔

رنگت اور کیمیاوی مرکبات :- یہ سرخ، زرد، بھورا، سبز، سفید اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ لیکن گلابی یا زردی کی آمیزش ان میں شامل ہوتی ہے۔ جو خوبصورتی کے علاوہ نمایاں بھی ہوتی ہے۔

اس پتھر کے دو اجزاء ہیں۔

سلیکا SILICA ۷ ، ۴۶ فیصد۔

اکسیجن Oxygen ۳ ، ۵۳ فیصد۔

ساخت :-

سختی HARDNESS ۱ ، ۷ درجے

عکس REFRACTIVE INDEX ۵۴ ، ۱ درجے

وزن مخصوص SPECIFIC GRAVITY ۶۱ ، ۲ درجے

اقسام :- جوہری حضرات اسے مندرجہ ذیل اقسام میں لکھتے ہیں۔

کنک کھیت ۔ یہ بلی کی آنکھ کی طرح چمکدار ہوتا ہے۔

دوم کھیت ۔ یہ دودھیا رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔

شیام کھیت ۔ یہ سیاہی مائل ہوتا ہے۔

گیہو کھیت ۔ یہ زردی مائل ہوتا ہے۔

کلکتہ کھیت ۔ یہ کلکتہ شہر کے نزدیک کانوں سے نکالا جاتا ہے۔

ہاڑیا ۔ یہ بے دھاری پتھر ہوتا ہے۔

اہل فارس اسے تین اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔

لہسنیا ۔ وہ گول پتھر جس کا رنگ اوپر نیچے سے مختلف ہو۔

سلیمانی ۔ سرخی یا سیاہی مائل۔

عین الہرۃ ۔ سبز یا زردی مائل رنگ والا۔

عیب :- جوہری حضرات اس کے مندرجہ ذیل عیب بیان کرتے ہیں۔

۱۔ چیرا ۔ جس میں شگاف ہو یا چٹخا ہوا ہو۔

۲۔ چادر ۔ جس میں ہر جگہ بے محل دھاریاں ہوں۔

۳۔ گدر ۔ داغدار پتھر۔

طبّی خواص :- اگر اسے عورت کے بالوں سے باندھ دیا جائے تو دردِ زہ کے لئے مفید ہے۔ اس کو اگر عورت دودھ میں ڈال کر دودھ پی لے تو مانع حمل ہے۔ مفرح قلب ہے۔ بلغمی امراض کے لئے دوا ہے۔ اس کا سرمہ آنکھوں کی بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ اس کا کشتہ ناسور پر لگانے سے مؤثر علاج ہے۔ اس کا منجن دانتوں کے خون کو روکتا ہے اور ہلتے دانتوں کو مضبوط بناتا ہے۔

سحری خواص :- بچوں کے گلے میں لٹکانے سے نظر بد، ٹونہ، سحر، جن بھوت کے لئے بہترین علاج ہے۔ اس کے پہننے سے برے خواب نہیں آتے۔ لوگوں میں قدر و منزلت بڑھاتا ہے اور عشق و محبت میں کامیابی لاتا ہے۔ آفت اور مصیبت میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اس کے اثرات نیلم سے ملتے جلتے ہیں۔ دشمن کو زیر کرتا ہے۔ مشہور عالم کتاب تحفہ عالم شاہی میں درج ہے کہ یہ پتھر میدانِ جنگ میں دشمنوں پر غلبہ دلاتا ہے۔ اور اسی مناسبت سے قدیم زمانہ میں فوج کے سپہ سالار اور بادشاہ اسے پہن کر میدانِ جنگ میں اترتے تھے اور ان کے عقیدے کے مطابق نصرت اور کامیابی ملتی ہے۔

موافق نگینہ :- لہسنیا کا ستارہ زہرہ ہے اور راس ثور اور میزان ہے۔ جن حضرات کا یہ ستارہ یا برج ہو ان کے لئے موزوں اور مفید ہے۔ اگر راس وغیرہ کا علم نہ ہو اور ان کے نام ا۔ ای۔ او۔ عو ب۔ و۔ وی۔ تا۔ ت۔ ط۔ طو سے شروع ہوتے ہوں تو یہ راس آئے گا۔ یونانی حساب سے جن کی پیدائش جون کی ہو یہ ان کا برتھ سٹون ہے اور ان کے لئے مفید ہے۔ پُرخلوص یہ لوگ بے خلوص کی وجہ سے مشکلات سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ ان کی حفاظت کرتا ہے۔ علم الاعداد کے لحاظ سے نام یا تاریخ پیدائش کے اعداد اگر چھ ہوں تو یہ ان کو راس آئے گا۔ یہ قمر اور شمس دونوں کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

ہندوستان، سری لنکا اور ہنگری میں بہت مقدار میں پایا جاتا ہے اور قسم میں بھی اعلیٰ شمار کیا جاتا ہے۔ سیلون کا پتھر حجم کے لحاظ سے زیادہ وزنی ہونے کے ساتھ ساتھ زیادہ قدر و منزلت کا حامل بھی ہوتا ہے۔ پاکستان میں سوات کے پہاڑوں میں ملتا ہے جو رنگت میں بے حد خوب صورت ہے۔ حجم اور وزن کے لحاظ سے نمایاں نہیں ہے۔ مگر یہ قسم یورپ میں بہت پسند کی جاتی ہے۔

❖

درجۂ دوئم کے جواہرات

لعل

SPINEL

اس پتھر کو انگریزی میں سپائینل Spinel ، عربی میں لعل رمانی اور سنسکرت میں مانکیہ کہتے ہیں۔ سپائینل یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی Spark یعنی شعلہ کے ہیں اور اسی نسبت سے اسے یہ نام دیا گیا ہے۔ یہ یاقوت اور تسیلم کی ایک قسم ہے جو دریاؤں اور نالوں میں پتھروں کے ساتھ ساتھ مل کر آتا ہے۔ عام طور پر اس جگہ ملتا ہے جہاں چونے کا پتھر اور ڈالومائیٹ DoJomite کے ذخائر ہوں۔ یہ رنگت میں ارغوانی رنگ کے پھول کا سا ہوتا ہے۔ اسے شب چراغ بھی کہا جاتا ہے۔ شعراء کرام اس کو محبوب کے لبوں سے تشبیہہ دیتے ہیں۔ یہ ایک بلوری پتھر ہوتا ہے جو چمک۔ آب و تاب اور خوشنمائی کا حامل ہوتا ہے اور جواہرات کی صف میں زمانہ قدیم سے مشہور ہے۔

رنگ اور کیمیاوی مرکبات :۔

یہ مندرجہ ذیل رنگوں میں پایا جاتا ہے :۔

سُرخ ، قرمزی ، گلابی ، نارنجی ، دارچینی ، بھورا ، نیلا ، کالا ، بے رنگ ، بلوری اور سفید۔

یہ ضروری ہے کہ کسی بھی رنگ کا ہو مگر ارغوانی چاشنی ضرور ہو۔

کیمیاوی مرکبات :۔ اس میں خاص طور پر دو اجزا قابل ذکر ہیں۔

۱۔ میگنیشیا Megnesia ۲ و ۲۸ فیصد۔

۲۔ ایلومونیم Aluminium ۷ و ۷۱ فیصد۔

اس میں ۱ و ۰ فیصد لوہے یا کرومیم کی آمیزش ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ پتھر رنگت قبول کرتا ہے۔

ساخت :۔

سختی HARDNESS ۸ درجے۔

وزن مخصوص SPECIFIC GRAVITY ۳ و ۵ درجے۔

عکس REFRACTIVE INDEX ۱ و ۷۲ درجے۔

اقسام :۔ یہ بے شمار قسموں کا ہوتا ہے لیکن ذیل کی قسمیں مشہور ہیں :۔

۱۔ سپائینل Spinel گہرے سرخ رنگ والا۔

۲ - پیلس سپائینل Palace Spinel زردی مائل سرخ رنگ والا۔

۳ - ایلمنڈائن سپائینل Almandine Spinel جامنی اور قرمزی رنگ والا۔

۴ - سیل سپائینل Celi Spinel گہرے زرد رنگ والا۔

۵ - پلیوناسٹس سپائینل Pleonastes Spinel سبزی مائل سرخ رنگ والا۔

۶ - بالاس سپائینل Bales Spinel گلابی رنگ والا۔

۷ - سفائر سپائینل Saphire Spinel نیلے رنگ کا سرخی مائل۔

تاریخی وابستگی :- تاریخ عالم میں یوں تو بہت سے لعل کے نگینوں کا ذکر ہے لیکن ان میں دو کا ذکر خاص آیا ہے۔

۱ - تیموری لعل Temur Spinel یہ نگینہ امیر تیمور کے نام سے منسوب ہے۔ جسے امیر تیمور نے دہلی سے حاصل کیا تھا اور اسے ۱۸۵۰ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے حاصل کر کے ملکہ وکٹوریہ برطانیہ کی خدمت میں پیش کیا جو اب شاہی خاندان کی ملکیت ہے۔ اس کا وزن ۳۰۰ قراط ہے۔ یہ بے داغ اور بے مثل ہے اور فن تراشی کا بھی ایک نادر نمونہ ہے۔

۲ - بلیک پرنس Black Prince یہ دنیا کا سب سے بڑا نگینہ ہے اور تاج برطانیہ کی زینت ہے۔ اس کو جناب پیڈرو Senor Pedro نے ۱۳۶۶ء میں ہنری پنجم شاہ برطانیہ کی خدمت میں پیش کیا جسے اس نے اپنے تاج میں لگا لیا۔ اس کا وزن ۱۰۰ ا۳ قراط ہے۔ جو اپنی رنگت کے لحاظ سے بہت مشہور و معروف ہے۔

لعل پتھر (نگینہ) کو فرانس کا شہزادہ ایڈورڈ ۱۳۹۶ء میں پہن کر جنگ میں گیا۔ یہ نگینہ اس کو راس آتا تھا، اسے کامیابی حاصل ہوئی۔

مارکوپولو نے اپنے مشہور سفرنامے میں افغانستان میں اس کی کان کنی، طبی خواص، سحری خواص کے متعلق تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔

طبی خواص :- مفرح قلب ہے۔ مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ امراض سودا میں مفید ہے۔ دافع خفقان و امیر ہے۔ اس کا سرمہ بینائی بڑھاتا ہے۔ یہ طاعون سے محفوظ رکھتا ہے۔ رطوبت خشک کرتا ہے اور دافع زہر ہے۔ خون کے رنگ کی سرخی بڑھاتا ہے اور اسے متحرک ہونے میں نمایاں کردار پیش کرتا ہے۔ بلغمی امراض کا علاج ہے اور خون بند کرتا ہے۔ بسرعت غضب والوں کے جسم کے اندرونی امراض کو دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔

سحری خواص :۔ دافع غم و غصہ ہے۔ خود اعتمادی پیدا کرتا ہے۔ دلی مرادیں پوری کرتا ہے۔ ہمت بڑھاتا ہے۔ مقابلے کی جرأت دلاتا ہے۔ باعثِ عزت و برکت ہے۔ فراخ دلی۔ محبت اور شفقت بڑھاتا ہے۔ روزگار کے لئے ذرائع پیدا کرتا ہے۔ دشمن مغلوب رہتے ہیں۔ اس کے پہننے سے صبر ملتا ہے۔ شاد و خرم رکھتا ہے۔ حکمار کا خیال ہے کہ اگر لعل کو کسی باغ یا مکان کے چاروں کونوں میں دبا دیا جائے تو وہ طوفان۔ آندھی اور کیڑوں سے محفوظ رہے گا۔

ماہرِ فلکیات کا خیال ہے کہ اگر انگوٹھی کے نگینے کا رنگ پھیکا پڑ جاوے تو زندگی میں اہم تبدیلیوں کا امکان ہے۔ مثلاً اگر رنگ پیلا پڑ جائے تو لڑائی کا موجب ہوگا۔ سفید پڑنے پر بیماری کی نشاندہی ہوتی ہے۔ خاکی رنگ نمایاں ہونے سے پریشانی اور کاروباری نقصانات کا احتمال ہے اور اگر بے آب ہو جائے تو مرتبہ کم ہو۔

موافق نگینہ :۔ اس پتھر کا ستارہ مریخ ہے۔ اس سے منسوب حضرات یا جن حضرات کے زائچہ پیدائش میں مریخ کمزور ہو وہ اسے پہن کر ستارہ مریخ کے نحس اثرات سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس پتھر کا یورینس سے بھی قریبی تعلق ہے۔ برج سرطان۔ حوت اور اسد والے حضرات بھی اسے پہن کر کامیابی کی منزلیں طے کر سکتے ہیں۔ جن حضرات کا تعلق برج حمل اور عقرب سے ہے وہ اسے پہن کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر کسی شخص کو اپنے برج کے بارے میں علم نہ ہو اور اس کے نام کا پہلا حرف ن۔ ی۔ ل۔ ر۔ ع اور ا سے شروع ہو تو یہ نگینہ ان کو راس آئے گا۔ علم الاعداد کے لحاظ سے جن حضرات کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کا مجموعہ اعداد 9 ہو تو یہ ان کا ہر تھ ستون ہے۔ علم الآثار (جفر) کی مدد سے عملیات سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یہ پتھر سری لنکا میں بکثرت پایا جاتا ہے جو دنیا بھر میں اعلیٰ قسم کا شمار ہوتا ہے۔ یہ اپنے رنگ روپ اور حجم کی وجہ سے مشہور ہے۔ سیام میں بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن رنگت میں ہلکا ہوتا ہے۔ برما میں یاقوت کے ذخائر کے نزدیک اسی کی کانیں ہیں اور تقریباً ہر سال ۱۰۰۰۰ قیراط نکالا جاتا ہے۔ اٹلی میں بھی ملتا ہے، مگر رنگ کا پھیکا ہوتا ہے۔ جزائر بورنیو میں کالی مانتانی Kalimantani کے مقام پہ بہت بڑے ذخائر موجود ہیں جن کے بارے میں خیال ہے کہ دنیا کے یہ سب سے بڑے ذخائر ہیں، جو صفات میں بھی اعلیٰ ہیں۔ پاکستان میں ہنزہ اور ناگر ریاستوں میں بہت بڑے ذخائر ہیں جو چوری چھپے نکالے جاتے ہیں اور سمگل کئے جاتے ہیں۔



CORUNDUM کارنڈم

اس پتھر کو انگریزی میں کارنڈم Corundum اور سنسکرت میں کرنڈ کہتے ہیں۔ یہ ہیرے کے بعد سب سے زیادہ سخت پتھر ہے۔ یہ بلوری اور خوش رنگ ہوتا ہے۔ پالش کے لئے نہایت موزوں ہے۔ اس کے زیورات قیمتی اور دلکش ہوتے ہیں جو اندھیرے میں بھی چمکتے ہیں۔ یہ وہ پتھر ہے جس کا ذکر پتھر کے زمانے کی تاریخ میں اکثر آتا ہے۔ اس وقت کے لوگ اس کے اوزار بناتے تھے جو موجودہ لوہے سے تقریباً تین گنا سخت ہوتے تھے۔ زمانہ حال میں اسے ریگمال میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ پتھر جو عیب سے پاک ہو بحیثیت جواہرات استعمال ہوتے ہیں۔ جو شاذ و نادر ہی دستیاب ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے یہ قیمت میں دوم درجے کا سب سے اول پتھر ہے۔

رنگ اور کیمیاوی مرکبات :-

رنگت میں یہ سفید دودھیا، بے رنگ اور خاکی مائل نیلے رنگ کا ہوتا ہے، جو زیادہ تر سفید ہوتا ہے۔

اس میں دو اہم مرکبات ہوتے ہیں :-

۱ - المونیم	Alumunium	۹۸ فیصد
سلیکا	SILICA	۲ 〃

ساخت :-

سختی	HARDNESS	۹ درجے
وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۳،۸۰ 〃
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱،۷۶ 〃

اقسام :- یہ چار قسموں میں پایا جاتا ہے مگر اپنے رنگوں کی وجہ سے اپنا اپنا نام رکھتے ہیں۔

۱ - یاقوت - یہ لال رنگ کا ہوتا ہے۔

۲ - زمرد - یہ سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

۳ - نیلم - یہ نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔

۴ - مشرقی پکھراج - یہ زرد، گلابی اور ارغوانی رنگ کا ہوتا ہے اور کبھی کبھی لیے رنگ بھی ہوتا ہے

موافق نگینہ :-

کانڈم کا ستارہ قمر ہے۔ جن حضرات کا یہ ستارہ زائچہ پیدائش میں کمزور ہو ان کے لئے اس کا نگینہ پہننا مفید ہے۔ جن افراد کا برج سرطان ہو اسے پہنیں۔ علم الاعداد کے لحاظ سے جن حضرات کے نام یا تاریخ پیدائش کے اعداد کا مجموعہ ۲ یا ۷ ہو یہ ان کو راس آئے گا۔

یہ پتھر برما، سیام، روس اور ہندوستان (کشمیر) میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

AQUAMARINE

اکوامرین

اس پتھر کو انگریزی میں اکوامرین Aquamarine اور ہندی میں بیروج کہتے ہیں۔ یہ زمرد کی ایک قسم ہے جو بلوری، خوشنما سبز رنگت والا ہوتا ہے۔ بہت خوب صورت اور خوشنما ہوتا ہے اور زیبائش کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ مگر خصوصی طور پر اسے درویش اور برگزیدہ لوگ مالاؤں اور تسبیحوں میں استعمال کرتے چلے آئے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ یہ پتھر اپنی خوبصورتی کے علاوہ باعث برکت ہوتا ہے۔

رنگت اور کیمیاوی مرکبات :- یہ پتھر زمرد سے بہت مشابہت رکھتا ہے اور جتنا مشابہت میں زمرد کے نزدیک ہوتا ہے اتنا ہی قیمتی ہوتا ہے۔ ہلکا رنگ کم قیمت والا اور گہرا رنگ قیمتی شمار کیا جاتا ہے۔ بنیادی طور پر یہ سبز رنگ کا پتھر ہوتا ہے اور گاہے پیلا، نیلا، گلابی لال اور بے رنگا ہوتا ہے۔ اس کے مختلف رنگ آمیزش کے ہوتے ہیں ورنہ اس کا اصل رنگ سبز ہوتا ہے۔ یہ ذیل کے مرکبات کا حامل ہوتا ہے۔

۱۔ سلیکا	SILICA	۶۷ فیصد
۲۔ المونیم	Aluminium	۱۹ فیصد
۳۔ بریلیم	Berylium	۱۴ فیصد

ساخت :-

سختی	HARDNESS	۷،۵ درجے

وزن مخصوص Specific Gravity ۲٫۷۰ درجے

عکس REFRACTIVE INDEX ۱٫۵۸ درجے

اقسام :- سنہری اکوامرین Golden Aquamarine یہ زردی مائل سبز رنگ کا ہوتا ہے اور مارگنائٹ اکوامرین Marganite Aquamarine گلابی رنگ کا۔ جوہری حضرات مندرجہ بالا اقسام کے علاوہ تین اقسام اور بیان کرتے ہیں جو اہلِ روم سے منسوب ہیں۔

۱ - بھاری بھدر :- ہلکا آسمانی رنگ والا۔

۲ - سائبریا کا بھاری بھدر :- ہلکے سبزی مائل نیلے رنگ والا۔

۳ - مشرقی بھاری بھدر :- گہرے سبز رنگ والا۔

تاریخی وابستگی :- برازیل میں سنہ ۱۹۱۰ء میں اکوامرین کا ایک پتھر نکلا تھا جو ۱۹ انچ لمبا اور ۱۶ انچ چوڑا تھا۔ جو دنیا کا سب سے بڑا اکوامرین ہے۔

برٹش میوزیم میں ایک نگینہ جو وزن میں ۱۵٫۸ قیراط ہے۔ دنیا کے قیمتی اور خوبصورت ترین جواہر میں شمار ہوتا ہے۔

راقم الحروف کے پاس ایک نایاب تسبیح اسی پتھر کی ہے جس کی لمبائی ۲۸ انچ ہے اور یہ خاندانی ورثہ کی ہے۔ اور تقریباً ۲½ سو سال پرانی ہے۔ اس کا رنگ سبز زمرد جیسا (گہرا) ہے اور تراش میں بھی ایک نادر نمونہ ہے۔ یہ بقول بزرگوں کے باعثِ برکت ہے اور بہت سی باتیں اس سے منسوب ہیں۔

طبی خواص :- عورت کے سینہ پر لٹکانے سے دودھ بڑھتا ہے۔ اس کے پہننے سے بچے کو ڈرنے اور ڈراونے خواب سے نجات ملتی ہے۔ اس کا کشتہ ناسور پر لگانے سے مرض دور ہوتا ہے۔ دل و دماغ اور معدہ کے لئے مقوی ہے۔ پیاس، جگر کے امراض اور رعشہ کے لئے تریاق ہے۔ اس کے پہننے سے بصیرت میں اضافہ ہوتا ہے، طاعون سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگر اسے بطورِ تعویذ کسی حاملہ کے گلے میں ڈالیں تو دردِ زہ سے نجات ملتی ہے اور ولادت بآسانی ہوتی ہے۔

سحری خواص :- یہ نمود و نمائش اور عیاشی، فضول خرچی سے بچاتا ہے۔ یہ زندہ دلی، خوشی پُر امیدی، فیاضی، اعلیٰ ہمتی، فراخ دلی اور بے تعصبی پیدا کرتا ہے۔ تونگری کے وسائل پیدا کرتا ہے۔ کفایت پہ آمادہ کرتا ہے۔ مذہبی بے راہ روی مجبور کرتا ہے۔ مصیبت زدوں کی مدد کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ دنیا کی نگاہوں میں قدر و منزلت بڑھاتا ہے۔ حصولِ دولت میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ اس کے پہننے سے

دشمن مغلوب ہوتا ہے۔ امیدیں بر آئیں گی۔ مزاج میں خوشی، محبت اور وفا پیدا کرتا ہے۔ اس کا پہننا تنگیٔ معاش کو دُور کرتا ہے۔ جادو کے اثر کو زائل کرتا ہے۔ اس کو چھونے سے خیالات میں پاکیزگی آتی ہے۔

موافق نگینہ:- اس پتھر کا ستارہ مشتری ہے۔ جن حضرات کا یہ ستارہ پیدائش کے زائچہ میں کم قوت رکھتا ہو یا یہ ستارہ رجعت میں ہو ان کو یہ راس آئے گا۔ جو حضرات مریخ کے تابع ہیں اور ان کا تعلق برج حمل اور عقرب سے ہے ان کو بھی اس کا نگینہ راس آئے گا۔ کیونکہ یہ پتھر مریخ کے مضر اثرات پر حاوی ہوگا۔ جن حضرات کا تعلق برج قوس اور حوت سے ہے یہ ان کے لئے مفید ہے۔ اگر کسی شخص کو اپنے بروج کا پتہ نہ ہو اور اس کا نام یُو۔ یہ۔ فی۔ ف۔ بھا اور د۔ دو۔ جھا سے شروع ہو تو اس پتھر کو پہن کر وہ فائدہ اٹھا اٹھا سکتے ہیں۔ علم الاعداد کے لحاظ سے جن کا نام یا تاریخ پیدائش کا مجموعہ (۳) ہو یہ نگینہ ان کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ یونانی حساب سے جن کی پیدائش مارچ میں ہوئی ہو۔ یہ ان کا برتھ سٹون ہے۔ ایسے حضرات جرأت اور ہمت کی صلاحیتوں کو استعمال کر کے ہمیشہ پریشانیوں میں گھرے رہتے ہیں۔ یہ پتھر ان کو مضر اثرات سے بچنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

یہ پتھر پاکستان میں کالو کی بستی میں جو مانسہرہ سے چند میل دُور ہے، ملتا ہے۔ لیکن ابھی تک اس کی کان کنی نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ ہندوستان، ایجنسی ریاست امب، چترال، ہنزہ اور ناگر میں اس کے بڑے ذخائر ہیں۔ روس میں یورال کے مقام سے نکالا جاتا ہے جو رنگت میں پھیکا ہے۔ امریکہ میں کیلیفورنیا کی ریاست میں بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن یہ ادنیٰ قسم کا ہوتا ہے۔ برازیل میں بھی ملتا ہے جو قسم کا اعلیٰ مگر سائز میں چھوٹا ہوتا ہے۔ افریقہ میں ٹرانسوال کے نزدیک ملتا ہے جو قسم کے لحاظ سے درمیانہ ہے۔

TOURMALINE

ترمری

اس پتھر کو انگریزی میں ترملین Tourmaline سنسکرت میں گندھرپ۔ عربی میں ترمرے کہتے ہیں۔ یہ نام سنہالی زبان کا ہے جہاں اسے ترامالی کہتے ہیں۔ یہ پتھر چمکدار، خوشنما اور بلوری ہوتا ہے۔ یہ کان سے نکالتے وقت ۸ پہلو کی قلموں میں ملتا ہے۔ قیمت میں اوسط درجے کا ہے اور جواہرات میں مقبول عام ہے۔ آٹھویں صدی میں اسے بہت ہی مقبولیت حاصل تھی اور

سب سے اعلیٰ اور قیمتی شمار ہوتا تھا۔ جنوبی امریکہ میں رومن کیتھولک بشپ اسے آج کل بھی اپنی مذہبی مُہر کے لئے استعمال کرتے ہیں جو ان کے عقیدے کے مطابق نیک شگون کی علامت ہے۔ اس کے علاوہ اس پتھر کی بے شمار خصوصیات ہیں۔

اس پر Ultra Violet Rays اور ایکسرے X Ray کی شعاعوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا اور اس کی وجہ سے صنعتی حلقوں میں اس کی بڑی قدر و منزلت ہے۔

رنگت اور کیمیاوی مرکبات:۔ اس کے بے شمار رنگ ہوتے ہیں۔ لیکن ذیل کے رنگ مقبول ہیں۔

گہرا سبز، گلابی، سرخ، گہرا لال، زرد، نیلا، بھورا اور بے رنگ بلوری ان سب میں سیاہی مائل خاکستری رنگ کی آمیزش ضرور ہوتی ہے اور جوہری حضرات اسے اس کے اسی رنگ کی وجہ سے پہچانتے ہیں۔ کبھی کبھی ایک ہی پتھر میں کئی کئی رنگ بھی ہوتے ہیں۔

مرکبات:۔

سلیکا	SILICA	۳۰ فیصد
الومنیم	Alumunia	۳۸ ″
میگنیشیم	Magnesium	۱۰ ″
کیلشیم	Calcium	۹ ″
لوہا	Iron	۵ ″
بیریلیم	Beryllium	۱۲ ″
کروم	Chrome	۱ ″

ان اجزا میں کمی بیشی بھی واقع ہوتی رہتی ہے۔

ساخت:۔

سختی	HARDNESS	۷،۲۵ درجے
وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۳،۱۰ درجے
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱،۶۵ درجے

اقسام:۔ (۱)۔ ریبیلائٹ Rebellite یہ لال گلابی اور جامنی رنگ کا ہوتا ہے۔ اس میں کالا پن کم ہوتا ہے۔ یہ روس کے علاقے سائبیریا میں اور برازیل میں بھی بکثرت پایا جاتا ہے۔

۲۔ انڈیکولائٹ Indicolite اس کا رنگ سیاہی مائل نیلا ہوتا ہے۔ اس کی مشابہت نیل کے رنگ سے ہوتی ہے۔

۳۔ برازیلین Brazilian ۔ یہ بیرین بلیو Berin Blue ہوتا ہے۔

۴۔ فریزائٹ Aphrizite بہت ہی ہلکے کالے رنگ کا پتھر ہوتا ہے اور ناروے اور پاکستان میں بہت پایا جاتا ہے۔

۵۔ ڈریوائٹ Dravite یہ سیاہی مائل بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔

۶۔ سکورل Schorl اس میں لوہے کی آمیزش بہت زیادہ ہوتی ہے اور اسی وجہ سے اس کا رنگ کالا ہوتا ہے۔ اس کو حدید بھی کہتے ہیں۔

جوہری حضرات اس کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کرتے ہیں۔

۱۔ سائبیریا کا تدمری ۔ سرخ، ارغوانی، گلابی اور نیلے رنگوں میں سیاہی مائل ہوتا ہے۔

۲۔ سبز تدمری ۔ یہ گہرا زیتونی اور سبز رنگ کا ہوتا ہے اور پاکستان میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

۳۔ زردی مائل تدمری ۔ اسے سراندیپ بھی کہتے ہیں۔ یہ قیمت کے لحاظ سے کمتر شمار ہوتا ہے۔

۴۔ بھورے رنگ کا تدمری ۔ اس کو صنعتی کاموں میں لایا جاتا ہے۔

موافق نگینہ:۔ اس پتھر کا ستارہ زحل ہے۔ جن کا یہ ستارہ زائچہ پیدائش میں کمزور ہو یہ ان کو راس آئے گا۔ جب زحل رجعت میں ہو یا اس کے نحس اثرات نقصان دے رہے ہوں تو ان سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہ اپنی قوت کی وجہ سے شمس، قمر اور مریخ پر حاوی ہوتا ہے اور ان کے نحس اثرات سے بچاتا ہے۔ اس کے برج جدی اور دلو ہیں۔ ان بروج والے حضرات کو یہ راس آئے گا۔ جن کے نام حرف ج۔جا۔خ۔ق۔ظ۔ز۔ض۔کھی اور گو۔گ۔غ۔س۔ش۔ص۔ث سے شروع ہوں ان کے لئے مفید ہے۔ جو صاحب ۲۳ دسمبر تا ۱۹ جنوری کی پیدائش ہوں ان کے لئے بھی مفید ہے۔ علم الاعداد کے لحاظ سے جن کی تاریخ پیدائش یا نام کے اعداد کا مجموعہ (۸) ہو یہ ان کو راس آئے گا۔ اس پتھر کو عام طور پر اس کے خواص کی وجہ سے ترجیح دی جاتی ہے۔

یہ سیلون، برما، مڈغاسکر، سائبیریا، امریکہ کلوریڈو اور کیلی فورنیا، کینیڈا میں انٹاریو اور پاکستان میں سوات، گلگت اور وزیرستان میں پایا جاتا ہے۔ برما اور پاکستان کا پتھر اپنے رنگ اور آب و تاب کے لحاظ سے اول درجے کا ہے۔

BERYL

زبرجد

اس پتھر کو انگریزی میں بیرل Beryl اور سنسکرت میں بھاری بھدر کہتے ہیں۔ یہ ایک بلوری خوش رنگ اور چمکدار پتھر ہے اور عہد قدیم سے ہی زیبائش اور طبی مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ جس جگہ ابرک اور فلسپار دستیاب ہو یہ اسی جگہ ملتا ہے۔ عام طور پر یہ گہرے مقاموں میں ملتا ہے۔ ارسطو کا کہنا ہے کہ یہ پتھر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب قمر اور زحل ایک ہی برج میں ہوں۔ یہ پتھر زیبائش، طبی مقاصد کے علاوہ صنعتی میدان میں بھی بہت کارآمد ہے۔ اور اس میں سے جو دھات نکالی جاتی ہے اسے بیریلیم Beryllium کہتے ہیں جو اپنے حجم کے لحاظ سے دنیا کی سب سے ہلکی اور مضبوط دھات ہے۔ اس لئے ہوائی جہازوں کے ڈھانچے میں یہ دھات خاص طور پر استعمال کی جاتی ہے حسابی پیمانے کے لحاظ سے ایک مکعب انچ کا ٹکڑا ۹۰ ٹن وزن کی قوت برداشت رکھتا ہے اور اس کی عمر ۲۷۰۰۰۰۰ ستائیس لاکھ سال ہے۔ یہ دھات ایٹم ۴ کا مرکب ہے اور اس کا آئیسوٹوپ ۹ ہے اور یہ دھات ۲۷۵۰ درجے تک نہیں پگھلتی۔ یہ ایکس رے کے کام میں بھی آتی ہے۔ ویلڈنگ میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے اور اس عہد میں دنیا کی سب سے زیادہ مانگ والی دھات شمار ہوتی ہے۔ امریکہ میں اس کی ۹۰ فیصد کھپت ہے۔ بیریلیم اور ریڈیم دونوں کا مرکب نیوٹران کو جنم دیتا ہے اور ایٹم بم بنانے کے لئے ایک اہم جزو ہے۔ اس دھات کی دریافت ۱۷۹۸ء میں ہوئی تھی۔

رنگ اور کیمیاوی مرکبات:-

یہ پتھر سفیدی مائل سبز یعنی دودھیا مائل گہرا سبز۔ گہرا سبز زردی مائل، ہلکا نیلا، تیز سبز، گلابی، بے رنگ، ہلکا سبز ہوتا ہے مگر یہ تمام رنگ سیاہی مائل ہوتے ہیں۔ یہ تین مرکبات کا حامل ہے۔

۱۔ بیریلیم ———— ۱۴ فیصد

۲- الومنیم Alumunium ۱۹ فیصد

۳- سلیکا SILICA ٦٧ 〃

ساخت :-

سختی HARDNESS ۷،۵ درجے

وزن مخصوص SPECIFIC GRAVITY ۲،۳ 〃

عکس REFRACTIVE INDEX ۱،٦ 〃

اقسام :- یہ چار اقسام میں پایا جاتا ہے۔

۱- زمرد - یہ سبز رنگ کا خوشنما بلوری پتھر ہے۔

۲- اکوامرین - یہ زمرد سے ملتا جلتا ہے۔

۳- مارگونائٹ - یہ پتھر گلابی رنگ کا ہوتا ہے۔

۴- سنہری زبرجد - یہ زرد رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔

تاریخی وابستگی :-

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے یہ پتھر بہت مبارک اور متبرک ہے۔ ابن بطوطہ کے متعلق مشہور ہے کہ اس نے سفر پر جانے سے پہلے اس کی انگوٹھی پہنی تھی تاکہ سفری تکالیف سے محفوظ رہے۔ اس نے اپنے سفرنامہ میں اس امر کی تصدیق کی ہے۔

طبّی خواص :-

مفرح، معالج مرض جذام، بینائی کو تقویت دیتا ہے، دافع دمہ و کھانسی ہے۔ پتھری توڑ کر نکال دیتا ہے۔ قوت باہ بڑھاتا ہے۔ مرگی سے نجات دلاتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کے لئے قوت ہے۔ اس کو گھس کر لگانے سے داد دُور ہو جاتا ہے، اس کا منجن دانتوں کی بیماریوں کے لئے مفید ہے، پیشاب کی کمی بیشی دُور کرتا ہے، اس کے پیالے میں شراب پینے سے نشہ نہیں ہوتا، وضع حمل میں آسانی پیدا کرتا ہے۔ اگر سانپ کی نظر اس پتھر پر پڑ جائے تو وقتی طور پر وہ اندھا ہو جاتا ہے۔ اس کا کشتہ اصلی عرق گلاب میں سائیدہ کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔

سحری خواص :-

یہ پتھر بُرے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ دماغی اُلجھنیں دُور کرتا ہے۔ مصائب اور ناگہانی

آفتوں سے بچاتا ہے۔ مزاج میں سخاوت لاتا ہے۔ حادثات سے بچاتا ہے۔ ہر آدمی کی سفری دقتوں کو دور کرتا ہے۔

موافق نگینہ: ۔ زبرجد کا ستارہ زہرہ ہے۔ علم نجوم کے لحاظ سے برج ثور اور میزان والے حضرات کو یہ نگینہ راس آئے گا۔ ہلکے نیلے یا سبز رنگ کا پتھر پہننا باعثِ برکت سمجھا جاتا ہے۔

امریکہ میں کولمبیا کے نزدیک اس کی کان کنی کی جاتی ہے۔ روس میں یورال Ural اور مین Maine کے مقام سے نکالا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مڈغاسکر، ہندوستان، افغانستان اور آسٹریلیا میں بھی اس کی کان کنی ہوتی ہے۔ پاکستان میں یہ سوات، ننگر اور ہنزہ میں بکثرت پایا جاتا ہے مگر ابھی تک اس کی جدید طریقہ سے کان کنی کی طرف توجہ نہیں دی گئی ہے۔

ALEXANDRITE

الیگزینڈرائیٹ

اس کو انگریزی میں الیگزینڈرائٹ Alexandrite کہتے ہیں اور اسی نام سے دوسری زبانوں میں بھی موسوم ہے۔ ۱۸۳۳ء میں کوہ یورال کے مقام پر شاہ الیگزینڈر دوئم اس وقت کے فرمانروائے روس کے زمانے میں اس پتھر کی دریافت کی گئی تھی اور اسی کے نام سے اسے منسوب کیا گیا جو اب تک رائج ہے۔ رنگت میں نہایت خوش رنگ بلوریں اور سطح روغنی اور ملائم ہوتی ہے اور جب اس پر سورج کی شعاعیں پڑتی ہیں تو اس کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔ روس کا ملٹری نشان دو رنگوں کا یعنی سرخ اور سبز ہوتا ہے اور یہ پتھر کو زیادہ قدر و منزلت ملی۔ لہٰذا آرائش و زیبائش کے لحاظ سے عورتوں میں بھی یکساں مقبولیت اسے ملی۔ قیمت کے لحاظ سے یہ پتھر اوسط درجے کا شمار ہوتا ہے۔

رنگت اور کیمیاوی مرکبات: ۔ یہ نارنجی، کرمزی، چاکلیٹی، زردی مائل سبز اور سرخ رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ مگر نارنجی رنگ کی جھلک تمام رنگوں میں پائی جاتی ہے۔ مصنوعی روشنی میں یہ پتھر اپنا اصلی رنگ تبدیل کر لیتا ہے۔ مثلاً اگر سبز رنگ کا یہ پتھر مصنوعی روشنی میں دیکھا جائے تو سرخ نظر آئے گا اور اگر اسے مختلف زاویوں سے دیکھا جاوے تو رنگ کا شیڈ بدل لیتا ہے۔

مرکبات :-

بیریلیم	Beryllium	۱۹٫۸	فیصد
المونیم	Alumunium	۸۰٫۰	"
لوہا	Iron	۲٫	"

ساخت :-

سختی	HARDNESS	۸٫۵	درجے
وزن مخصوص	Specific Gravity	۳٫۷۱	"
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱٫۷۵	"

یہ پتھر کسی تیزاب میں تحلیل نہیں ہوتا۔

اقسام :- Siberian Alexandrite یہ سائبیریا میں پایا جاتا ہے۔ لال اور سبز رنگ کا ہوتا ہے۔ یہ مصنوعی روشنی میں رنگ بدل لیتا ہے۔

Ceyloney's Alexandrite یہ سری لنکا میں ملتا ہے۔ جو حجم میں بڑا ہوتا ہے مگر قیمت کے لحاظ سے کم درجہ کا ہے اور مصنوعی روشنی میں رنگ نہیں بدلتا۔

سحری خواص :- اس پتھر کا پہننا انسانی اقدار، ناموس، خواہشات کے محرکات کو حاصل کرنے میں معاون ہے۔ نمائش، مطلق العنانی، بے صبری اور بے راہ روی کی عادت کو دور کرتا ہے۔ ناکامیوں سے بچاتا ہے۔ صحت، شہرت، فتح، کامرانی اور دنیا کی نگاہوں میں قدر و منزلت بڑھاتا ہے۔

موافق نگینہ :- اس پتھر کا تعلق شمس سے ہے اس ستارے سے تعلق رکھنے والوں کو یہ راس آئے گا۔ اس کا برج اسد ہے۔ اس برج والے اگر اس کو پہنیں تو یہ ان کو راس آئے گا جن کے نام ما۔ می۔ م۔ ٹا ٹ۔ ٹو سے شروع ہوں یہ ان کے لئے باعثِ برکت ہے۔ جو لوگ ۲۴ جولائی سے ۲۳ اگست تک پیدا ہوئے ہوں ان کے لئے اس کا پہننا مفید ہے۔ علم الاعداد کی رو سے جن کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد ۴ ہوں یہ ان کو راس آئے گا۔ یہ پتھر روس کے کوہ یورال میں، برازیل میں، میناگرلیسی میں، مڈغاسکر اور سیلون میں پایا جاتا ہے۔ سیلون کا پتھر اعلیٰ سمجھا جاتا ہے۔

AMETHYST

ایمے تھسٹ

اس پتھر کو انگریزی میں ایمے تھسٹ Amethyst اور ہندی میں ہکھم کہتے ہیں۔ یہ ایک بلوری رنگ کا چمکدار اور خوبصورت پتھر ہوتا ہے جس کا رنگ ارغوانی ہوتا ہے اور درجہ دوئم کے جواہرات میں شمار ہوتا ہے۔ اس کا نام یونانی زبان کے لفظ ایمے تھسٹ سے لیا گیا ہے۔ جس کے لغوی معنی "نہ نشے" کے ہیں۔ بالفاظِ دیگر یونانی لوگ جب شراب کی زیادہ مقدار استعمال کرنا چاہتے تھے تو اس پتھر کے پیالے میں ڈال کر پیتے تھے جس سے نشہ نہیں ہوتا تھا اور اس کے دیگر نقصانات سے بھی محفوظ رکھتا تھا۔ مقدس کتاب تورات سے روایت وابستہ ہے کہ اس کا ایک تراش شدہ پتھر (نگینہ) اسرائیلیوں کے مصر سے انخلا کے وقت ان کے مذہبی رہنما اپنے سینے پر لٹکا لیتے تھے اور اسے اپنی عافیت کا نشان سمجھتے تھے اور مبارک گردانتے تھے۔ عیسائی رہنما بھی اسے انگوٹھی میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کی وابستگی پرانی انجیل، توراۃ سے ہے۔ یہ وہ قدیمی پتھر ہے جسے قبل از تاریخ انسان نے زیبائش کے طور پر استعمال کیا۔ بصورتِ دیگر یہ ایک مقدس پتھر ہے جسے پیغمبروں سے منسلک کیا گیا ہے۔

رنگ اور کیمیاوی مرکبات :۔

یہ پتھر ارغوانی رنگ کا ہوتا ہے جو نیلے اور لال رنگ کی کمی بیشی کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ یہ شربتی رنگ کا بھی ہوتا ہے۔ یہ گرمی کے اثرات بہت جلد محسوس کرتا ہے۔ یعنی اگر اسے گرمی پہنچے تو یہ اپنا رنگ بدل کر پیلا پڑ جاتا ہے۔ رنگت میں یکسانیت اس پتھر کی صفات میں شامل ہے۔ یہ پتھر مینگنیز Manganese کی آمیزش کی وجہ سے رنگین ہوتا ہے۔ اس میں تین اجزاء ہوتے ہیں۔

سلیکا	SILICA	۴۷ فیصد
آکسیجن	Oxygen	۵۲٫۸ "
مینگنیز	Manganese	۰٫۲ "

ساخت: سختی

سختی	HARDNESS	۷ درجے
وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۳،۸ ؍؍
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱،۵۴ ؍؍
پگھلاؤ کا درجہ	MELTING POINT	۱۷۱۳ ؍؍

اقسام :-

۱- سائبیرین - جو سائبیریا کے علاقے سے ملتا ہے۔

۲- سیلونیز - جو لنکا سے ملتا ہے۔

۳- انڈین - جو بھارت سے ملتا ہے۔

طبی خواص :-

اس کا پہننا پیاس کو دور کرتا ہے۔ ذائقے کی پرکھ میں اضافہ کرتا ہے۔ شراب کا نشہ دور کرتا ہے اور اس کے مضر اثرات سے بچاتا ہے۔

سحری خواص :- اس کے پہننے سے انسان رتبہ حاصل کرتا ہے۔ کاروباری نقطہ نظر سے جو صاحب معدنی بیوپار کرتے ہوں ان کو یہ نگینہ پہننا چاہیئے جس سے کاروبار میں برکت ہوتی ہے۔ یہ موتمہ ہستی بناتا ہے۔ خیال ہے کہ اس جواہر سے جو موکل تعلق رکھتے ہیں وہ دیگر ارواح سے کمتر ہیں لہٰذا اس کے پہننے والے اصحاب ان موکلوں سے باآسانی رابطہ پیدا کر سکتے ہیں اس کی پاکیزگی کی وجہ سے شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء سے چھٹکارا حاصل ہوتا ہے۔ یہ ذہانت بڑھاتا ہے۔

موافق نگینہ :-

اس پتھر کا ستارہ مشتری ہے۔ جن افراد کا یہ ستارہ زائچہ پیدائش میں کمزور ہو ان کے لئے اس کا نگینہ پہننا مفید ہے۔ جن حضرات کا برج قوس اور حوت ہو ان کو یہ راس آئے گا۔

یونانی حساب سے جو اشخاص فروری میں پیدا ہوئے ہوں یہ ان کا برتھ سٹون ہے۔ علم الاعداد کے حساب سے جن حضرات کے نام یا تاریخ پیدائش کے اعداد ۳ ہوں یہ ان کو موافق آئے گا۔

یہ پتھر روس میں یورال کے مقام پر پایا جاتا ہے جو اعلیٰ قسم کا ہوتا ہے۔ ہندوستان، سری لنکا اور افریقہ میں بھی اس کے ذخائر ہیں۔

PERIDOT

پریڈٹ

اس پتھر کو انگریزی میں پریڈاٹ Peridot کہتے ہیں اور اسی نام سے دوسری زبانوں میں پکارا جاتا ہے۔ معدنی زبان میں اسے اولیوائن Olivine کہتے ہیں۔ یہ ایک بلوری قسم کا خوشنما پتھر ہے اور حسن زیبائش میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی مقبولیت کی ابتداء انگلستان سے ہوئی۔ جس جگہ لوہا، چونا اور میگنیشیا ہو یہ پتھر اسی جگہ ملتا ہے۔ اس میں رنگت کروم کی آمیزش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جس جگہ گیبرو . نامی پتھر ملتا ہے یہ اس کے نزدیک پایا جاتا ہے۔ گیبرو پاکستان میں مسلم باغ (بلوچستان) میں کافی مقدار میں ہے اور یہ اس کی نشانی ہے کہ اس کے قرب وجوار میں پریڈٹ موجود ہے۔ قیمت کے لحاظ سے اوسط درجے کا پتھر ہے اور ہر خاص وعام کے لئے اپنی خوشنمائی کی وجہ سے مقبول ہے۔ رنگت میں یہ پتھر جس قدر شوخ ہوگا اتنا ہی یہ قیمتی تصور کیا جاتا ہے۔

رنگت اور کیمیاوی مرکبات :-

یہ چار رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ (۱) سبزی مائل زرد - (۲) زردی مائل چاکلیٹی -
(۳) سنہری زرد - (۴) بے رنگ بلوری زردی مائل -

اس میں تین اجزا ہوتے ہیں :-

۱ - میگنیشیا	Megnesia	۵۰	فیصد
۲ - لوہا	Iron	۱۲	"
۳ - سلیکا	SILICA	۳۸	"

ساخت :-

سختی	HARDNESS	۵,۶	درجے
وزن مخصوص	Specific Gravity	۳,۳۵	"
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱,۶۴	"

یہ پتھر گندھک کے تیزاب میں تحلیل ہو جاتا ہے۔

اقسام :۔ یہ دو قسموں میں مشہور ہے۔

۱۔ اولیوائن Olivine جو زردی مائل سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

۲۔ سیلونی Ceylons سری لنکا سے ملتا ہے اور اس کا رنگ سنہری مائل زرد ہوتا ہے۔

سحری خواص :۔

یہ پتھر دماغی اور تعلیمی امور میں فائدہ مند ہوتا ہے۔ بولنے کی قوت عطا کرتا ہے۔ مذہبی امور اور قانونی پیچیدگیوں کو سہل بناتا ہے۔ ذہنی کمزوری، پریشان حالی، بیزاری مذہب، پراگندہ خیالات اور یادداشت کی کمزوری کے لئے مفید ہے۔ جو لوگ پریوں کی دنیا میں رہتے ہیں اور عملی زندگی سے دور ہوتے ہیں ان میں حقیقی زندگی لاتا ہے۔

موافق نگینہ :۔

اس پتھر کا ستارہ عطارد ہے۔ جو حضرات اس ستارے کے تابع ہوں یہ ان کو راس آئے گا۔ جن افراد کا تعلق برج سنبلہ اور جوزا سے ہو ان کے لئے اس کا نگینہ پہننا مفید ہے۔ یونانی حساب سے جو حضرات اگست میں پیدا ہوئے ہوں یہ ان کا برتھ سٹون ہے۔ علم الاعداد کے حساب سے جن حضرات کے نام یا تاریخ پیدائش کے اعداد کا مجموعہ ۶ ہو یہ اُن کو راس آئے گا۔

یہ پتھر روس، برما، مصر، ہندوستان، برازیل اور سری لنکا میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں یہ صوبہ سرحد، بلوچستان، سوات اور سابق ریاست امب میں اس کے بڑے ذخائر موجود ہیں مگر کان کنی کے مرہونِ منت ہیں۔

KUNZITE

کنزائٹ

اس پتھر کو انگریزی میں کنزائٹ Kunzite کہتے ہیں اور دوسری زبانوں میں بھی اسے اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔ جو ایک خوبصورت بلوری پتھر ہے اپنی چمک کے علاوہ یہ اپنی مخصوص ہلکے رنگوں کی وجہ سے بھی مشہور ہے۔ یہ پتھر ویسے تو دوسرے ملکوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ مگر ہمارے ملک پاکستان

کا یہ پتھر سب سے اعلیٰ شمار کیا جاتا ہے۔ اور اس کے بہت بڑے بڑے ٹکڑے ملتے ہیں جبکہ دوسری کسی جگہ بھی یہ حجم نہیں ملتا۔ اکثر یہ ٹکڑے سیر سیر بھر کے بھی ہوتے ہیں۔ یہ زیورات اور زیبائش میں استعمال ہوتا ہے اور قیمت میں اوسط درجے کا ہے۔

رنگت اور کیمیاوی مرکبات :۔ رنگت میں یہ ہلکا گلابی Pink ، گلابی، سبز، نیلا، بے رنگ، ہلکا زرد ہوتا ہے۔ مگر گلابی رنگ کا پتھر اعلیٰ شمار ہوتا ہے۔

مرکبات :۔

سلیکا	SILICA	۶۴،۵ فیصد
ایلومینا	Alumunia	۲۷،۴ ″
لیتھیا	Lithia	۷،۴ ″
کروم	Chrome	۰،۷ ″

ساخت :۔

سختی	HARDNESS	۶،۵ درجے
وزن مخصوص	Specific Gravity	۳،۱۸ ″
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱،۶۵ ″

سحری خواص :۔ تمام جذباتی برائیوں، دھوکہ، فریب، سستی، نمائش، خود آرائی، فضول خرچی اور بازاری پن سے محفوظ رکھتا ہے۔ غم سے نجات دلاتا ہے۔ عشق و محبت، دوستی، ہمدردی، سیر و تفریح اور فنونِ لطیفہ کی طرف راغب کرتا ہے۔

موافق نگینہ :۔ کنزائٹ کا ستارہ زہرہ ہے۔ علم النجوم کے حساب کے مطابق جن کا یہ ستارہ پیدائش کے زائچہ میں کمزور ہو یا اس کے نحس اثرات ان کو نقصان پہنچا رہے ہوں تو اس کا پہننا مفید ہے۔ جن کا تعلق برج میزان اور ثور سے ہو ان کے لئے اس کا پہننا باعث برکت ہے۔ اگر کسی کو اپنے برج کا علم نہ ہو اور اس کا نام ر۔ را۔ ری۔ تا۔ ت۔ ط اور ا۔ ای۔ او۔ مو۔ ب۔ و۔ دی سے شروع ہو ان کو یہ پہننا چاہیئے۔ یہ نگینہ قمر اور شمس کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ جو حضرات ۲۱ اپریل سے ۲۱ مئی تک اور ۲۴ ستمبر سے ۲۳ اکتوبر تک کے عرصے میں پیدا ہوئے ہوں ان کے لئے

اس کا پہننا مفید ہے علم الاعداد کے لحاظ سے جن حضرات کے نام کے اعداد کا مجموعہ ۶ ہو یہ ان کو راس آئے گا۔ یہ پتھر امریکہ میں ، مڈغاسکر میں ، روس میں اور پاکستان میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں یہ قبائلی علاقہ میں پایا جاتا ہے جو اپنے رنگ و روپ میں یکتا ہے اور تمام دنیا میں اس کی مانگ روز افزوں ترقی پر ہے۔

CITRINE

سٹرین

اس پتھر کو انگریزی میں سٹرین Citrine کہتے ہیں اور یہ اسی نام سے مشہور ہے۔ اہلِ روم اس کو برکت کے لئے پہنتے تھے۔ اس کی مہریں بناتے اور اس پر نقوش کندہ کرتے تھے۔ اس پتھر کا ریشہ قدرے موٹا ہوتا ہے۔ یہ پتھر اپنے رنگ و روپ کے لحاظ سے بہت خوشنما اور خوبصورت ہوتا ہے۔ اس کی سطح روغنی اور چمکیلی ہوتی ہے۔ یہ قیمت کے لحاظ سے اوسط درجہ کا پتھر ہے اور ہر خاص و عام میں مقبول ہے۔ یہ بے شمار رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ اس پہ پالش بہت اچھی آتی ہے۔ اہلِ ہنود اس کے بازو بند بنا کر پہنتے ہیں۔ اس کا زیورات اور نوادرات میں بکثرت استعمال ہوتا ہے۔

رنگت :۔ یہ بے شمار دیدہ زیب رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ عام طور سے زرد، زردی مائل بھورا اور سنہرے رنگوں میں ملتا ہے۔

کیمیائی مرکبات :۔

سلیکا	SILICA	۸۰ فیصد
آکسیجن	Oxygen	۵۴ء "

ساخت :۔

سختی	HARDNESS	۷ درجے
وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۲٫۶۵ "
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱٫۵۵ "

موافق نگینہ :-

اس پتھر کا ستارہ عطارد ہے اور اس کا تعلق برج سنبلہ اور جوزا سے ہے۔ جن حضرات کا یہ ستارہ پیدائش کے زائچہ میں کمزور ہو، یہ ان کو راس آئے گا۔ یونانی حساب سے جن افراد کی پیدائش نومبر کی ہو یہ ان کا برتھ سٹون ہے۔ علم الاعداد کے حساب سے جن حضرات کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد ۶ ہیں ان کو اس کا نگینہ پہننا مفید رہے گا۔

یہ پتھر روس، فرانس، امریکہ، ہندوستان اور مڈغاسکر میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

GARNET

گارنیٹ

اس پتھر کو انگریزی میں گارنیٹ Garnet سنسکرت میں پلک اور ہندی میں تامڑا کہتے ہیں۔ یورپ میں اسے کیپ روبی Cape Ruby کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ چمکدار بلوری رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔ عام طور پر اس کا رنگ گہرا سُرخ ہوتا ہے۔ یہ قیمت کے لحاظ سے اوسط درجے کا پتھر ہے۔ اہل روم اس کو بہت شوق سے پہنتے تھے اور ان کا یہ خیال تھا کہ یہ پتھر اپنے پہننے والوں کو آسمانی آفات سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہ بہت خوبصورت اور خوشنما پتھر ہوتا ہے۔ اپنے حجم کے لحاظ سے یہ زیادہ وزنی ہوتا ہے اور خاص وعام میں بہت مقبول ہے۔

رنگ و کیمیاوی مرکبات :- اس میں بے شمار رنگ ہوتے ہیں لیکن عام طور پر یہ مندرجہ ذیل رنگوں میں پایا جاتا ہے۔

گہرا لال، قرمزی مائل، خاکی مائل، سبز، گلابی اور بھورا۔

گہرا لال رنگ جس کی مشابہت انار کے دانوں کی سی ہوتی ہے، خوبصورت اور اعلیٰ سمجھا جاتا ہے مگر قیمت کے لحاظ سے کھلتا ہوا سبز رنگ کا پتھر سب سے قیمتی سمجھا جاتا ہے۔ یہ قسم کمیاب اور نایاب ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل کیمیاوی مرکبات ہوتے ہیں۔

میگنیشیم Megnesium ۲۹٫۸ فیصد

المونیم Almunium ۲۵٫۴ فیصد

سلیکا SILICA ۴۴٫۸ فیصد

ان میں کروم Chrome ٹٹینیم Titanium اور آئرن اکسائڈ Iron Oxide کی بہت معمولی مقدار کی وجہ سے رنگت آتی ہے۔

ساخت :-

سختی HARDNESS ۶٫۵ درجے

وزن مخصوص SPECIFIC GRAVITY ۴٫۲ درجے

عکس REFRACTIVE INDEX ۱٫۷۵ درجے

اقسام :-

(۱) پائے روپ Pyrope یہ آگ کی مانند روشنی والا گہرے سُرخ رنگ کا پتھر ہے اور بہت مقبول عام ہے۔ اہل روم اسے بہت شوق سے پہنتے تھے اور ان کا یہ خیال تھا کہ یہ پتھر آسمانی آفات سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۲) آل منڈائٹ Almandite اس پتھر کو ایلبانڈا Albanda نامی ایک شخص نے دریافت کیا تھا لہٰذا اسی کے نام سے منسوب ہے۔ اس پتھر کا رنگ قرمزی سُرخ ہوتا ہے۔

(۳) سپیسرٹائٹ Spessartite یہ پتھر Spessert کے مقام پر ملک باویریا BAYARIA میں پایا جاتا ہے اور اسی وجہ سے اس کو سپیسرٹائٹ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ رنگت میں گہرا نارنجی رنگ کا ہوتا ہے۔

(۴) انڈرڈائیٹ Andradite جسے ہندی میں شکہری کہتے ہیں۔ فنی لحاظ سے اسے پرتگال کے ماہر معدنیات ڈی اینڈرڈاون Dandradn کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے جس نے اس کو ۱۸۰۰ء میں دریافت کیا۔

(۵) ڈیمانٹائیڈ Demantiod یہ سبز رنگ کا خوشنما پتھر ہے اور بلوری قسم کا ہوتا ہے جو سب سے قیمتی خیال کیا جاتا ہے۔ اس کا نگینہ ۲ قیراط سے بڑا ملنا مشکل ہوتا۔

(۶) یوآویروائٹ U-Ivarovite یہ پتھر رنگت میں زمرد سے بہت مشابہت رکھتا ہے اور اسے مطر یو۔ویروئے Mr-U-yaroy نے جو اس وقت روس میں وزیر معدنیات تھے ۱۸۳۲ء میں یورال Urals کے مقام پر دریافت کیا تھا اور یہ پتھر انہیں کے نام سے منسوب ہے۔

(۷) سکاڈرولومائیٹ Schodrolomite یہ پتھر ہلکا چاکلیٹی رنگ کا ہوتا ہے۔

تجارتی استعمال :۔ گھٹیا قسم کے گارنیٹ کو پیس کر ریگمال بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے جو کہ لکڑی شیشہ، ربڑ اور چمڑے کی سطح ہموار کرنے کے لئے بہترین سمجھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی وہ صنعتی میدان میں بہت کام آتا ہے۔

تاریخی وابستگی :۔ (۱) سیکسن Sexdin کے بادشاہ کے پاس یہ ایک نایاب پتھر تھا جس کا وزن ۴۸۶ قیراط تھا اس نے اپنے سنہری پٹے Golden Fleece میں جو عام طور پر بادشاہ پہنتے تھے لگا رکھا تھا۔ یہ اپنے رنگ و روپ کے لحاظ سے بہت دلکش تھا۔ تاریخی کتابوں میں اس کا اکثر ذکر کیا گیا ہے۔

(۲) سلطان علاؤالدین خلجی کے ذاتی خنجر کے دستے میں بھی یہ پتھر لگا ہوا تھا۔ جو کہ دہلی کے عجائب گھر میں موجود ہے۔

سحری خواص :۔ اس پتھر کا نگینہ پہننے والے کو غور و خوض کی عادت پڑتی ہے۔ یہ پتھر سنجیدہ بناتا ہے۔ ناامیدی دور کرتا ہے۔ فرائض کی انجام دہی میں رکاوٹیں پیدا ہونے نہیں دیتا۔ پختگی، بردباری ثابت قدمی اور تحمل مزاجی پیدا کرتا ہے۔ محنت و مشقت کی طرف راغب کرتا ہے۔ زحل کے برے اثرات کو دور کرتا ہے اور اس کی خوبیاں نمایاں کرتا ہے۔ خود غرضی کے رجحانات کو دور کرتا ہے۔ بیماری، غربت اور بے عزتی سے نجات دلاتا ہے۔ حادثات سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہ انشورنش سے متعلق حضرات کو بے پناہ فائدہ پہنچاتا ہے۔

موافق نگینہ :۔ اس پتھر کا ستارہ زحل ہے۔ جن حضرات کا یہ ستارہ پیدائش کے زائچہ میں کم قوت والا ہو یا یہ ستارہ رجعت میں ہونے کی وجہ سے برے اثرات ڈال رہا ہو۔ اس نگینے کے پہننے کی وجہ سے اس کے نحس اثرات دور ہو جاتے ہیں۔ برج ثور، جوزا اور میزان سے وابستہ لوگ اس کو پہن کر کامیابیوں سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

اس پتھر کا تعلق ان حضرات سے ہے جن کا برج جدی ہے اور دلو ہے۔ یہ اس کو پہن کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر کسی شخص کا نام ح۔جا۔خ۔ذ۔ظ۔ز۔کھ۔ض۔گو۔گ۔غ۔س۔ش۔ص۔ث

سے شروع ہوتا ہے۔ یہ پتھر ان کو موافق آئے گا اور وہ اس کی برکات سے فیض یاب ہوگا۔

علم الاعداد کے لحاظ سے جن حضرات کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد کا مجموعہ آٹھ (۸) ہو یہ ان کو راس آئے گا۔ یونانی حساب سے جو حضرات جنوری میں پیدا ہوئے ہیں یہ ان کا برتھ سٹون ہے۔ ایسے حضرات اپنی وفاداری کی وجہ سے ہمیشہ تکلیف اٹھاتے ہیں۔ وفاداری کا عنصر ان کی سب سے بڑی کمزوری ہوتا ہے۔ یہ پتھر ان کو مضر اثرات سے بچاتا ہے اور ان کی زندگی خوشگوار بناتا ہے۔

یہ وہ واحد پتھر ہے جو زحل کے مضر اثرات دور کرتا ہے اور اپنے اثرات اجاگر کرتا ہے اس کے پہننے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

پاکستان میں گلگت کے نزدیک اعلیٰ قسم کا پتھر ملتا ہے جس کے بارے میں یہ خیال ہے کہ اس کا شمار دنیا کی بہترین قسموں میں سے ہے۔ روس میں یورال کے مقام پہ یہ پتھر کافی مقدار میں نکالا جاتا ہے۔ چیکوسلواکیہ میں بھی اس کے بہت بڑے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ امریکہ میں کیلوفورنیا کے نزدیک اس کی کان کنی کی جاتی ہے۔ مڈغاسکر میں بہت اعلیٰ قسم کا یہ پتھر ملتا ہے اور تمام یورپ میں برآمد کیا جاتا ہے۔ یہ اپنے رنگ روپ کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ ہندوستان میں بھی اس کے بہت بڑے ذخائر ہیں۔ بمبئی، دہلی اور جے پور میں اس کے نوادرات اور نگینے بنتے ہیں۔

بلور CRYSTAL

اس کو انگریزی میں کوارٹز کرسٹل Crystal، عربی میں حجر البلور، سنسکرت میں سپھیکم اور اردو میں بلور کہتے ہیں۔ یہ پتھر چمکدار، شفاف اور بلوری ہوتا ہے۔ اس کا استعمال قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے۔ یہ قیمت کے لحاظ سے چنداں گراں نہیں ہے۔ اسی وجہ سے ہر عہد میں مقبول رہا ہے۔ اس پہ پالش بڑی اچھی آتی ہے۔ یہ پتھر زیورات، نوادرات، ظروف اور جھاڑ فانوس میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ پتھر صنعتی استعمال کا بھی خصوصی حامل ہے۔

رنگت:۔ یہ بے شمار رنگوں میں ملتا ہے۔ مگر مندرجہ ذیل رنگوں میں بہت مقبول ہے:۔

(۱) بے رنگا۔ (۲) گلابی۔ (۳) سبز۔ (۴) پیلا۔ (۵) نارنجی۔ (۶) ہلکا نیلا۔ (۷) دودھیا۔

کیمیائی مرکبات :۔

سیلیکا	SILICA	۴۶٫۷ فیصد
آکسیجن	Oxygen	۵۳٫۳ "

ساخت :۔

سختی	HARDNESS	۷ درجے
وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۲٫۶۶ "
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱٫۵۵ "

اقسام :۔ یہ بے شمار اقسام میں پایا جاتا ہے۔ مگر مندرجہ ذیل مشہور ہیں :۔

۱۔ روز کوارٹز

یہ گلابی رنگ کا بلور ہوتا ہے۔ اس کی رنگت گلاب سے مشابہت رکھتی ہے اور اسی مناسبت سے اس کو اسی نام سے پکارتے ہیں۔

۲۔ سٹار کوارٹز

سورج کی روشنی میں رکھنے کی وجہ سے اس میں ستاروں کی مانند چمک نکلتی ہے۔

۳۔ دودھیا کوارٹز

یہ دودھ کی طرح سفیدی مائل ہوتا ہے۔

۴۔ دھندلا کوارٹز

یہ دھندلے قسم کا سلیٹی یا بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔

تاریخی وابستگی :۔

صدر روزولٹ نے سابق شہنشاہ ایران کو ایک بلوری پیالہ پیش کیا تھا جس کا ڈیزائن ایک ممتاز امریکی مجسمہ ساز مسٹر سڈنی واہ کی تخلیق تھی، اس پر امریکہ کے مقبول عوامی گیتوں سے متعلق نقوش کندہ تھے۔

ایک اور بلوری پیالہ امریکہ کے صدر آئزن ہاور نے ملکہ ایلزبتھ ثانی اور ان کے خاوند ڈیوک آف ایڈنبرا کو ان کے امریکہ کے سرکاری دورے کے وقت پیش کیا تھا۔ اس پہ ایک انگریزی نوآبادی (جو ریاست ورجینیا میں قائم ہوئی تھی) کی منظر کشی کی گئی تھی۔ اس کا شمار دنیا کے نوادرات میں ہوتا ہے۔

فیضی آرٹ گیلری کراچی میں بلور کے بے شمار نوادرات موجود ہیں۔

طبی خواص :-

رعشہ اور دردِ دنداں کو دفع کرتا ہے۔ عورت کے سینے پہ لٹکانے سے دودھ بڑھ جاتا ہے۔

امراضِ چشم میں بھی مفید ہے۔

سحری خواص :-

جو بچے رات کو سوتے ہوئے دانت بجاتے ہیں اور چونکتے ہیں، ان کے گلے میں پہنانے سے ان کا ڈرنا بند ہو جاتا ہے۔ اس پتھر کے ساتھ پھٹکڑی سرہانے رکھ کر سونے سے پریشان کُن خواب آنا بالکل بند ہو جاتے ہیں۔

موافق نگینہ :-

بلور کا ستارہ قمر اور برج سرطان ہے۔ اس ستارے اور برج سے متعلق حضرات اس کو پہن کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں علم الاعداد کے لحاظ سے جن حضرات کے نام یا تاریخ پیدائش کا مجموعہ ۲ یا ۷ ہو یہ ان کو راس آئے گا۔

بلور سب سے زیادہ برازیل میں پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جاپان، مڈغاسکر، فرانس، ہنگری اور ہندوستان میں بھی بکثرت ملتا ہے۔ پاکستان میں گلگت، ہنزہ اور صوبہ سرحد میں اس کے بہت بڑے ذخائر موجود ہیں اور کان کنی کے مرہونِ منت ہیں۔

❖-❖-❖

اوپل

OPAL

اس پتھر کو انگریزی میں اوپل Opal اردو میں دودھیا اور سنسکرت میں یوپالا کہا جاتا ہے جس کے لغوی معنی قیمتی پتھر کے ہیں۔ کسی زمانے میں اس کی قیمت ہیرے سے بھی زیادہ تھی۔ پرانے زمانے میں یہ مشہور تھا کہ یہ پتھر اپنے پہننے والے کے لئے خوش قسمتی اور خوش بختی لاتا ہے۔ اس وجہ سے اس کی مانگ زوروں پر تھی۔ لیکن بعد میں یہ مشہور ہوگیا کہ یہ پتھر جلالی ہے اور اگر یہ کسی کو راس نہ آئے تو بہت نحس ثابت ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی مانگ میں کمی واقع ہوگئی۔ ماہر فلکیات کا یہ خیال ہے کہ اوپل اور نیلم دونوں پتھر اگر کسی کو راس آجائیں تو شاہ بنا دیں اور بصورتِ دیگر نقصان پہنچاتے ہیں۔ یہ پتھر اپنے خوش رنگ ہونے کی وجہ سے دوسرے پتھروں پر فوقیت رکھتا ہے۔ اس پہ پالش بہت اچھی ہوتی ہے۔ قیمت کے لحاظ سے درمیانہ درجے کا ہونے کی وجہ سے ہر خاص و عام میں مقبول ہے۔ قدیم زمانہ میں اہل روم اسے بہت

شوق سے پہنتے تھے اور اسے بصورتِ تعویذ پہنتے تھے اور اس پر نقش کندہ کرنے کا عام رواج تھا۔
اس کو پانی میں ڈالنے سے یہ لگتا ہے۔

رنگ اور کیمیاوی مرکبات :۔ اس پتھر میں قوسِ قزح کے تمام رنگ موجود ہوتے ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی ایک رنگ زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ عام طور سے مندرجہ ذیل رنگوں میں پایا جاتا ہے۔

کالا، سفید، مٹیالہ، نیلا، زرد، نارنجی، گلابی اور سبز۔ مصنوعی اوپل بنانا اس کے رنگوں کی وجہ سے ناممکن ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی رنگت کبھی بدلتی رہتی ہے۔ اس پتھر کو مختلف زاویوں سے دیکھنے سے اس کے مختلف رنگ نظر آتے ہیں جس کی وجہ سے اس کی خوبصورتی دوبالا ہو جاتی ہے۔ قیمت کے لحاظ سے سفید اور سرخی مائل پتھر اوّل نمبر کا ہے۔ دوئم درجہ پر نارنجی رنگ کا، سوئم سبز رنگ کا اور چہارم نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ کالے رنگ کا پتھر کمیاب ہے، لیکن اس کا پہننا عام طور پر منحوس سمجھا جاتا ہے۔

کیمیاوی مرکبات :۔ اس میں عام طور پر دو اجزا ہوتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے :۔

۱۔ سلیکا	SILICA	۹۴ درجے
۲۔ پانی	Water	۶ درجے

معمولی سی دوسرے اجزا کی ملاوٹ سے یہ رنگ پکڑتا ہے۔

ساخت :۔

سختی	HARDNESS	۵۰ ر ۵ درجہ
وزن مخصوص	Specific Gravity	۶۵ ر ۲ درجہ
عکس	REFRACTIVE INDEX	۵۶ ر ۱ درجہ

یہ پتھر زیادہ سخت نہیں ہوتا اس پر خراش پڑ سکتی ہے۔ اس پتھر کو پانی کی بڑی طلب ہوتی ہے۔ لہٰذا اسی کو پانی میں ڈالا جاتا ہے تاکہ گرمی کی وجہ سے اس کا پانی خشک نہ ہو اور چٹخ نہ جائے۔ اس لئے اس کے نگینے کو کبھی کبھی پانی میں دھو لینا چاہیئے۔

اقسام :۔ اس کی بے شمار اقسام ہیں۔ لیکن ان میں مندرجہ ذیل مشہور ہیں :۔

۱۔ آتشی اوپل Fire Opal رنگت میں آتشی ہوتا ہے اور سب سے مقبول ہوتا ہے۔

۲۔ وڈ اوپل Wood Opal لکڑی کے برادے کی رنگت کا ہونے کی وجہ سے اسے یہ نام دیا گیا ہے۔

۳۔ سیاہ اوپل Black Opal یہ کالے رنگ کا ہوتا ہے اور کمیاب ہے۔

۴۔ عام اوپل Comman Opal یہ دودھیا رنگ کا ہوتا ہے اور مشرقی ممالک میں بہت زیادہ مقبول ہے اور سحری خواص کی وجہ سے بھی مشہور ہے۔

۵۔ جسپار اوپل Jaspar Opal اس کا رنگ زردی مائل سفید ہوتا ہے۔

۶۔ عقیق نما اوپل Agate Opal اس کا رنگ سرخ عقیق کے رنگ یعنی گیرو کے رنگ سے ملتا ہے۔

۷۔ ریزن اوپل Resin Opal اس کا رنگ سونیا یا شہد کی طرح ہوتا ہے۔

۸۔ ہلائٹ اوپل Hylite Opal یہ بلوری ہوتا ہے۔

۹۔ مینی لائٹ اوپل Menilite Opal یہ بے آب سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔

۱۰۔ کیچولانج اوپل Cacholonge Opal یہ نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔

۱۱۔ گرسل اوپل Girasol Opal یہ سبزی مائل ہوتا ہے اور پاکستان میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

شناخت :۔ یہ اپنے حجم کے لحاظ سے وزن میں ہلکا ہوتا ہے۔ اس پر کسی تیزاب کا اثر نہیں ہوتا لیکن سوڈیم میں تحلیل ہو جاتا ہے۔

تاریخی وابستگی :۔ فرانس کی ملکہ جوزوفین کے گلے کا ہار جو بعد میں تاریخ میں Burning Toy کے نام سے مشہور ہوا ہے۔ یہ اپنے رنگ اور تراش کی وجہ سے لاثانی ہے۔ آج کل یہ پیرس کے قومی عجائب گھر کی زینت ہے۔

آسٹریا کے بادشاہ کی صندوقچی بھی جس میں اس کی مہر رکھی جاتی تھی فن تراشی کا ایک نادر نمونہ ہے۔ اسی پتھر کی بنی ہوئی تھی جو آج کل ویانہ کے عجائب گھر میں موجود ہے۔

امریکہ کے قومی عجائب گھر میں ایک اوپل کا نایاب پتھر موجود ہے جس کا رنگ کالا اور وزن ۱۷۰ قیراط ہے۔ اس کو عجائب گھر والوں نے ۱۹۱۹ء میں ۲۵۰۰۰ پونڈ میں خریدا تھا۔

طبی خواص :۔ اس کے پہننے سے نظر تیز ہوتی ہے۔ آنکھوں کے زخم بھرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ اور ان کو تمام بیماریوں سے بچاتا ہے۔

سحری خواص :۔ اس کو پہننے سے طبیعت میں سادگی پیدا ہوتی ہے۔ تجارت کی طرف رجحان ہوتا ہے۔ محبت کرنے والوں کے لئے کامیابی اور خوش بختی کا باعث ہوتا ہے۔ ازدواجی زندگی کو کامیاب اور معاون بناتا ہے۔ زمانہ قدیم میں اس پتھر کو بطور تعویذ پہنا جاتا تھا۔ روحانی علوم کے نقطہ نظر سے یہ جاذبیت اور ماثرات قبول کرتا ہے۔ اس کے پہننے والے کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ پتھر قوت حیات بخشتی رہا ہے۔ نیا اوپل خوشی لاتا ہے۔ سرخ اور گلابی رنگ والا قوت، صحت، جرأت اور زندہ دلی کی صفات پیدا کرتا ہے۔ البتہ سیاہ اوپل منحوس شمار کیا جاتا ہے۔ یہ پتھر تسلیم کی طرح خوش بختی اور بدبختی کا حامل ہے۔

موافق نگینہ :۔ اس پتھر کا ستارہ قمر ہے۔ جن حضرات کا یہ ستارہ پیدائش کے زائچہ میں کم قوت والا ہو یہ ان کو راس آئے گا۔ برج دلو اور جدی والے حضرات قمر کے نحس اثرات سے بچنے کے لئے اس پتھر کو پہن کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جن حضرات کا تعلق برج سرطان سے ہے یہ پتھر ان کے لئے بھی مفید ہے۔ اگر کسی شخص کے نام کا پہلا حرف تہجی ہی، ح، ڈا، ڈی اور ڈو ہوں۔ ان کو اس پتھر کے پہننے سے فائدہ ہوگا۔ علم یونانی کے مطابق جو حضرات جون میں پیدا ہوئے ہیں یہ ان کا برتھ سٹون ہے۔ ایسے حضرات اپنے خلوص کی وجہ سے ہمیشہ نقصان اٹھاتے ہیں، جس کا یہ پتھر سدباب کرتا ہے۔ علم الاعداد کے حساب سے جن حضرات کے نام کے یا تاریخ پیدائش کے اعداد ۲ یا ۷ ہوں یہ پتھر ان کو موافق آئے گا۔ علم جفر کے لحاظ سے اس پر عملیات کے ذریعے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

یہ پتھر زمانہ قدیم سے ہنگری اور چیکوسلواکیا کی کانوں سے بڑی مقدار میں نکالا جاتا رہا ہے۔ سب سے عمدہ اوپل آسٹریلیا میں کوئینز لینڈ اور نیو ساؤتھ ویلز میں ملتا ہے، جو دنیا میں مشہور ہے اور اعلیٰ قسم کا سمجھا جاتا ہے۔ مگر یہ اپنے رنگ روپ کی وجہ سے کترہے۔ میکسیکو میں کان سے نکالے جانے کے کچھ عرصہ کے بعد اوپل کا رنگ اڑ جاتا ہے۔ امریکہ میں پتھر "لاوا" سے نکالا جاتا ہے لیکن کم ہے۔



فیروزہ TURQUOISE

اس کو انگریزی میں ٹرکائز Turquoise ۔ فارسی میں فیروزہ اور سنسکرت میں پیروج کہتے ہیں۔ یہ دلکش اور خوبصورت پتھر ہے جو اپنے رنگ اور چمک کی وجہ سے مقبول عام ہے۔ یہ انگوٹھیوں اور دیگر زیورات میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور قیمت کے لحاظ سے ایک اوسط درجہ کا پتھر ہے اور اس کی خرید عوام کی بساط سے باہر نہیں ہے۔ گہرا فیروزی رنگ اعلیٰ اور قیمتی سمجھا جاتا ہے اور اپنی مشہور خصوصیات اور برکات کی وجہ سے امراء اور فقراء میں یکساں مقبول ہے۔ دُنیا کا سب سے قیمتی فیروزہ شہنشاہ ایران کی ملکیت ہے جس کی لمبائی ۳½ انچ اور وزن ۳۵۰ کیرٹ ہے۔

رنگت اور کیمیاوی مرکبات :۔ یہ پتھر چار رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ فیروزی ۔ آسمانی ۔ گہرا سبز اور مٹی سبز۔ اس کی سختی پانچ اور چھ درجہ ہوتی ہے اور اس کی سطح موم جیسی چکنی اور چمک دار ہوتی ہے۔

اس میں تانبہ ۵،۷ فیصد ۔ ایلومونیم ۳۶ فیصد ۔ فاسفورس ۳۴ فیصد ہوتا ہے ۔ اکثر اس میں لوہا بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اس کا فیروزی رنگ تانبے کی ملاوٹ کے سبب ہوتا ہے۔

شناخت :۔ یہ قدرتی یا بجلی کی روشنی میں رنگت یکساں رکھتا ہے اور نمک کے تیزاب میں کسی قدر حل ہونے کے علاوہ اپنی آب و تاب چھوڑ دیتا ہے۔ مگر پانی میں بھیگنے کے بعد کھلتا ہے۔ نقلی فیروزہ عام طور سے پلاسٹر آف پیرس میں رنگ کی آمیزش سے بنتا ہے۔

اقسام :۔ اس کی بیشمار اقسام ہیں جن میں مندرجہ ذیل بہت مشہور ہیں :۔

(۱) فتحی ۔ (۲) اظہاری ۔ (۳) سلیمانی ۔ (۴) اندیشی ۔ (۵) آسمان گوں۔

پہلی دو قسموں میں سفید دھبے پائے جاتے ہیں جو فیروزہ کی قدر و قیمت کو کم کر دیتے ہیں۔ کیونکہ پتھر کی رنگی یکسانیت ہی اس کا حسن اور قدر ہے۔ دوسری تین اقسام بہترین فیروزہ کی شمار ہوتی ہیں۔

تاریخی وابستگی :۔ اس کی تاریخی اہمیت مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ حضرت مولانا حسن طبری علیہ الرحمتہ اپنی کتاب مکارم الاخلاق میں فرماتے ہیں کہ حضرت امام محمد موسیٰ کاظم علیہ السلام کی انگوٹھی میں فیروزہ کا نگینہ تھا جس میں اللہ الملک کندہ تھا۔

۲۔ کتاب کنز الحقائق میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت منسوب ہے کہ فیروزہ مفلسی دُور کرتا ہے۔

۳۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ فیروزہ کی انگشتری جس پر اللہ الملک الحق کندہ ہو اس کا پہننا اور دیکھنا بابرکات ہے۔

۴۔ حضرت علی بن محمد ضمیری سے منسوب ہے کہ انھوں نے حضرت جعفر بن محمود کی دختر سے عقد کیا مگر کوئی اولاد نہ ہوئی۔ جس پر انھوں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں جا کر اپنا مدعا بیان کیا۔ جس پر حضرت امام نے فیروزہ کی انگوٹھی جس پر " رب لا تذرنی فرداً و انت خیر الوارثین" کندہ ہو پہننے کی ہدایت کی۔ اور وہ اپنی مراد سے بہرہ ور ہوئے۔

مختصراً روایت ہے کہ جس کے ہاتھ میں فیروزہ کی انگوٹھی ہوگی اس کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی اور دعائیں قبول ہونے کے علاوہ یادِ الٰہی کی طرف طبیعت راغب ہوگی۔

طبّی خواص:۔ فیروزہ کا سرمہ بہترین سرمہ شمار ہوتا ہے جو کہ آنکھوں کے لئے بیحد مفید ہے۔ جن حضرات کو رات میں نظر نہیں آتا۔ ان کے لئے فیروزہ کا سرمہ بہترین علاج ہے۔ پرانے زمانے میں لوگ اس کے سرمے کی سلائی بنوا کر استعمال کرتے تھے۔ ان کا یہ خیال تھا کہ اس سے نظر تیز ہوتی ہے۔

اس کے مرکبات امراض صرع اور طحال کے لئے اکسیر ہوتے ہیں۔ گردہ اور مثانہ کی پتھری کا علاج بھی فیروزہ سے ہوتا ہے۔ سانپ اور بچھو کے زہر کو زائل کرنے کے لئے فیروزہ کا کشتہ ۳ ماشہ شراب، شہد اور گوند کتیرا میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ نسخہ نہایت مجرب اور آزمودہ ہے۔

سحری خواص:۔ جو شخص اس کو انگوٹھی میں جڑوا کر پہنے اس کا ڈر اور خوف دُور ہو جاتا ہے دل کو قوت و راحت بخشتا ہے دل میں رحم اور ہمدردی پیدا کرتا ہے۔ غصّہ کو دُور کرتا ہے۔ مزاج ملنسار بناتا ہے۔ دشمن پر غلبہ میں مدد دیتا ہے۔ سانپ اور بچھو کے ڈنک سے محفوظ رکھتا ہے۔ ڈوبنے اور بجلی کے صدمہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ نظر بد سے محفوظ رکھتا ہے۔ علم و ہنر میں معاون ہے۔ حاملہ عورتوں کے لئے مفید ہے۔ گھوڑوں اور ریس سے متعلق حضرات کے لئے خوش بختی لاتا ہے۔ نیا چاند دیکھنے پر اگر کوئی شخص فیروزہ کی انگوٹھی پہنے تو زر کثیر ہاتھ لگے۔ ایسے حضرات جن کا کام بن بن کر بگڑ جاتا ہے ان کے لئے فیروزہ مفید ہوگا۔

اگر کسی شخص پر کوئی ناگہانی آفت یا پریشانی آنے والی ہو تو اس کی انگشتری کا فیروزہ چٹخ جاتا ہے اور اپنے اوپر اخذ لے لیتا ہے۔ ایسے نگینے کو فوراً دریا یا سمندر برد کر دینا چاہیئے ورنہ نحوست پیدا کرتا ہے۔

اگر انگوٹھی کا نگینہ ایک دفعہ گر جائے تو اسے دوبارہ پہننا نہیں چاہیئے ورنہ انسان پریشانیوں میں گھر جائے گا۔

موافق نگینہ :- علم نجوم کے حساب سے فیروزے کا ستارہ مشتری ہے۔ اس لئے اس نگینے کے پہننے والے حضرات دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتے ہیں۔ جن کا ستارہ مشتری ہو یا جس کا یہ ستارہ پیدائش کے زائچے میں کمزور ہو اس کے لئے مفید ہے کیونکہ اس کے پہننے سے مشتری کے ناقص اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔ برج قوس اور حوت کے مالک اس کے نگینے کی انگشتری پہنتے ہیں اور جن حضرات کو اپنے برج کے بارے میں معلوم نہ ہو اور ان کے نام یو۔ بے۔ بھی۔ ف۔ بھا۔ د۔ دی۔ دو۔ دا۔ چھا سے شروع ہوتے ہوں تو فیروزہ ان کو راس آئے گا۔ یونانی حساب سے جو حضرات دسمبر میں پیدا ہوں یہ ان کا برتھ سٹون ہے۔ ان حضرات کو کامیابی چھو کر بھاگ جاتی ہے جس کا یہ پتھر سدباب کرتا ہے۔ علم الاعداد کے مطابق جن حضرات کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد ۳ ہوں تو ان کو فیروزہ بہت راس آئے گا۔

فیروزہ کا انتخاب اس کی برکات اور سحری خواص کی وجہ سے بھی کیا جا سکتا ہے۔

سب سے اچھی قسم کا فیروزہ ایران میں نیشاپور کے قریب پایا جاتا ہے۔ مصر میں صحرائے سینائی میں سبز رنگ کا فیروزہ چار ہزار سال قبل مسیح سے نکالا جا رہا ہے۔ چین میں بھی یہ کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ روس میں ثمرقند کے نزدیک اس کے بہت بڑے ذخائر موجود ہیں۔ پاکستان میں ہنزہ اور ناگر میں اعلیٰ قسم کا فیروزہ بکثرت پایا جاتا ہے۔

AGATE

عقیق

اس کو انگریزی میں اگیٹ Agate فارسی میں عقیق۔ عربی میں عقیق یمنی اور سنسکرت میں ہلیک کہتے ہیں۔ اس کا شمار مذہبی پتھروں میں ہوتا ہے۔ یہ ایک کم قیمت کا پتھر ہے جو ہر خاص و عام کی بساط میں ہے۔ اس کو زیادہ تر فقرا اور جوگی لوگ اس کی برکات کی وجہ سے پہنتے ہیں۔ یہی ایک ایسا پتھر ہے جس میں الٹراوائلٹ ریز Ultra Violet Rays گزر کر جسم کے اندر سرایت کرتی ہیں اور انسانی جسم کو جملہ امراض پہ اثر انداز ہوتی ہیں۔ تاریخ میں اس کا ذکر ۱۲۰۰ قبل مسیح ملتا ہے۔ اہرام مصر کی قبروں

سے اوران میں حفاظت شدہ لاشوں سے اس کے زیورات ملے ہیں۔ جس سے اس کی مقبولیت اور تاریخی حیثیت کا پتہ چلتا ہے۔

رنگت اور کیمیاوی مرکب :- یہ بے شمار رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ دودھیا، زردی مائل، سرخی مائل، مٹیالہ، نیلا، ہرا، گلابی۔ لیکن کلیجی رنگ کا یا پختہ اینٹ کے رنگ سے مشابہ عقیق اعلیٰ درجہ کا شمار ہوتا ہے۔ یمنی عقیق جو دنیا میں بہترین شمار ہوتا ہے۔ کلیجی یا پختہ اینٹ کے رنگ کا ہوتا ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل مرکبات موجود ہوتے ہیں :-

سلیکا	SILICA	۹۹ ، ۱ فیصد ۔
لوہا	Iron	۰ ، ۸ فیصد ۔

ساخت :-

سختی	HARDNESS	۷ درجہ
پگھلاؤ کا درجہ	MELTING POINT	۱۳ ۱۷ درجہ
وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۲ ، ۶۵ درجہ

اقسام :- اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مشہور اقسام درج ذیل ہیں جو ماہر فن بیان کرتے ہیں۔

۱ - ڈوری دار عقیق - جس میں مختلف قسم کی دھاریاں ہوں۔

۲ - گول عقیق - جس پر گول دھاریاں موجود ہوں ۔

۳ - مانند چشم عقیق - جس کی بناوٹ آنکھ سے مشابہ ہو۔

۴ - قوسی قزحی عقیق - جس میں قوس و قزح کے رنگوں کی ملاوٹ ہو۔

جوہری حضرات اسے ذیل میں منقسم کرتے ہیں ۔

۱ - سُرخ وجگری - جس کا اندرونی رنگ بیرونی رنگ سے زیادہ سُرخ ہو۔

۲ - صاف شفاف - جو آئینہ کی طرح صاف ہو ۔

۳ - صفاقہ - جو صاف نہ ہو ۔

۴ - ابلقی - جو قدرے سفید اور قدرے سیاہ ہو ۔

۵ - ذوطبقاتی - جس میں ابرک کے پرت نمایاں ہوں۔

۶ - شجری — جو شکل میں درخت سے مشابہ ہو۔

۷ - سلیمانی - جس میں گول نشان ہوں۔

اہل فارس اس کی تین قسمیں بیان کرتے ہیں :-

۱ - ربنی عقیق — ریشمی لچھوں کی بناوٹ والا۔

۲ - ماس عقیق — بھورے رنگ کا دھاری دار پتھر۔

۳ - پلاسمہ عقیق — سنہری رنگ کا نیم شفاف - سفید یا زرد رنگ کی ملاوٹ والا۔

اہل عرب اس کی دو اقسام بیان کرتے ہیں۔

۱ - عقیق یمنی — یمن کا تازہ کلیجی رنگ والا - اعلیٰ قسم کا ہوتا ہے۔

۲ - کوری — مصر میں عقیق کو کوری کہتے ہیں اور یہ زیادہ تر سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

شناخت :- اس پہ کوئی عام تیزاب اثر نہیں کرتا - البتہ **Hydro Flouride** اس کے رنگ پہ اثر انداز ہوتا ہے - یعنی کمی پیدا کرتا ہے - بڑے پتھر میں اس کی رگیں نمایاں نظر آتی ہیں اور اس کی قیمت کم ہوتی ہے - لہٰذا مصنوعی پتھر کی گنجائش کم ہے۔

رنگنے کا طریقہ :- قدیم زمانہ سے عقیق کو رنگنے کا رواج چلا آ رہا ہے جو سینہ بہ سینہ محدود رہا ہے - اس پتھر کے مسام موٹے ہوتے ہیں - لہٰذا رنگنے میں چنداں دقت نہیں ہوتی - پہلے پتھر کو شہدِ خالص میں ڈال دیں حتیٰ کہ پتھر میں شہد سرائیت کر جائے - یہ عمل چار پانچ دن میں مکمل ہو جاتا ہے - بعد میں بغیر دھوئے گندھک کے تیزاب میں ڈال کر بہت ہی ہلکی آگ میں گرم کریں تاکہ یہ خون کے لال رنگ کے مطابق ہو جائے - یہ عمل حسبِ ضرورت دہرایا بھی جا سکتا ہے - اس طرح عقیق کو سبز اور زرد رنگ کا بھی رنگا جا سکتا ہے - رنگنے کے بعد اس پہ بہترین پالش ہوتی ہے اور چمک میں لاجواب ہوتا ہے - رنگ اکثر دیرپا ہوتا ہے۔

تاریخی وابستگی :- حضرت علیؓ بن ابی طالب سے منقول ہے کہ عقیق کی انگوٹھی پہننا مفید ہے۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے یہ منقول ہے کہ سفر میں زرد عقیق کی انگوٹھی مشکلات سے نجات دلاتی ہے۔

حضرت علی ابنِ موسیٰ علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقیق کی انگوٹھی رنج والم کو دور کرتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف یہ قول منسوب ہے کہ عقیق کی انگوٹھی پہن کر عبادت کرنا کارِ ثواب ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقیق کی انگوٹھی پہننے والی کی زندگی خوش و خرم بسر ہوگی۔ خدا تعالیٰ اسے ہر آفت سے محفوظ رکھے گا اور نگہبانی کرے گا۔

حضرت ابو طاہر کا قول ہے کہ حضرت امام عسکری علیہ السلام نے فرمایا کہ عقیق کو تمام دوسرے پتھروں پر فضیلت ہے۔

حضرت ابو عبداللہ کا قول ہے کہ عقیق خلوص اور نیک نیتی پیدا کرتا ہے اور انسان کے لئے باعثِ برکت ہے۔

مولانا شیخ بہاؤالدین محمد علی علیہ الرحمتہ سے روایت ہے کہ عقیق کی انگوٹھی سحر اور جادو کے اثر کو زائل کرتی ہے۔

آغا جعفر مشہدی نے رسالہ النصوص میں تحریر کیا ہے کہ سُرخ عقیق سب سے بہتر ہے۔ اس کے بعد زرد رنگ کے نگینے کا شمار ہے جو نقوش یا عملیات کے کندہ کرنے کے لئے موزوں ہے۔

مختصراً عقیق کے نگینے میں بہت برکات اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔

مشہور نگینے:۔ برطانیہ کے قومی عجائب گھر میں عقیق کے نادر زیورات موجود ہیں جن کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ ہندوستان کے عقیق سے تیار کئے گئے جو "موچہ" سے نکالے گئے تھے اور اسی نام سے منسوب کئے گئے۔

کراچی میں فیضی رحیمین آرٹ گیلری میں عقیق برنگِ سُرخ کا ایک کبوتر ہے جو فنِ تراشی کا ایک نادر نمونہ ہے اور اس کے ساتھ بہت سے واقعات منسوب ہیں۔

سلطان صلاح الدین ایوبی کی تسبیح ایک نہایت قیمتی سُرخ رنگ کے عقیق کی تھی۔

لاہور کے عجائب گھر میں مغلیہ دور کے وہ خنجر ہیں جن کے دستے عقیق کے بنے ہوئے ہیں اور ان پر نادر قسم کے نقوش کندہ ہیں۔

طبی خواص:۔ مفرح قلب اور مقوی بصر ہے۔ اس کو بطورِ لاکٹ گلے میں پہننے سے اختلاجِ قلب دور ہوتا ہے اور دافع خفقان ہے۔ اس کا منجن مرض پائیوریا کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اور مسوڑھوں سے خون بہنا بند ہو جاتا ہے اور دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔

مکڑی اور بچھو اور دیگر زہریلے کیڑوں کے کاٹے ہوئے زخموں پر عقیق کا سفوف ملنے سے زہر

زائل ہو جاتا ہے اور زخم بھر جاتے ہیں۔

اس کا کشتہ اکسیرِ اعظم ہے اور مندرجہ ذیل بیماریوں کا حتمی علاج ہے۔ جس کا بدل کسی اور ذریعہ علاج میں نہیں پایا جاتا۔

ا۔ پیشاب کے راستے غذا کے غیر ہضم شدہ اجزا یعنی فاسفیٹ کا نکلنا مہلک بیماری ہے اس کا سات دن میں مکمل علاج ہو جاتا ہے۔ اس کا استعمال کسی قسم کے مضر اثرات کا حامل نہیں ہے اور کوئی پرہیز بھی نہیں ہے۔

۲۔ یہ انجمادِ خون Blood Cloting کے لئے بے حد مفید ہے۔ یہ وہی بیماری ہے جس سے جان کے لالے پڑ جاتے ہیں اور یہ ایک مہلک بیماری ہے۔

۳۔ کشتہ عقیق کو شربتِ سیب کے ساتھ استعمال کیا جائے تو کسی وجہ سے بھی خون کے بہنے کو فوری بند کرتا ہے۔ جن امراض میں یہ استعمال کیا جاتا ہے ان کی تفصیل مختصراً درج ہے۔

ا۔ Haehatemesis کی مہلک بیماری جس میں قے کے ساتھ خون آتا ہے۔ جو معدہ یا گیس کے السر کی وجہ سے ہو۔ معدے یا جگر کے ٹیومر کے لئے بھی مفید ہے۔

ب۔ Haematuria کی بیماری جس میں منہ سے خون آتا ہے۔ یعنی سانس کی نالی، منہ، گلا، یا ناک کی نالی کے زخم کی وجہ سے خون آتا ہے اس کا استعمال فوری اور مؤثر علاج ہے۔

ج۔ Haemphilia کی بیماری جس میں خون کی شریانیں پھٹ جانے یا مجروح ہو جانے کی وجہ سے خون جاری ہوتا ہے اس کے استعمال سے آرام آتا ہے۔

د۔ Haehorrhage کی بیماری یعنی پھیپھڑوں سے خون آتا ہو۔ اس کا کشتہ ایک مفید علاج ہے۔

ہ۔ Haematuring پیشاب میں خون آنا۔ جس کی وجہ کوئی بھی ہو، عقیق کا کشتہ اس کا بہترین علاج ہے۔

و۔ Haematothdrax یعنی حیض کا خون اگر کثرت سے آئے اور بند نہ ہو تو اس کا استعمال ایک حتمی علاج ہے۔ الغرض تمام خون کے بہنے کی بیماریوں کے لئے یہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس کے کھانے سے Blood Cloting نہیں ہوتا جس کا بدل کسی دوسرے ذریعہ علاج میں نہیں ہے۔

سحری خواص:۔ غم اور غصہ کو دُور کرتا ہے۔ اس کی انگوٹھی عصمت اور بزرگی کی طرف راغب کرتی ہے اور اسی وجہ سے صوفیائے کرام اس کی مالا پہنتے تھے۔ اس کی انگوٹھی مزاج کا چڑچڑاپن دُور کرتی ہے۔ دنیاوی امور کے لیئے اس کا نگینہ معاون ثابت ہوگا۔ اس سے کام کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ بے اعتمادی، غیر مستقل مزاجی اور حوصلہ کی پستی دُور ہوتی ہے۔ دل کا کینہ اور نفاق دُور ہوتا ہے۔ مکروفریب اور شیطانی تصورات دُور ہوتے ہیں۔ دشمن پر رُعب اور دبدبہ قائم ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جو شخص کافور کو عقیق کے ساتھ گھس کر ماتھے پر لگا کر حاکم کے سامنے جائے تو حاکم مہربان ہوجائے گا اور مرادیں بر آئیں گی۔ المختصر یہ پتھر اس معاملہ میں دوسرے پتھروں پر فوقیت رکھتا ہے۔ اس کے سحری خواص اور برکات کی بابت مختلف مذہبی کتابوں میں ذکر آیا ہے۔

موافق نگینہ:۔ اس کا ستارہ مریخ ہے جن حضرات کا پیدائش کے زائچہ میں مریخ کمزور ہو یا جب مریخ رجعت میں ہو تو اس کا پہننا باعث برکت ہے۔ اس کے پہننے سے مالی بدحالی، عزت کا زوال اور ذہنی کوفت دُور ہوتی ہے۔ جن حضرات کا تعلق برج حمل اور عقرب سے ہو ان کو یہ راس آئے گا۔ اگر کسی شخص کو اپنے بُرج کے معاملہ میں معلوم نہ ہو اور اس کے نام کا پہلا حرف جر - جڑ - رچ - ل - ع - آ - ا - نا - ن - یا - ی ہو ان کے لئے مفید ہے۔ اس کے پہننے سے عطارد۔ زہرہ اور زحل کے نحس اثرات زائل ہوجاتے ہیں۔ اس پتھر کو اکثر لوگ اس کے سحری اور طبی خواص کی وجہ سے ہی پہنتے ہیں۔ آج کل امریکہ میں اس کے پہننے کا رواج روز بروز بڑھ رہا ہے۔ کیونکہ اس میں بے شمار رنگ پائے جاتے ہیں جو کہ نہایت خوشنما اور خوبصورت ہوتے ہیں۔

برازیل، یوروگوئے، امریکہ اور ہندوستان میں حیدر آباد دکن کے نزدیک عقیق پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں اس کے ذخائر بلوچستان میں پائے جاتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ اس کی کان کنی ابھی مرہونِ منت نہیں ہوئی۔ جرمنی میں **Idar Oberstein** کے مقام پر اس کے زیورات اور دیگر نوادرات بنانے کے کارخانے ہیں۔ امریکہ میں نیویارک کے نزدیک ایک چھوٹی سی بستی میں جس کو **China Town** کہتے ہیں اس کے بہت سے کارخانے ہیں۔





LAPIS LAZULI لاجورد

اس کو انگریزی میں لیپیز لازولی Lapis Lazuli ۔ سنسکرت میں راجہ ورت اور ہندی میں لاج ورت کہتے ہیں۔ یہ نیلے رنگ کا ایک خوبصورت پتھر ہے۔ اس کا رنگ نہایت خوشنما اور چمکدار ہوتا ہے اور اسے زیورات اور زیبائش میں پانچ ہزار سال سے استعمال کیا جاتا ہے اور قدیم زمانہ میں یہ رنگائی کے طور پہ استعمال ہوتا تھا اور اس سے رنگ تیار ہوتا تھا۔ کیونکہ مصنوعی رنگ سستا ہونے کے علاوہ زیادہ مقدار میں دستیاب ہو سکتا ہے اس لئے لاجورد کا نیلا رنگ اب ماضی کی بات ہے۔ عہد قدیم کے مقبروں اور عمارات میں پچی کاری اسی کی ہوتی تھی۔ اہل روم اسے بارہویں صدی میں برکت کے طور پر اس کے تعویذ وغیرہ بنا کر پہنتے تھے اور اب بھی کچھ لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ ایک بابرکت چیز ہے اور قیمت کے لحاظ سے بھی چنداں گراں نہیں ہے۔ اسی وجہ سے ہر عہد میں یہ مقبول عام رہا ہے۔ پالش کے بعد اس میں اکثر پائیرائٹ Pyrite جو سنہری رنگ کا ہوتا ہے اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتا ہے۔

رنگت :۔ یہ گہرا نیلا۔ ہلکا نیلا۔ سبزی مائل اودا ہے اور دوسرے رنگ کا بھی ہوتا ہے اور اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ جب اسے پانی میں ڈالا جائے تو اس کے رنگ میں نکھار اور چمک آجاتی ہے اور جب تک نمی رہے یہ چمک برقرار رہتی ہے۔ جو لاجورد نیلا Robin Blue سے مشابہت رکھے اسے سب سے بہتر سمجھا جاتا ہے اور اگر اس میں سفیدی کے دھبے ہوں تو یہ کمتر ہوتا ہے۔

کیمیاوی مرکبات :۔ اس کے مرکبات میں بلحاظ علاقہ کمی و بیشی بھی ہوتی رہتی ہے۔ عام طور پر اس کے چار جزو ہوتے ہیں۔

۱۔ ایلومونیم	Aluminium	۲۷٫۷ فیصد
۲۔ ابرک	Mica	۱٫۵ "
۳۔ کیلسائٹ	Calcite	۲۰٫۴۶ "
۴۔ پائیرائٹ (سونا مکھی)	Pyrite	۰٫۳۴ "
۵۔ سیدکا		۵۰٫۰۰ "

ساخت :۔ اس کی مندرجہ ذیل ساخت ہوتی ہے۔

۱۔ سختی	HARDNESS	۵٫۵ درجہ
۲۔ وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۲٫۸۰ درجہ
۳۔ عکس	REFRACTIVE INDEX	۱٫۵۰ درجہ

شناخت :۔ نمک کے تیزاب کے چند قطرے ڈالنے سے بلبلے نکلنے لگتے ہیں اور یہ اسی تیزاب میں گھل جاتا ہے۔ زیادہ گرم کرنے پر (آگ میں) اس کا رنگ سُرخی مائل ہو جاتا ہے۔

تاریخی وابستگی :۔ موئنجو ڈرو (سندھ) میں کھدائی کے دوران محکمہ آثار قدیمہ نے لاجورد کے نوادرات نکالے ہیں۔ جن سے اس پتھر کی مقبولیت اور قدامت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

۲۔ علامہ سر ڈاکٹر محمدؒ اقبال (لاہور) کے مزار کا تعویذ اسی پتھر کا ہے جو افغانستان کے سردار صلاح الدین سلجوقی کی وساطت سے حکومت افغانستان نے تحفتہً اور عقیدتاً پیش کیا تھا۔ سردار موصوف اپنے ملک کے نئی دہلی میں سفیر تھے اور علامہ کے بہت بڑے شیدائیوں میں سے تھے۔ اس تعویذ کی قیمت اس وقت کے افغانی سکے میں ۳ لاکھ روپے تھی۔

۳۔ کابل میں شہنشاہ بابر کے مقبرے میں یہ پتھر بکثرت استعمال کیا گیا ہے۔

۴۔ سینٹ آئزک کیتھڈرل **Saint Isac' Cathedral** کے ستونوں میں یہ پتھر لگا ہوا ہے اور لوگ اسے عقیدتاً چومتے ہیں۔

۵۔ زار روس کے سرمائی محل کی دیواروں پر یہ پتھر لگا تھا۔

۶۔ ہالہ کی ٹائیل بھی اسی مناسبت سے نیلے رنگ کی ہوتی ہیں۔

۷۔ ایران میں بزرگانِ دین اور مفکروں کے مقبروں میں اس کا استعمال بکثرت کیا گیا ہے۔

۸۔ برطانوی عجائب گھر میں ایک خاص الماری ہے جس میں لاجورد کے نوادرات رکھے ہوئے ہیں۔

طبی خواص :۔ دافع صفرا۔ سودا اور مالیخولیا ہے۔ درد گردہ اور وحشت میں مفید ہے۔ اس کی انگوٹھی جسم کے مسوں کو کم کرتی ہے اور اس سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ بے خوابی دُور کرتا ہے اور مرض یرقان و اختلاج قلب میں نہایت مؤثر ہے۔ مرض برص میں اس کو سرکہ میں بھگو کر جلد پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے اور دھبے دُور ہو جاتے ہیں۔ پلکوں کو گرنے سے روکتا ہے۔ اس کے چھڑکنے سے زخم صاف ہو جاتے ہیں۔ جذام اور خارش میں مفید ہے۔ نکسیر بند کرتا ہے۔ آشوب چشم اور آنکھوں سے پانی بہنے کے لئے مفید ہے۔

سحری خواص :۔ محفل میں وقار بلند کرتا ہے۔ خود اعتمادی پیدا کرتا ہے۔ جادو کو بے اثر کرتا ہے۔ دل کو سکون بخشتا ہے۔ اس کے پہننے سے خوبصورتی، تندرستی، اخلاق اور وفا شعاری کی صفات پیدا

ہوتی ہیں۔ خوشی اور محبت کو پروان چڑھاتا ہے۔ اکثر بچے جو رات کو خواب میں ڈرتے ہیں ان کے لیے اس کا گلے میں ڈالنا موثر علاج ہے جب کہ درویش لوگ ایسی صورت میں اس پر نقش کندہ کر کے گلے میں ڈالتے ہیں جو طبی فوائد کے علاوہ بابرکت بھی ہے۔

موافق نگینہ :۔ اس پتھر کا ستارہ مشتری ہے۔ جن حضرات کا یہ ستارہ پیدائش کے زائچے میں کمزور ہو یا یہ ستارہ رجعت میں ہو ان کے لیے مفید ہے۔ یہ پتھر مشتری کے نحس اثرات کو بھی ختم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ وہ اشخاص جن کا تعلق برج قوس یا حوت سے ہے وہ اس کو پہن کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر کسی شخص کو اپنے برج کا پتہ نہ ہو اور اس کا نام یو۔ بھے۔ فے۔ فا۔ بھا اور د۔ دی۔ دو۔ چھا سے شروع ہو تو یہ ان کو راس آئے گا۔ علم الاعداد کے حساب سے جن حضرات کے نام یا تاریخ پیدائش کے اعداد ۳ ہوں یہ ان کا برتھ سٹون ہے۔ علم جفر کے مطابق عملیات سے بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس پتھر کو عام طور سے اس کی خوبصورتی، خوش رنگی اور اس کے سحری اور طبی خواص کی وجہ سے بھی پہنا جاتا ہے۔ دنیا میں سب سے اعلیٰ قسم کا لاجورد افغانستان کے صوبے بدخشاں میں کثرت کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ اس کی کان کنی آج سے چھ ہزار سال پہلے سے ہو رہی ہے۔ مارکو پولو نے ۱۲۷۱ء میں اپنے شہرہ آفاق سفرنامے میں اس کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ پاکستان میں یہ پتھر گلگت اور ہنزہ میں پایا جاتا ہے لیکن اس کی کان کنی کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں۔ بخارا اور ایران کے سرحدی علاقوں میں بھی اس کے کافی ذخائر ہیں۔ روم سے مغرب کے قریب البانی **Albani** نامی جگہ میں بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن کمتر درجے کا ہے۔ ریاست چلی اور امریکہ کے شہر کیلی فورنیا کے قریب بھی ملتا ہے لیکن اس کا رنگ بہت پھیکا ہے۔

JASPAR

سنگِ یشب



اس پتھر کو انگریزی میں **Jaspar** ۔ عربی میں حجر الیشب اور فارسی میں سنگِ یشب کہتے ہیں۔ یہ ایک خوبصورت پتھر ہے اور پندرہویں صدی عیسوی میں بہت عروج پر تھا۔ زمانہ قدیم میں لوگ اس سے تلواروں، برچھوں اور قرولی کے دستے بناتے تھے اور اسے باعثِ برکت سمجھا جاتا تھا۔ زیورات میں بھی بہت استعمال ہوتا تھا اور بازوبند اور تعویذ کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ انجیل مقدس میں

اسے یروشلم نو سے تشبیہہ دی گئی ہے اور اسی مناسبت سے عیسائی قوم اسے مقدس پتھر گردانتی ہے۔ اس پر پالش سے بہت چمک آتی ہے۔ ایک عیسائی نے اسی مناسبت سے سنگ یشب پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تصویر کندہ کی ہے جو اب پیرس کے عجائب گھر میں موجود ہے اور فن نقاشی کا ایک نادر نمونہ قرار دیا جاتا ہے۔

رنگت اور کیمیاوی مرکبات :- یہ پتھر بے شمار رنگوں میں پایا جاتا ہے لیکن ذیل کے رنگ مقبول عام ہیں۔

لال۔ زرد۔ سرخی مائل نسواری۔ گہرا سبز، سلیٹی نیلا اور چاکلیٹی۔ یہ تمام رنگ اپنے نمایاں رنگ کے علاوہ بعض رنگت کی جھلک دکھاتے ہیں۔ کبھی کبھی کوئی پتھر ایک سے زیادہ رنگوں میں بھی پایا جاتا ہے۔

مرکبات :-

سلیکا	SILICA	۷ ، ۴۶ فیصد
آکسیجن	Oxygen	۳ ، ۵۳ فیصد
سختی	HARDNESS	۷ درجے
وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۷ ، ۲ درجے
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱ ، ۵۴ درجے
پگھلاؤ کا درجہ	MELTING POINT	۱۷۱۳ درجے

اقسام :- اہل فارس اس کی درج ذیل اقسام بیان کرتے ہیں۔

۱۔ جاوتی ۔ یہ پتھر سخت ہوتا ہے اور آئینے کی طرح شفاف ہوتا ہے۔

۲۔ انگوری۔ جو سفیدی مائل سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

۳۔ کافوری ۔ یہ سفید رنگ کا ہوتا ہے۔

۴۔ زرد ۔ یہ لیموں کے رنگ سے مشابہت رکھنے والا زرد پتھر ہوتا ہے۔

جوہری حضرات اس کی چھ اقسام بیان کرتے ہیں۔

۱۔ مصری سنگ یشب :- یہ پتھر مصر میں ملتا ہے جو گہرے سرخ، زرد، نیلگوں اور بھورے رنگوں کا ہوتا ہے۔

۲۔ دھاری دار سنگِ لیشب :۔ سبز، سرخ رنگوں میں بھورے رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔

۳۔ چینی سنگِ لیشب :۔ یہ پتھر چین سے آتا ہے اور ایک قسم کی سلیٹ کی طرح ہوتا ہے اور اسی رنگ کا ہوتا ہے۔

۴۔ الالوان سنگِ لیشب :۔ اس میں بہت سی رنگیں ہوتی ہیں۔

۵۔ عام سنگِ لیشب :۔ یہ سرخ اور بھورے رنگوں میں ملتا ہے۔

۶۔ عقیق نما سنگِ لیشب :۔ زردی یا سرخی مائل سفید رنگ والا قدرے میلا ہوتا ہے۔

طبّی خواص :۔ یہ پتھر مقوی دل و دماغ ہے۔ دافع خفقان ہے۔ وسواس کو دُور کرتا ہے۔ اس سے قلب کو سکون میسر آتا ہے اور جاری خون کو بند کرتا ہے۔ اسے گھس کر پینے سے ہول دل دُور ہوتا ہے اور گردن میں پہننے سے مرض خناق اور سل دُور ہوتا ہے۔ قوتِ ہاضمہ کو تیز کرتا ہے۔ جسم کے اندرونی زخموں سے نجات دلاتا ہے اور پیچش اور پیشاب کی سوزش کے لئے فائدہ مند ہے۔ دمہ اور گلے کے امراض دُور کرتا ہے۔ جنون اور امراضِ وہم میں مفید ہے۔ اکثر اوقات مریض کو جب یہ وہم ہو جائے کہ لوگ اسے مارنے کے درپے ہیں تو وہ بغیر کسی چھیڑ چھاڑ کے خود لوگوں سے برسرپیکار ہو کر لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے یہ بے حد مفید ہے۔ عورت کی ران پر باندھنے سے دردِزہ سے نجات ملتی ہے اور ولادت میں آسانی ہوتی ہے۔ اختلاجِ قلب میں مفید ہوتا ہے۔ اور دل کو تقویت پہنچاتا ہے اور خاص طور پر ہائی بلڈ پریشر High Blood Presure کے مریض کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ سانپ کے زہر کے لئے تریاق ہے۔ اس پتھر کو منہ میں رکھنے سے شدتِ پیاس دُور ہو جاتی ہے۔ جب قمر برج آتشی میں ہو تو اس پر عملیات کندہ کروا کر پہننے سے جسم کا ہر درد دُور ہو جاتا ہے۔ جگر کے امراض، خفقانوں کے امراض کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔

سحری خواص :۔ بحث اور تقریر کی صلاحیت بڑھاتا ہے۔ دافع اثراتِ سحر ہے۔ اس کی انگوٹھی پہننے والا محفل میں بلند پایہ ہوتا ہے اور دشمنوں کو زیر کرتا ہے اور اسی نسبت سے قدیم زمانہ میں بادشاہ اور سپہ سالار اسے اپنی کمر میں باندھتے تھے۔ غوطہ زن سفید رنگ کے لیشب پر تعویذ لکھ کر اپنے پاس رکھتے ہیں تاکہ تمام آفات سے دُور رہیں۔ انسانی خود غرضی، غرور اور ہلکے پن کو دُور کرتا ہے اور دوسرے کے لئے غمگساری پیدا کرتا ہے۔ زندگی میں خوش بختی لاتا ہے اور بلند ہمت بناتا ہے۔ زندہ دلی

اور صبر پیدا کرتا ہے اور حصول دولت میں معاون ہوتا ہے ۔ قوتِ فیصلہ پیدا کرتا ہے اور اپنی ذمہ داریوں کی یاد دہانی کرتا ہے ۔ نقصان سے دُور رکھتا ہے اور فضول خرچی سے بچاتا ہے ۔ مبالغہ آمیزی سے دُور رکھتا ہے ۔

موافق نگینہ :- علم نجوم کی رو سے اس پتھر کا ستارہ مشتری ہے ۔ اس کے پہننے سے مشتری کے نحس اثرات دُور ہوتے ہیں اور پہننے والا اپنی مالی مشکلات پر حاوی ہو جاتا ہے ۔ جب یہ ستارہ رجعت میں ہو تو یہ اس کی نحوست دُور کرنے میں مدد دیتا ہے ۔ برج قوس اور حوت کا مالک اس کے نگینے کی انگشتری پہنتا ہے ۔ جن کو اپنے برج کے بارے میں علم نہ ہو اور ان کا نام حرف یو ۔ یے ۔ ف ۔ بھا اور د دی ۔ دو ۔ دا ۔ چھا سے شروع ہو ان کو راس آئے گا ۔ علم الاعداد کی رو سے جن کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد تین ہوں یہ ان کو مفید رہے گا ۔ اس پتھر کا انتخاب اس کے سحری اور طبی خواص کی وجہ سے کیا جاتا ہے ۔

یہ پتھر جنوبی افریقہ میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے ۔ برازیل میں بھی میناگریس کے مقام میں ملتا ہے ۔ روس میں کوہ یورال میں اس کے ذخائر ہیں ۔ مصر میں وادیٔ نیل کے قرب وجوار میں بھی پایا جاتا ہے ۔ لیبیا میں بہت اعلیٰ قسم کا پتھر دستیاب ہوتا ہے مگر کان کنی شروع نہیں ہوئی ۔ ہندوستان اور چین میں زمانہ قدیم سے یہ پتھر نکالا جا رہا ہے ۔ امریکہ میں ایریزونا میں بھی پایا جاتا ہے ۔ پاکستان میں اس کے بہت بڑے ذخائر ہیں مگر کان کنی کی طرف توجہ نہیں دی گئی ۔

JADE

سنگِ یشم

اس پتھر کو انگریزی میں جیڈ Jade ۔ عربی میں حجر الیشم اور سنسکرت میں پیلو کہتے ہیں ۔ یونانی زبان میں اسے نیفرائٹ کہتے ہیں جس کے لغوی معنی گردہ کے ہیں کیونکہ یہ پتھر امراضِ گردہ میں دوائی کے طور پر استعمال میں آتا ہے ۔ انسانی تہذیب سے پہلے سے چین میں اس کو استعمال کیا جاتا ہے ۔ تاریخی اندازے کے مطابق اس کا استعمال چین میں ۲۰ لاکھ سال قبل از مسیح آیا ہے اور اسے مذہبی عقیدہ کے مطابق انسانی روح کو بدیوں سے پاک رکھنا اور جسم کو تندرست و توانا رکھنا ہے ۔ ان کے عقیدے کے مطابق مردہ جسم کے ساتھ

اگر سنگِ سیم رکھ دیا جائے تو نہ صرف گناہ کا کفارہ ہوگا بلکہ مردہ جسم اصلی حالت میں رہے گا اور اسی مناسبت سے زمانہ حال میں بھی اس کی قدر و منزلت ہوتی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ یہ پتھر آسمانی اوتار ہے۔ سنگِ سیم کی تراش دنیا میں تمام قیمتی جواہروں سے زیادہ خوبصورت اور فن تراشی کا نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ اور اسی لئے دنیا کے بڑے بڑے نوادرات اسی سنگِ سیم کے ہیں۔ یہ پتھر نہ صرف زیبائش بلکہ نوادرات کے لئے بھی بہت موزوں اور اچھا سمجھا جاتا ہے۔ پالش کے بعد اس میں قدرتی چمک ہوتی ہے جو آنکھوں کو بہت بھاتی ہے۔

رنگت اور کیمیاوی مرکبات :۔ یہ بے شمار رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ مگر مندرجہ ذیل رنگ مشہور ہیں۔ (۱) سیب کی طرح سبز۔ (۲) زمرد کی طرح سبز۔ (۳) نیلا مائل سبز۔ (۴) بندی دار سبز۔ (۵) چاکلیٹی۔ (۶) نیلا۔ (۷) پیلا۔ (۸) لال۔ (۹) سلیٹی۔ (۱۰) سیاہ۔ (۱۱) نارنجی۔ سبزی مائل سب سے زیادہ ملتا ہے اور اسی رنگ کی مناسبت سے اس کی شہرت ہے۔ گو دوسرے رنگوں میں بھی کچھ شائبہ سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

مرکبات :۔ یہ چار مرکبوں کا مجموعہ ہے۔

سلیکا	SILICA	۵۹ فیصد
المونیم	Almunium	۲۵ فیصد
سوڈا	Soda	۱۵٫۷ فیصد
کروم	Chromium	۳٫ فیصد

ساخت :۔

سختی	HARDNESS	۶٫۵ درجے
وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۳٫۳۳ درجے
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱٫۶۵ درجے

اقسام :۔ یہ دو قسموں میں ملتا ہے۔

۱۔ مشرقی سنگِ سیم	Oriental Jade	یہ سبز رنگ کا ہوتا ہے۔
۲۔ مغربی سنگِ سیم	Nephrite Jade	سبز رنگ کے علاوہ تمام رنگوں والا۔

تاریخی وابستگی -(۱) :- وزیر نظام الملک حسن بن علی نے سیر الملوک میں تحریر کیا ہے کہ سلیمان بن عبدالملک نے ایک روز اپنے دربار میں دعویٰ کیا کہ اس کی سلطنت حضرت سلیمان علیہ السلام سے کسی قیمت کم نہیں اور اس کے پاس وہ تمام چیزیں موجود ہیں جو کسی اور بادشاہ کو نصیب نہیں ہیں۔ جواب میں حاضرین سے ایک شخص نے تردید کرتے ہوئے کہا کہ میرے پاس ایک ایسی چیز موجود ہے جو کسی بھی فرمانروا کے پاس نہیں ہے۔ یہ حجر الیسم تھا جسے بادشاہ نے خرید لیا اور اس شخص کی بات کو مان لیا

۲ - برطانیہ کے لارڈ کلائو کی ایک صراحی جس کی اونچائی ۱۰ انچ موٹائی ۷ انچ ہے یہ حجر الیسم کی بنی ہوئی ہے اور اس پر زمرد اور یاقوت کے نگینوں کی قطاریں جڑی ہوئی ہیں اور جن کے چاروں طرف سونے کی بندشی ہے۔ یہ صراحی اب تک جتنے نوادرات ملے ہیں ان سب میں خوبصورت اور قیمتی شمار کی جاتی ہے یہ صراحی لارڈ کلائو نے سراج الدولہ کے خانوادہ سے حاصل کی تھی۔ یہ صراحی اب البرٹ میوزیم لندن میں ہے۔ اسے لارڈ کلائو شراب پینے کے لئے استعمال کرتا تھا۔

۳ - چین کے چاؤ عہد Chou Dynasty کی ایک طشتری برطانیہ کے عجائب گھر میں ہے۔ جس پر دو شیروں کی تصویریں نقش ہیں جو ½ ۸ انچ کی ہے اور ۵۰۰ ہم قبل از مسیح کی ہے جو ایک اعلیٰ فن کا نمونہ ہے۔

۴ - ایک صراحی نمادوات چن عہد Chin Dynasty کی بھی ہے اور اس پر ۱۶۴۴ء درج ہے۔ بادشاہِ وقت کے استعمال میں رہتی تھی۔ یہ سیب کے رنگ کی سبز ہے۔

۵ - چن عہد کا ایک ٹوکری نما پیالہ سنگِ یسم کا ہے، جس کی اونچائی ½ ۷ انچ ہے جو نقش و نگار سے مزین ہے اور برٹش میوزم میں ہے۔ یہ سنگ تراشی کا بے حد خوبصورت نمونہ ہے۔

۶ - بدھ مت کے زمانے کی ایک بہت بڑی مورتی سنگِ یسم کی تراشی ہوئی ٹوکیو کے عجائب گھر میں ہے اور یہ اپنی مثال آپ ہے۔

۷ - ۲۰۶ قبل مسیح کا ایک کمر زیب (پیٹی) Chau Dynasty کی طرف منسوب ہے یہ سنگِ یسم کی کڑیوں کا بنا ہوا ہے اور جس کی ایک کڑی ۳ ر ۳ انچ ہے اور جس کی کل لمبائی ۴۵ انچ ہے اور اب برٹش میوزم میں ہے۔

طبی خواص :- اس کا پہننا امراض گردہ کے لئے مؤثر علاج ہے۔ پیشاب کی کمی بیشی۔ بچوں کا بستر پر پیشاب کر دینا اور ذیابیطس کے وہ مریض جن کے گردے خراب ہوں۔ ان کے لئے بھی اس کا پہننا مؤثر

اور مکمل علاج ہے۔ اور اگر پیشاب میں ایلبومن ہو تو اس کے پہننے سے کمی ہو جاتی ہے۔ پرانے زمانے میں عام طور پر چالیس سال کی عمر کے بعد اس کا پہننا تمام امراض کے لئے مؤثر علاج سمجھا جاتا تھا اور اسی لئے لوگ پہنتے تھے۔ اس کی انگوٹھی زہر کی نشان دہی کرتی ہے ایسے وقت میں دل بے چین ہونے لگتا ہے اور پرانے زمانے کے لوگ زہر کی شناخت اسی طرح کرتے تھے۔

موافق نگینہ :۔ اس کا ستارہ مشتری ہے۔ جن کا یہ ستارہ پیدائشی زائچہ میں کمزور ہو یا اس کے نحس اثرات سے متاثر ہوں اس کا پہننا مفید ہوگا۔ جن کا برج قوس اور حوت ہو یہ نگینہ ان کو راس آئے گا۔ اگر کسی شخص کو اپنے برج کا علم نہ ہو اور ان کا نام حرف یو۔ یچ۔ بھی۔ ت۔ فا اور د دی۔ دو۔ دا۔ چھا سے شروع ہو اس کا پہننا ان کے لئے مفید رہے۔ جن لوگوں کی تاریخ پیدائش ۲۲ نومبر سے ۲۲ دسمبر اور ۲۰ فروری سے ۲۱ مارچ کے درمیان ہو یہ نگینہ ان کے لئے بے حد مفید ہے۔ علم الاعداد کے لحاظ سے جن کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد کا مجموعہ (۳) ہو اس کا پہننا ان کے لئے مفید ہے۔ اس نگینہ کو اس کے سحری، طبی اور مذہبی وجوہات کی بنا پر مقبولیت حاصل ہے۔

یہ سوئٹزرلینڈ، فرانس، میکسیکو، یونان، مصر، بھارت، نیوزی لینڈ میں پایا جاتا ہے۔ برما میں مائٹ یانا، تبت میں بون تن اور چین میں پایا جاتا ہے۔ جو دنیا کی بہترین قسموں میں شمار کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں امب کے مقام پر پہاڑی انبار میں بہت ہی اعلیٰ قسم کا ملتا ہے۔ گلگت، ہنزہ اور نگر میں بھی پایا جاتا ہے۔ مگر یہ قدرے کم قیمت کا ہوتا ہے۔



SUN STONE

حجر الشمس

اس پتھر کو انگریزی میں سن سٹون Sun Stone، عربی میں حجر الشمس اور سنسکرت میں سوریہ کانت کہتے ہیں۔ اس پتھر کے گرد آفتاب کی طرح روشنی کا ایک حلقہ ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اسے اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ نہ صرف زیبائش بلکہ نوادرات کے لئے بھی بہت موزوں ہے۔ اس پر پالش بہت اچھی آتی ہے۔ قیمت کے لحاظ سے یہ ایک اوسط درجہ کا پتھر ہے۔ اسی وجہ سے یہ ہر عہد میں مقبول

رہتا ہے۔ لوگ اس کو اس کی خصوصیات کی وجہ سے سوغات کے طور پر پیش کرتے ہیں اور عقیدت مندی سے پہنتے ہیں۔

رنگت :۔

یہ پتھر عام طور سے سُرخ اور بھورے رنگ کا زردی مائل ہوتا ہے۔ اس کی سب سے اعلیٰ قسم سنہری مائل سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ یہ بے رنگ بھی ملتا ہے۔

کیمیائی مرکبات :۔

سلیکا	SILICA	۶۸،۷ فیصد
الیمنا	Alumunia	۱۹،۵ "
سوڈا	Soda	۱۱،۸ "

ساخت :۔

سختی	HARDNESS	۶ درجے
وزن مخصوص	Specific Gravity	۲،۵۷ "
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱،۵۲ "

طبّی خواص :۔

اس کی انگوٹھی کا پہننا جنون، خفقان اور بے خوابی کو دُور کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ جذام اور خارش کی بیماریوں میں بھی مفید ہے۔ اگر کسی کی کمر میں درد لاحق ہو تو اس کے استعمال سے درد دُور ہو جاتا ہے۔

سحری خواص :۔

اس کو کمر میں باندھنے سے خوف اور ڈر دُور ہو جاتا ہے۔ محفل میں عزت بڑھتی ہے۔ وفا شعاری پیدا کرتا ہے۔ دل کو سکون بخشتا ہے۔ خوشیوں کو پروان چڑھاتا ہے۔

موافق نگینہ :۔

اس پتھر کا ستارہ شمس اور بُرج اسد ہے۔ اس ستارے یا بُرج سے تعلق رکھنے والے حضرات کو اس کا پہننا راس آئے گا۔ علم الاعداد کے لحاظ سے جن حضرات کے نام کا یا تاریخ پیدائش کے اعداد کا مجموعہ ۱ ہو، یہ ان کے لئے مفید رہے گا۔

یہ پتھر فن لینڈ، ناروے، ہندوستان، روس، امریکہ اور سری لنکا میں بکثرت ملتا ہے۔ پاکستان میں یہ قبائلی علاقہ میں پایا جاتا ہے جو اپنے رنگ وروپ میں یکتا ہے۔



MOON STONE حجر القمر

اس پتھر کو انگریزی میں مون سٹون Moon Stone، عربی میں حجر القمر اور سنسکرت میں چندر کانت کہتے ہیں۔ یونانی زبان میں اس کو ایپروسیس کہتے ہیں جس کے لفظی معنی درخشاں مہتاب کے ہیں۔ یہ پتھر رات کو بہت چمکتا ہے اور اس میں چاند کا عکس نظر آتا ہے۔ یہ عروج ماہ میں زیادہ چمکتا ہے۔ اور زوال ماہ میں اس کی روشنی کم ہو جاتی ہے۔ چاند گرہن میں اس کو دیکھنے سے یہ احساس ہوتا ہے کہ اس میں سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اہل ہنود کا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی محبت کرنے والا اس کو چودھویں رات کی چاندنی میں منہ میں رکھ کر اپنے محبوب کے بارے میں سوچے تو اس کو اپنی محبت کا انجام معلوم ہو جائے گا۔ یہ پتھر اپنی چمک دمک میں بے مثال ہے۔ اس کو دیکھنے سے آنکھوں کو فرحت پہنچتی ہے۔

رنگت :- یہ مندرجہ ذیل رنگوں میں پایا جاتا ہے:-

دودھ کی طرح سفید، بے رنگا، زردی مائل سفید، سفیدی مائل نیلا، سرخی مائل سفید اور بھورا مائل سفید۔ ان سب رنگوں میں سفیدی کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔

کیمیائی مرکبات :-

سلیکا	SILICA	۶۴٫۷ فیصد
ایلومینیم	Aluminium	۱۸٫۴ "
پوٹاشش		۱۶٫۹ "

ساخت :-

سختی	HARDNESS	۶ درجے
وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۲٫۵۶
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱٫۵۱

اقسام :- اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مشہور اقسام مندرجہ ذیل ہیں :-

۱۔ مونشٹ - بیضوی شکل کا سفید رنگ والا۔

۲۔ مذکس :- سرخی مائل سفید رنگ والا۔

۳۔ عمدہ رنگدار :- کھلے رنگ کا۔

۴۔ لالیونین :- اس میں ایک خاص قسم کی چمک ہوتی ہے اور عقاب اس پہ عاشق ہوتا ہے اور اس کے گھونسلے میں پایا جاتا ہے۔

طبی خواص :- صرع، جنون اور خفقان کے لئے مفید ہے۔ کوڑھی شفایاب ہو جاتے ہیں۔ حابس خون ہے۔ بلغمی امراض کا علاج ہے۔ رطوبت کو خشک کرتا ہے۔

سحری خواص :-

کمر میں باندھنے سے قدر و منزلت بڑھتی ہے۔ خوف کا دافع ہے۔ اگر درخت پر باندھیں تو وہ پھل زیادہ دیتا ہے۔ اس سے دماغ میں وجدانی قوت پیدا ہوتی ہے۔ خوش قسمتی لاتا ہے۔ دوستی کو پروان چڑھاتا ہے۔ فراخ دلی، محبت اور شفقت بڑھاتا ہے۔ روزگار کے لئے ذرائع پیدا کرتا ہے۔

موافق نگینہ :-

اس پتھر کا ستارہ قمر ہے۔ جن حضرات کا برج سرطان ہو، یہ ان کو راس آئے گا۔ علم الاعداد کے لحاظ سے جن حضرات کے نام یا تاریخ پیدائش کے اعداد کا مجموعہ ۲ یا ۷ ہو، ان کو اس کا نگینہ پہننا مفید رہے گا۔

دنیا میں سب سے اعلیٰ قسم کا مون سٹون سری لنکا، میکسیکو، ہندوستان، مڈغاسکر، تنزانیہ اور امریکہ میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں بھی اس کے بے شمار ذخائر بلوچستان میں موجود ہیں۔

BLOOD STONE حجر الدم



اس پتھر کو انگریزی میں بلڈ سٹون Blood Stone اور عربی میں حجر الدم کہتے ہیں۔

اس پتھر کا رنگ گہرا سبز ہوتا ہے اور اس پر خون نما دھبے ہوتے ہیں اور اس پہ ہر وقت تازہ خون کا گمان ہوتا ہے۔ اسی مناسبت سے اسے بلڈ سٹون کا نام دیا گیا ہے۔ یہ پتھر حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نام سے

منسوب ہے اور عیسائیوں کا ایمان ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو صلیب پر چڑھایا گیا تو صلیب کے نیچے سے ایک پتھر ملا جس پر ان کے خون کے قطرے گرے ہوئے تھے ۔ حجرالدم کی شکل اسی پتھر کے مانند ہوتی ہے اور اسی مناسبت سے اسے بلڈ سٹون کا نام دیا گیا ہے ۔ اگر اس پتھر کو صاف شفاف پانی میں ڈال کر سورج کی روشنی میں دیکھا جائے تو اس کا عکس ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے خون کے قطرے جو پانی پر تیر رہے ہوں ۔ ماہرین فلکیات کا دعویٰ ہے کہ سورج گرہن اس پتھر میں نظر آجاتا ہے اور اس کے اثرات بھی اس پتھر پر ظاہر ہو جاتے ہیں ۔ یہ پتھر ایک مذہبی پتھر شمار کیا جاتا ہے اور خاص طور پر عیسائی اس پتھر کی صلیب بنا کر پہنتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے مجسمے اس پتھر سے خاص طور پر بنائے جاتے ہیں ۔

رنگ اور کیمیاوی مرکبات :۔

یہ پتھر گہرے سبز رنگ اور خون کی بُندکیوں والا ہوتا ہے اور اگر اس پتھر کو ضرورت سے زیادہ آنچ دی جائے تو سبز رنگ سلیٹی رنگ میں اور بندیاں سیاہ رنگ میں تبدیل ہو جاتی ہیں ۔

کیمیاوی مرکبات :۔

سلیکا	SILICA	۴۵ فیصد
آکسیجن	Oxygen	۵۴٫۸ "
ٹٹینیم	Titanium	۰٫۲ "

ساخت :۔

وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۲٫۷۵ درجے
سختی	HARDNESS	۷ "
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱٫۵ "
پگھلاؤ کا درجہ	MELTING POINT	۱۵۰۰ "

طبی خواص :۔

معدے کو تقویت پہنچاتا ہے ۔ اس میں بہتے خون کو روکنے کی صلاحیت ہوتی ہے ۔ آنکھوں کی بینائی کو تیز کرتا ہے ۔ دورانِ خون کو معمول میں لاتا ہے ۔ خون کو پتلا کرتا ہے اور اس کو منجمد ہونے سے روکتا ہے ۔

سحری خواص :۔

یہ پہننے والے کو ہمت اور دلیری بخشتا ہے۔ فوجیوں کے لئے خوش بختی لاتا ہے۔ حادثات سے محفوظ رکھتا ہے۔ محبت میں کامیابی، میدان میں جرأت، شکست اور درماندگی سے دُور رکھتا ہے۔ بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے اس پتھر پر نقش کندہ کروا کر پہنتے ہیں۔

موافق نگینہ :۔

اس پتھر کا ستارہ مریخ ہے۔ وہ حضرات جن کا تعلق اس ستارے سے ہے اگر وہ اس کا نگینہ پہنیں تو یہ ان کو راس آئے گا۔ بُرج حمل اور عقرب سے متعلق حضرات کے لئے یہ فائدہ مند ہے۔ یہ عطارد کے نحس اثرات کو دُور کرتا ہے۔ علم الاعداد کے حساب سے جن افراد کے نام یا تاریخ پیدائش کے اعداد 9 ہوں ان کے لئے باعثِ برکت ہے۔

دنیا میں حجر الدم ہندوستان، افریقہ، برازیل اور مصر میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں اس کے بہت بڑے ذخائر بلوچستان میں موجود ہیں۔ مگر ابھی تک ان کی کان کنی کی طرف توجہ نہیں کی گئی ہے۔



دُرِ نجف

یہ پتھر خصوصی طور پر عراق کی سرزمین نجف اشرف میں پایا جاتا ہے۔ اس سرزمین کو یہ پتھر پیدا کرنے کا شرف حاصل ہے۔ عظمت کے لحاظ سے دُنیا کا کوئی پتھر اس کے ہم پلہ نہیں ہے۔ لیکن قادرِ مطلق نے اس کی پیداوار اس قدر رکھی ہے کہ یہ ہر خاص و عام کی بساط میں ہے۔ ویسے بھی صفوان جمال کا قول ہے کہ یہ پتھر اگر قرب روضہ سے نہ بھی ملے اور شہر کے کسی اور جگہ سے یہ دستیاب ہو تو اسے بھی اپنی ضرورت کے لئے اٹھا لے بشرطیکہ یہ تجارتی مقاصد کے لئے نہ ہو۔ یہ پتھر زیرِ زمین ملتا ہے جو ایک خوبصورت، خوش رنگ پتھر ہے۔ اور بافضیلت ہے۔ لوگ اسے سوغات کے طور پر پیش کرتے ہیں اور عقیدت مندی سے رکھتے ہیں۔

رنگت :۔ یہ پتھر سفید دودھیا رنگ کا بہت چمکدار ہوتا ہے۔ گاہ اس کی رنگت میں گلابی اور نیلگوں جھلک آجاتی ہے۔ جو برائے نام ہوتی ہے۔

ساخت :-

سختی	HARDNESS	۶٫۳۵ درجے
وزن مخصوص	Specific Gravity	۲٫۴۶ درجے
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱٫۵۵ درجے

اقسام :- (۱) - درنجف بری - (۲) درنجف بحری - اس قسم کے پتھر کی چمک نسبتاً کم ہوتی ہے -

تاریخی وابستگی :- (۱) - مشہور ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کے پاس اس پتھر کے نگینے کی انگوٹھی رہتی تھی - جسے آپ بہت عزیز رکھتے تھے اور اسے باعثِ برکت تصوّر کرتے تھے -

۲ - روایت ہے کہ حضرت مفضل بن عمر ایک دن درنجف کی انگوٹھی پہنے ہوئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس گئے تو آپ نے حضرت مفضل بن عمر کو بتایا کہ یہ نگینہ ہر شخص کے لئے درد چشم کا علاج ہے -

۳ - حضرت ابوطاہر نے فرمایا کہ حضرت امام حسن عسکری رحمتہ اللہ علیہ نے تصدیق کی کہ درنجف کی انگوٹھی پر نظر رکھنا با برکت ہے -

موافق نگینہ :- اس پتھر کا تعلق قمر سے ہے - جن حضرات کا یہ ستارہ پیدائش کے زائچہ میں کم قوت والا ہو ان کو راس آئے گا - برج سرطان والے فرد کو قمر کے نحس اثرات سے بچنے کے لئے اس پتھر کا پہننا مفید ہے - جن اشخاص کے نام ہی، ہو، ڈا - ڈی - ڈو سے شروع ہوں یہ ان کو راس آئے گا - یہ پتھر ذنب اور راس کے نحس اثرات کو زائل کرتا ہے اور پہننے والے کی شخصیت کو اجاگر کرتا ہے - علم الاعداد کی رو سے جن کے نام یا تاریخ پیدائش کے اعداد دو یا سات ہوں، یہ پتھر ان کو موافق آئے گا - الغرض یہ پتھر نحس سیاروں کے اثرات زائل کرنے میں معاون ہے - علم جفر کے ماہر اس پتھر پر مختلف نقوش کندہ کر کے فوائد حاصل کرتے ہیں - یہ اپنے نام کی مناسبت سے نجف کے قریب پایا جاتا ہے -



8

CHRYSOPRASE



سنگِ ستارہ

اس پتھر کو انگریزی میں چراُلسو پریس Chrysoprase ہندی میں سونارنگی اور اُردو میں سنگِ ستارہ کہتے ہیں۔ یونانی زبان میں چراُلسو کے معنی سونے کے ہیں اور اسی مناسبت سے اسے ہندی اور سنسکرت میں سونارنگی کہتے ہیں۔ یہ بھورے اور براؤن رنگ کا خوشنما اور چمکدار پتھر ہے۔ اس میں چھوٹے چھوٹے سنہری داغ ہوتے ہیں جو ستاروں کی طرح چمکتے ہیں، اسی لئے اس کو سنگِ ستارہ کہتے ہیں۔

اس کے تمام رنگوں میں سنہری رنگت کی جھلک ملتی ہے جو اس کی خوبصورتی کو دوبالا کر دیتی ہے۔ گرمی اور دھوپ اس کی رنگت کو خراب کر دیتی ہے۔ پرانے زمانے میں اس کو مہریں، چھتریوں کے دستے، ڈبیہ اور دیگر اشیاء کے بنانے میں کام میں لاتے تھے۔ کچھ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اس کا سنہری رنگ معرفت پیدا کرتا ہے۔ دُنیا کا سب سے اعلیٰ سنگِ ستارہ برطانیہ کے عجائب گھر میں ہے۔ اس کا وزن ۲/۱-۴۴۳ قیراط ہے اور اسے سری لنکا سے حاصل کیا گیا تھا۔ یہ نگینہ اپنے رنگ روپ، چمک اور ساخت کے لحاظ سے لاثانی ہے۔

رنگت:۔

یہ پتھر سُرخ، گہرا سبز، زردی مائل سبز، زرد سبزی مائل، نیلا، بھورا اور زردی مائل بھورے رنگوں میں ملتا ہے۔ ان سب رنگوں میں سنہرے پن کی جھلک ملتی ہے۔ بھورے رنگ کا پتھر بکثرت پایا جاتا ہے۔

کیمیائی مرکبات:۔

میگنیشیم	Magnesium	۱،۳۴ فیصد
لوہا	Iron	۱۲،۶۹ //
سیلیکا	SILICA	۴۴،۰ //

ساخت:۔

سختی	HARDNESS	۵،۶ درجے

وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۳ ، ۶۳
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱ ، ۶۵

موافق نگینہ :-

اس پتھر کا ستارہ زحل ہے اور اس کا تعلق برج دلو اور جدی سے ہے۔ جن افراد کا تعلق اس ستارہ یا بروج سے ہو، یہ ان کو راس آئے گا۔ علم الاعداد کے حساب سے اس پتھر کے اعداد ۸ ہیں اور اسی مطابقت سے اس کو پہننا چاہیئے۔

سب سے اعلیٰ قسم کا پتھر جاپان میں ملتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ سری لنکا، امریکہ، برازیل، ہندوستان اور روس میں بھی ملتا ہے۔



مشرقی زبرجد CHRSOBERYL

اس پتھر کو انگریزی زبان میں چرانسو بیرل Chrsoberyl ہندی اور سنسکرت میں کارکتیک اور اردو میں مشرقی زبرجد کہتے ہیں۔ یہ چمکدار روغنی اور بلوری قسم کا پتھر ہے۔ یہ قیمت کے لحاظ سے پکھراج کا ہم پلہ ہے۔ اس پر کوئی تیزاب اثر نہیں کرتا۔ یہ عام طور سے زمرد کی کانوں کے پاس سے نکالا جاتا ہے۔ یہ بہت سے خوشنما رنگوں میں ملتا ہے۔ اس کو زیورات میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

رنگت :-

یہ عام طور سے سبز، گیاہی، زردی مائل سبز، سرخی مائل سبز اور سفیدی مائل سبز رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ کبھی کبھی بے رنگا بھی ملتا ہے۔ یہ پتھر مصنوعی روشنی میں سبزی مائل سے تبدیل ہوکر سرخ نظر آنے لگتا ہے۔

کیمیائی مرکبات :-

بیرلیم	Beryllium	۱۹،۶ فیصد
المونیم	Almunium	۸۰،۰ "
کردم	[illegible]	۰،۴ "

ساخت :-

سختی	HARDNESS	۸,۵ درجے
وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۳,۷۵ "
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱,۸ "

موافق نگینہ :-

اس پتھر کا ستارہ مشتری ہے اور اس کا تعلق برج قوس اور حوت سے ہے۔ جن حضرات کا اس ستارے یا ان برجوں سے تعلق ہو، یہ اُن کو راس آئے گا۔ اس کے پہننے سے مالی فائدے ہوتے ہیں۔

یہ پتھر پاکستان، ہندوستان، برازیل، سری لنکا اور مڈغاسکر میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں اس کے بہت بڑے ذخائر سوات، گلگت، ہنزہ، چترال اور امب میں ہیں۔



دہانۂ فرنگ

Kidney Stone

اس پتھر کو انگریزی میں کڈنی سٹون Kidney Stone فارسی میں انگار فرنگی یا انگار معدنی اور عربی میں فرنجح کہتے ہیں۔ یہ ایک خوشنما پتھر ہوتا ہے اور عام طور پر برکت کے لئے اسے پہنا جاتا ہے۔ یہ پتھر زیبائشی اور آرائشی طور پر بھی استعمال میں لایا جاتا ہے۔ کسی زمانہ میں اسے پوجا جاتا تھا۔ کیونکہ یہ پتھر بہت سی بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ یہ پتھر صنعتی میدان میں بھی کام آتا ہے اور اس سے رنگ بنائے جاتے ہیں۔

رنگ اور کیمیاوی اجزا :- یہ پتھر سونے، چاندی، تانبہ اور لوہے کی کانوں سے نکالا جاتا ہے۔ اور اسی لحاظ سے جس کان سے نکالا جائے اسی دھات کا رنگ اپنا لیتا ہے۔

ساخت :-

سختی	HARDNESS	۳,۵ درجے
وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITX	۴ درجے
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱,۷ درجے

طبی خواص :- اکثر خواص اس کے طبی ہیں یعنی یہ طبی ضروریات میں بہت استعمال کیا جاتا ہے۔ دہانۂ فرنگ (سونے یا چاندی کی کس کا) درد گردہ۔ حوالہ گردہ اور پتے کی درد میں بہت مفید ہے۔

پیشاب کی سوزش یا جلن کا بھی موثر علاج ہے۔ یہ پیشاب کی کمی یا بیشی کو ٹھیک کرتا ہے اور جملہ امراضِ مثانہ کے لئے دوائے اکسیر ہے۔ اکثر زہروں کے لئے تریاق ہے۔

دہانہ فرنگ (تانبے کی کس کا) اگر کسی نے افیون زیادہ مقدار میں کھالی ہو تو اسے لیموں میں گھس کر کھلانے سے افیون کا زہر دفع ہو جاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ آنکھ کی پتلی پر سفیدی آجائے تو اس پتھر کو انتہائی باریک کر کے سرمے کے طور پر استعمال کرنے سے مرض دور ہو جاتا ہے۔ انگوٹھی کا نگینہ اس طرح بنایا جائے کہ یہ پتھر انگلی کو چھوتا رہے۔ نگینے کی بڑائی یا چھوٹائی کی کوئی قید نہیں ہے۔

سحری خواص:۔ اس کا پہننا زندگی کی خوشگواری ہے۔ ناپاک خیالات سے مبرا رکھتا ہے۔ بے قراری، بے وفائی اور غیر مطمئن حالات کو ٹھیک کرتا ہے۔ شادی مبارک ہوتی ہے۔

موافق نگینہ:۔ اس کا ستارہ قمر ہے اور برج سرطان ہے اور جو حضرات اس ستارے اور برج کے حامل ہوں ان کے لئے باعثِ برکت و افتخار ہے اور جن حضرات کو اپنے برج اور ستارے کا علم نہ ہو اور ان کے نام ہی۔ ہو۔ ڈا۔ ڈی۔ ڈو سے شروع ہوں یہ ان کو راس آتا ہے۔ علم الاعداد کے لحاظ سے جن کے نام یا تاریخ پیدائش کے اعداد دو یا سات ہوں یہ ان کو موافق آتا ہے۔ یہ راس اور ذنب کے نحس اثرات کو دور کرتا ہے۔

میکسیکو میں سب سے اعلیٰ قسم ملتی ہے۔ ایران اور عراق درجہ دوئم کے حامل ہیں۔ ہندوستان روس اور سری لنکا کا نمبر بعد میں ہے۔



مونازائیٹ MONAZITE

اس پتھر کو انگریزی میں مونازائیٹ Monazite کہتے ہیں اور اسی نام سے ہر زبان میں مشہور ہے۔ یہ بلوری خوبصورت، روغنی پتھر ہے جو چمک میں بہت مشہور ہے اور زیبائش کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ یہ مختلف خوشنما رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ پتھر صنعتی میدان میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ تھوریم Thorium اسی پتھر سے نکالا جاتا ہے جو کہ ویلڈنگ اور سرچ لائٹ (فوجی مقاصد کے لئے) اور خاص قسم کے شیشے، رنگ اور کیمیاوی ادویات بنانے کے کام آتا ہے۔ یہ بڑے بڑے

حجم میں (ایک مہترنگ) کا پایا جاتا ہے اور جس جگہ ڈالومائٹ کا پتھر ہوتا ہے اس کے نزدیک اس کے امکانات ہوتے ہیں۔ قیمت کے لحاظ سے کم قیمت کا پتھر ہے۔ تاہم آب و تاب اور خوشنمائی میں کچھ کم نہیں۔

رنگت :۔

رنگت میں زردی مائل سرخ، چاکلیٹی، سرخ اور کبھی کبھی سرخی مائل سبز ہوتا ہے۔ یہ تمام رنگ سرخی مائل ضرور ہوتے ہیں اور جب یہ پتھر بہت زیادہ تیز آنچ پر گرم کیا جائے تو سلیٹی ہو جاتا ہے۔

کیمیائی مرکبات :۔

سیریانائٹ	Cerianite	۶۸ فیصد
سلیکا	SILICA	۲۶ 〃
تھوریم	Thorium	۶ 〃

ساخت :۔

سختی	HARDNESS	۵٫۵ درجے
وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۵٫۴ 〃
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱٫۷۸ 〃

یہ پتھر اپنے حجم کے لحاظ سے بہت بھاری ہوتا ہے اور نمک کے تیزاب میں تحلیل ہو جاتا ہے۔

سحری خواص :۔

خود مختاری لاتا ہے۔ اس کے پہننے سے جرأت، جوش، طاقت، شجاعت اور مشکلات پر قابو پانے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ خوف، جھگڑے اور حادثات سے محفوظ رکھتا ہے۔ گرم مزاجی اور جلد بازی دور کرتا ہے۔ ذہنی عدم توازن کی وجہ سے جو نقصانات ہوتے ہیں ان سے محفوظ رکھتا ہے۔

موافق نگینہ :۔ اس پتھر کا تعلق مریخ سے ہے۔ علم نجوم کے لحاظ سے جن حضرات کا یہ ستارہ زائچہ پیدائش میں کمزور ہو ان کو یہ راس آئے گا۔ برج حمل اور سرطان سے متعلق افراد کو یہ بے پناہ فائدہ دے گا۔ علم الاعداد کی رو سے جن حضرات کے نام یا تاریخ پیدائش کے اعداد ۹ ہوں ان کے لئے اس کا پہننا مفید ہے۔

دنیا میں اعلیٰ قسم کا مونازائیٹ برازیل اور مڈغاسکر میں پایا جاتا ہے۔





کہربا AMBER

اس پتھر کو انگریزی میں امبر Amber ۔ فارسی میں کہربا ۔ ہندی میں امبر اور عربی زبان میں عنبر کہتے ہیں۔ یہ بہت خوشنما اور دلکش پتھر ہے اس کا استعمال ۱۲۰۰ قبل از مسیح سے ہوتا آیا ہے۔ سولہویں صدی عیسوی میں اس پتھر کو بہت مقبولیت حاصل تھی اور یورپ میں اس کا رواج ۹۰۰ قبل از مسیح سے شروع ہوا۔ اہل روم کے نزدیک اس کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ وہ اسے بڑی عقیدت مندی سے استعمال کرتے تھے۔ اس پتھر کے بارے میں ایک کہانی ہے کہ ۔

Eridanus

پھیتن نامی پرندے پر بجلی گری اور مر گیا اور اس کی جدائی میں اس کی بہنیں دریائے ایریڈانس کے کنارے آنسو بہاتی رہیں۔ ان ہی آنسوؤں کو یونانی زبان میں Electrun کہتے ہیں اور انھیں کو امبر کہا گیا اور اسی مناسبت سے اسے عربی زبان میں عنبر کہتے ہیں۔ یہ اس پتھر کی چمک سے منسوب ہے۔ یہ پتھر زیورات، نوادرات اور خوبصورت ظروف میں استعمال ہوتا ہے۔

رنگت اور کیمیاوی مرکبات :۔ یہ پتھر بے شمار رنگوں میں ملتا ہے لیکن نمایاں طور پر چار رنگوں میں پایا جاتا ہے۔

(۱) نارنجی ۔ (۲) خوشنما نیز ہلکا پیلا ۔ (۳) گہرا زرد اور (۴) سنہری مائل ، مگر نارنجی رنگ کی جھلک تمام رنگوں میں ہوتی ہے اور انگریزی زبان کا ایک مقولہ ہے کہ Amber darkens with ages یعنی یہ پتھر وقت کے ساتھ ساتھ رنگ میں نمایاں خوشنمائی اور گہرائی حاصل کرتا رہتا ہے۔ اور کبھی پھیکا نہیں پڑتا۔

مرکبات :۔

کاربن	Carbon	۷۵ فیصد
ہائیڈروجن	Hydrogen	۱۰٫۵ فیصد
آکسیجن	Oxygen	۱۰٫۵ فیصد
سوسینگ ایسڈ	Succinic Acid	۰٫۴ فیصد

اس میں کبھی کبھی گندھک کے ذرات بھی پائے جاتے ہیں اور اس کے مرکبات میں کبھی کبھار کمی بیشی بھی ہوتی ہے جو معمولی ہوتی ہے۔ یہ ہیرے کے بعد صرف اکیلا پتھر ہے جس میں کاربن کا عنصر اتنی مناسبت سے پایا جاتا ہے اور اسی وجہ سے طبی لحاظ سے ہیرے کی سی صفت کا حامل ہوتا ہے۔

ساخت :-

سختی	HARDNESS	۲ , ۵ درجے
وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۱ , ۱۱ درجے
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱ , ۵۴ درجے
درجۂ پگھلاؤ	MELTING POINT	۳۵۰ سینٹی گریڈ

وزن میں یہ پانی سے قدرے بھاری ہوتا ہے اور سختی کے کم ہونے کی وجہ سے اس پر کسی سخت پتھر یا دھات سے نشان پڑ جاتا ہے۔

اقسام :- (۱)۔ بالٹک کہربا Baltic Amber یہ روسی علاقہ بالٹک سے نکلتا ہے اور اسی نسبت سے اس کا یہ نام پڑا ہے۔ یہ قسم میں اعلیٰ شمار ہوتا ہے اس کا رنگ زرد بلوری ہوتا ہے۔

(۲)۔ Sicilian Amber یہ سسلی سے ملتا ہے۔ رنگ کا بھورا، لال اور گہرے کالا ہوتا ہے۔

(۳)۔ Romanian Amber یہ رومانیہ کی پیداوار ہے۔ مگر یہ چٹخا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے چھوٹے ٹکڑوں کے برتن اور نگینے بنتے ہیں۔ جو پالش کے لئے بے حد موزوں ہوتے ہیں

(۴)۔ Burmese Amber برما کا بھورے رنگ کا پتھر ہے جس میں دھاریاں نمایاں ہوتی ہیں۔

شناخت :- (۱)۔ اس پتھر کو رگڑ کر (کپڑے یا ہاتھ سے) اگر کاغذ کے ٹکڑوں کے پاس لایا جائے تو مقناطیسی طاقت کا مظاہرہ ہوگا۔ یہ عمل اور بھی دوسری چیزوں میں ہوتا ہے جیسے شیشہ وغیرہ۔ مگر کہربا میں یہ عمل بہت ہی نمایاں ہوتا ہے۔

(۲)۔ اگر اس پتھر کو بہت تیز آنچ پر گرم کیا جائے تو یہ پھول جاتا ہے (نمایاں طور پر)۔

تاریخی وابستگی :- (۱)۔ اس پتھر کا ذکر اکثر انجیل مقدس میں بطور ایک خوبصورت پتھر کے آیا ہے۔ جس سے اس کی اہمیت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

(۲)۔ محکمہ آثار قدیمہ نے بمقام فیزیرائن Fezerine کھدائی کی تو ۱۱۳ قبروں میں سے ۱۳۰۰ عنبر کے موتی تراشی شدہ حالت میں پائے گئے۔ یہ موتی فن تراشی کے نادر نمونے تصور کئے جاتے ہیں۔

(۳)۔ برطانیہ کے قومی عجائب خانہ میں ایک ہار موجود ہے جو کہ اسی پتھر کا بنا ہوا ہے۔ اور اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ دھات کے زمانے کا ہے۔ ارسطو، افلاطون اور دیگر مفکروں نے اپنی کتابوں میں اس پتھر کی فضیلت کے بارے میں نمایاں طور پر لکھا ہے۔

(۴) - ماسکو کے عجائب گھر میں اس پتھر کے نوادرات منقش موجود ہیں۔ اور فن نقاشی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

طبیّ خواص :۔ دل و دماغ اور جگر کو طاقت بخشتا ہے۔ حرارت عزیزی کو معمول پر رکھتا ہے۔ غشی اور عام جسمانی کمزوری کو دُور کرتا ہے اور اگر جسم کے کسی حصّے سے خون نکل جائے تو عرق عنبر کا استعمال بیحد مفید ہے۔ اگر گردوں کی کمزوری کی وجہ سے کسی کو درد کمر لاحق ہو تو اس کا استعمال یقینی فائدہ کا حامل ہے۔ مردانہ قوت کو بڑھاتا ہے۔ پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ میں غیر معمولی طاقت بخشتا ہے۔ عقل اور ذہن کو بڑھاتا ہے۔ اعصاب کی تھکاوٹ اس سے دُور ہوتی ہے۔ اس کو گلے میں ڈالنے سے بچوں کے دانت آسانی سے نکلتے ہیں اور اس کی وجہ سے بیماریاں نہیں ہوتیں۔ ورم ناسور کے لئے شافی ہے اور قے کے لئے بھی اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔

(۱) درد ریح - (۲) امراض رحم - (۳) سرطان - تینوں امراض کے لئے بے حد مفید ہے۔

(۱) - درد ریح - اس کا کشتہ استعمال کرنے سے کتنا ہی پرانا اور سخت درد ہو ایک ہفتے کی خوراک سے دُور ہو جاتا ہے۔

(۲) - بانجھ پن اور دائٹرا کی مریضوں کے لئے اس کا استعمال بے حد مفید ہے۔ بیمار خواتین کے لئے بحالت کمزوریِ رحم، حمل کا گرنا، بچے کمزور پیدا ہونا اور زمانہ شیر خوری میں بیمار ہو کر مرجانا - یا کمزوری رحم میں استرخاہی یعنی نیچے لٹک جانے کی کیفیت پیدا ہو جائے تو اس کا استعمال بے حد مفید ہے۔ اس کے استعمال سے متذکرہ بالا امراض سے چھٹکارا حاصل ہو جاتا ہے۔ اور ولادت پوری طرح صحت مندی کے ساتھ ہوتی ہے۔

(۳) - پرانے زمانے میں خصوصاً ملک ترکستان میں جب جانوروں خصوصاً گھوڑوں کو سرطان Cancer کی بیماری ہو جاتی تھی تو اسی پتھر کے مختلف مرکبات سے ان کا علاج کیا جاتا تھا جو بے حد مفید ہوتا تھا۔ یہ علاج انسان کے لئے بھی موزوں تھا اور اسی مناسبت سے اہل ترکی (ترکستان) کے یہاں وہ حقّہ جس کی نڑی عنبر کی بنی ہوئی ہو بلا چھوت چھات ہر شخص استعمال کرتا ہے اور ان کا یہ خیال ہے کہ عنبر کا استعمال جراثیم کو پھیلنے سے روکتا ہے۔ یہاں تک کہ زمانہ حال میں بھی تسلیم کیا جاتا ہے کہ کہربا کا استعمال کینسر کے پھوڑے کو مزید پھیلنے سے روکتا ہے۔ یعنی اگر کینسر کا مکمل علاج نہیں تو اس کا پھیلاؤ قطعی طور پر بند ہو جاتا ہے۔ یہ نسخہ

طب شرقیہ میں افضل ترین ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ اس طرف اطبا کی توجہ کم ہوگئی ہے حالانکہ انگریزی طب جدید کے طریقۂ علاج میں کینسر کو اب تک لاعلاج مانا گیا ہے۔ جبکہ کہربا کا استعمال سو فیصد مؤثر اور مجرب ہے۔

سحری خواص:۔ اس کو گلے میں پہننے سے جادو، سحر اور کسی قسم کے ٹونے ٹوٹکے کا اثر نہیں ہوتا۔ شیطان کو شیطانیت پر راغب کرنے سے روکتا ہے اور روحانی طاقت کو جلا بخشتا ہے۔ دلی مرادیں بر آتی ہیں۔ اس کا پہننا باعث عزت و برکت ہے۔ بلند ہمتی، اعلیٰ ظرفی، خودداری بڑھاتا ہے اور کینہ پروری، نمائش مطلق العنانی اور ظلم سے روکتا ہے۔

موافق نگینہ:۔ اس پتھر کا ستارہ شمس ہے اور راس اسد ہے۔ جن حضرات کا یہ ستارہ پیدائش کے زائچہ میں کمزور ہو ان کے لئے باعث برکت ہے۔ جن کی راس اسد ہے ان کے لئے مفید ہے۔ اگر ان کو اپنی راس کا علم نہ ہو مگر ان کا نام۔ ما۔ می۔ مے۔ م۔ ٹا۔ ٹ۔ ٹو سے شروع ہو تو یہ ان کو راس آئے گا۔ یہ پتھر زحل کے نحس اثرات کو بھی زائل کرتا ہے۔ یونانی حساب کے مطابق جو حضرات برج اسد میں پیدا ہوں یہ ان کا بر تھ سٹون ہے۔ یہ حضرات عام زندگی میں دھوکہ کھاتے ہیں یہ پتھر ایسے تمام حالات میں معاون ہے۔ علم الاعداد کے مطابق جن کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد ۱ اور ۴ ہیں یہ ان کو راس آئے گا۔ اس پتھر کو خاص طور پر طبی خواص کی وجہ سے پہنتے ہیں۔

دنیا میں سب سے اعلیٰ قسم کے کہربا کے ذخائر چین میں موجود ہیں۔ یہ روس، سسلی، رومانیہ اور برما میں بھی پایا جاتا ہے اور اس کی کچھ اقسام اپنی مخصوص جگہوں کے نام سے منسوب ہیں۔ اس کے علاوہ تبت میں بھی پایا جاتا ہے۔ مصر اور سری لنکا میں اس کی کان کئی کئی صدیوں سے جاری ہے۔ پاکستان میں یہ پتھر چترال، دیر، امب اور سوات میں پایا جاتا ہے۔ جو رنگت اور خوبیوں کا حامل ہے۔ لیکن اس کی کان کنی محتاج توجہ ہے۔



حجرالیہود

اس پتھر کو فارسی میں سنگ یہودان اور ہندی میں استوان کہتے ہیں۔ اس کو زیتون بنی اسرائیل اور حجر زیتون بھی کہتے ہیں۔ یہ پتھر چھوٹے اخروٹ یا بڑے بیر کے سائز کا ہوتا ہے۔ یہ پتھر ویسے تو دیکھنے میں ایک عام پتھر نظر آتا ہے لیکن تراش (اوپر کا چھلکا اتارنے کے بعد) سے نہایت خوبصورت

اور چمکدار نگینہ نکلتا ہے۔ اس کی شکل نہایت دلکش، مومی اور موتی نما چمکدار ہوتی ہے۔ خاص طور پر اہل لبنان اسے پہنتے ہیں اور اس کی طبّی خصوصیات کی وجہ سے زمانہ قدیم سے آج تک لوگ اس کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور استعمال میں لاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اگر اس پتھر کے چند ٹکڑے کسی جگہ رکھ دیئے جائیں تو کچھ مدت کے بعد ان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس پتھر کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ کسی وقت ایک بیر کے درخت پر بیر کے پھل کی صورت میں تھے جبکہ ایک بزرگ جو اس درخت کے باغ کے پاس سے گزر رہے تھے، خواہش کے طور پر انھوں نے چند بیر اٹھا کر کھا لئے۔ صاحب باغ نے ناگوار خاطر ہو کر اس بزرگ کو طعنہ دیا کہ پرایا مال کنکر پتھر سمجھتے ہوئے کھا رہے ہو۔ اس پر بزرگ راہگیر نے بددعا کی کہ اے اللہ" اب یہ بیر پتھر بنا دے"۔ اس وقت سے اس سرزمین پر یہ پتھر حجر الیہود کے نام سے پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس باغ کا مالک اہل یہود میں سے تھا۔

رنگت :-

اس پتھر کا رنگ سبز موتی ہوتا ہے جس پر مختلف قسم کے رنگوں کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ یہ اس رنگ کے علاوہ سفید اور سرخ رنگ میں بھی دستیاب ہوتا ہے۔

ساخت :-

سختی	HARDNESS	۷ درجے
وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۲،۹ "
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱،۵۱ "

اقسام :-

۱- مذکر - یہ پتھر سفیدی مائل ہوتا ہے۔ لیکن رنگت میں قسم اوّل یعنی سبز ہوتا ہے۔ اور یہ مردوں کے لئے مخصوص ہے۔

۲- مادہ - یہ پتھر سرخ رنگ کی آمیزش رکھتا ہے اور عورتوں کے لئے مخصوص ہے۔

طبّی خواص :-

گردے کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر کے نکالتا ہے اور اس کی مزید پیدائش کو روکتا ہے۔ مثانے کے جمے ہوئے خون کو خارج کرتا ہے۔ پیشاب کثرت سے لاتا ہے اور مثانے کو طاقتور بناتا ہے۔ یہ مثانے

کے اندرونی زخم یا چوٹ کے لئے بے حد مفید ہے ۔ داد اور زخم پر اس کو شہد میں گھس کر لگانے سے آرام آجاتا ہے ۔ اگر کسی کی پلکوں (آنکھ کی) کے بال گر گئے ہوں تو چمگادڑ کے خون میں گھس کر پلکوں پر لگانے سے بال اُگ آتے ہیں ۔ کچھ حکماء اس کے کُشتے کو سونے کے کُشتے میں ملاکر ذیابیطس کے مریضوں کو دیتے ہیں جو کامیاب علاج ہے ۔

موافق نگینہ :۔

حجرالیہود کا ستارہ مشتری ہے ۔ برج قوس اور حوت سے متعلق حضرات اس کو پہن کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں ۔ علم الاعداد کے مطابق جن افراد کی تاریخ پیدائش یا نام کے اعداد ۳ ہوں ان کو اس کا نگینہ راس آئے گا ۔ یونانی حساب سے جو حضرات ۲۰ / فروری سے ۲۱ / مارچ یا ۲۰ / نومبر سے ۲۱ / دسمبر کے درمیان پیدا ہوئے ہوں ان کے لئے اس کا پہننا مفید ہے ۔ یہ پتھر عام طور سے طبی خواص کی وجہ سے پہنا جاتا ہے ۔

یہ پتھر مصر ، یمن ، ہندوستان ، عراق ، ایران ، سری لنکا اور پاکستان میں بکثرت پایا جاتا ہے ۔



CARNELINE

رودراکھ

اس پتھر کو انگریزی میں کارنیلائن Carneline عربی میں سارد اور سنسکرت میں رودراکھ کہتے ہیں ۔ یہ پتھر عقیق کی ایک قسم ہے اور بہت سے خوشنما رنگوں میں پایا جاتا ہے ، اور خصوصی صفات رکھتا ہے ۔ کچھ لوگ اسے زیبائش کے لئے انگوٹھی میں نگینے کے طور پر استعمال کرتے ہیں ۔ پرانے زمانے میں شاہی مُہریں اسی پتھر سے بنتی تھیں جو صفات کے طور پر گرم لاکھ میں دبانے سے صحیح نشان دیتی ہیں اور بالکل صاف چھوٹ جاتی ہیں ۔ یہ پتھر مجسمہ سازی کے لئے موزوں ہے ۔ ترک و عرب لوگ لوح اور طلسم اس پر کندہ کرتے ہیں اور عقیدے کے طور پر اسے بالکل کامیاب سمجھتے ہیں ۔ یہ اعلیٰ قسم کی پالش قبول کرتا ہے کیونکہ اس کا ریشہ نہایت باریک ہوتا ہے ۔

رنگ اور کیمیاوی مرکبات :۔

لال، نسواری اور زرد رنگ مشہور رنگوں میں سے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ گلابی، سفید، سیاہ اور نیلگوں رنگوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ ان تمام رنگوں میں زردی کی جھلک ملتی ہے۔ اور گرمی پہنچنے پر یہ تمام رنگ تیز ہو جاتے ہیں۔

اس میں تین اجزا پائے جاتے ہیں۔

سلیکا	SILICA	۸۰ فیصد	
لوہا	Iron Oxide	۳	〃
المونیم	Almunium	۱۷	〃

ساخت :۔

سختی	HARDNESS	۷ درجے	
وزن مخصوص	Specific Gravity	۲٫۶۵	〃
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱٫۵۳	〃

اقسام :۔ جوہری حضرات اسے پانچ اقسام میں منقسم کرتے ہیں :۔

۱۔ مذکر ۔ گہرے سُرخ رنگ والا۔

۲۔ مؤنث ۔ زردی مائل سُرخ ۔

۳۔ سارو ۔ زردی مائل بھورا ۔

۴۔ سنگِ سلیمانی رود راکھ ۔ جس پر سبز اور سُرخ رنگ کی دھاریاں ہوں ۔

طبی خواص :۔

قوتِ باہ بڑھاتا ہے۔ اسے پہننے سے انسان صحت مند ہوتا ہے۔ یہ زندگی کو طویل کرتا ہے۔ پیس کر پینے سے صرع کو فائدہ بخشتا ہے اور نکسیر بند کرتا ہے۔

سحری خواص :۔

جن بھوت سے محفوظ رکھتا ہے۔ قانونی مقدمات میں فتح نصیب ہوتی ہے۔ جملہ طلسم اور عمل وغیرہ اس پر کندہ کئے جاتے ہیں اور اس مقصد کے لئے اس سے زیادہ موزوں اور کوئی پتھر نہیں۔

موافق نگینہ :۔

رودراکھ کا ستارہ عطارد ہے۔ اس ستارے کے تابع حضرات کو اس کا نگینہ راس آئے گا۔ جن کا تعلق برج سنبلہ اور جوزا سے ہے یہ ان کے لئے مفید ہے۔ علم الاعداد کی رو سے جن کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد ۶ ہوں یہ ان کو راس آئے گا۔

سب سے اچھی قسم کا رودراکھ برازیل، ہندوستان، پاکستان اور سعودی عرب میں پایا جاتا ہے۔



سنگِ حدید SCHORL

اس پتھر کو انگریزی میں اسکورل Schorl ۔ فارسی میں خماہاں۔ عربی میں سلطان مہرہ یا صندل حدیدی کہتے ہیں۔ یہ کالے رنگ کا چمکدار پتھر ہوتا ہے اور اس کی سطح چکنی ہوتی ہے۔ زمانہ دھات سے اس پتھر کو زیورات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق ماہرین کی یہ رائے ہے کہ یہ گارنیٹ (بلیک) کی ایک قسم ہے۔ اس میں فرق صرف لوہے کی آمیزش کی زیادتی سے ہے اور اسی وجہ سے اس کا نام حدید (لوہا) ہے۔ جہاں چونا اور ڈالومائیٹ ملتا ہے وہاں اس کے پائے جانے کے امکانات ہوتے ہیں۔ مذہبی امور اور ماتمی مواقع پر اس کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ پالش کو بہت قبول کرتا ہے اور روشنی میں ایک نمایاں چمک دیتا ہے۔ اس پتھر کے طبّی فوائد کی وجہ سے بھی مقبولیت حاصل ہے۔

رنگت اور کیمیاوی مرکبات :۔ یہ پتھر سیاہی مائل رنگوں میں ملتا ہے۔ یعنی گہرا سیاہ، ہلکا سیاہ اور خاکی سیاہ ہوتا ہے۔ گہرا سیاہ رنگ مقبول ہوتا ہے۔

مرکبات :۔

چونا	Calcium	۳۷٫۳ فیصد
لوہا	Iron	۳۲٫۷ فیصد
سلیکا	SILICA	۳۰٫۰ فیصد

ساخت :۔

سختی	HARDNESS	۷٫۵ درجے
وزن مخصوص	Specific Gravity	۳٫۴ درجے
نکس	REFRACTIVE INDEX	1.52 درجے

اقسام :-

حدید - یہ عام حدید ہے جو کالے رنگ کا ہوتا ہے۔

حدید چینی - یہ چین سے دستیاب ہوتا ہے اور اس کا رنگ گہرا سیاہ اور یہ حد چمکدار ہوتا ہے۔

تاریخی وابستگی :- منقول ہے کہ کوئی شخص جس کو حاکم وقت سے ڈر تھا کہ وہ اسے مروا دے گا تو اس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنا یہ خدشہ ظاہر کیا جس پر آپ نے اس شخص کو ایک انگوٹھی پہننے کی ضرورت پر زور دیا جس کا نگینہ حدید کا ہو اور اس پر کچھ آیات کندہ ہوں۔ شخص مذکور نے دعویٰ کیا کہ اس نے ایسا ہی کیا اور وہ حاکم وقت کے خوف سے محفوظ رہا۔

آقا جعفر مشہدی سے منقول ہے کہ وہ شخص جو اس طرز کی انگوٹھی بنوائے تو اس کے نیچے اپنا نام بمع اپنی والدہ کے نام کے کندہ کروائے یہ بابرکت اور باسعادت ہے۔

حضرت امیر علیہ السلام کی انگوٹھی جو سنگِ حدید کی تھی اور اس پر "العزۃ للہ" کندہ تھا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ انھوں نے پانچ انگوٹھیوں کی تعریف کی ہے جن میں سے ایک سنگِ حدید کی ہے اور بقول آپ کے یہ پتھر بواسیر، ضعفِ معدہ اور سستی کو دُور کرتا ہے۔

منقول ہے کہ نئے شہر میں داخل ہونا اور اس کو پہن کر اہلِ شہر سے ملاقاتی ہونا باعثِ برکت اور کامیابی ہے۔

طبّی خواص :- کمزور عضو پر پیس کر لگانے سے عضو کو طاقت ملتی ہے۔ سوزش اور جسم میں ٹیس پڑنے پر اسے پیس کر کسی بھی جانور کے پَر سے لگانے سے کُلّی طور پر آرام ہوتا ہے۔ آنکھ کی پلکوں کی سوزش پر اس کو پیس کر لگانے سے آرام آجاتا ہے۔ وضع حمل کے موقعہ پر اس کی انگوٹھی پہننا بہتر ہوگا۔ بواسیر اور تمام امراضِ معدہ کے لئے مفید ہے۔

سحری خواص :- اس کے پہننے سے مشکل امور پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ چشمِ بد اور سحر کے اثرات کو ضائع کرتا ہے۔ جنگ و جدل اور ڈر خوف کے موقع پر کامیاب کرتا ہے۔ مستقل مزاجی پیدا کرتا ہے۔ جفاکش بناتا ہے۔ دشمن زیر ہوتا ہے۔ آسیب کا اثر نہیں ہوتا۔ شخصیت کو پُرکشش بناتا ہے۔ محنت کی ترغیب دیتا ہے۔ سچائی اور ایفائے عہد میں معاون ہوتا ہے۔ سُستی اور شرم دُور کرتا ہے۔

موافق نگینہ :۔ اس پتھر کا ستارہ زحل ہے اور برج جدی اور دلو ہے۔ جن کا یہ ستارہ اور برج ہوان کو یہ راس آتا ہے۔ جن حضرات کو اپنے برج یا ستارہ کا علم نہ ہو اور ان کے نام ج۔ جا۔ خ۔ د۔ ظ۔ ز۔ کھی۔ ض۔ گو۔ گ۔ غ۔ س۔ ش۔ ص اور ث سے شروع ہوں ان کے لئے یہ مفید ہے۔

علم الاعداد کے لحاظ سے جن حضرات کے نام یا تاریخ پیدائش کے اعداد آٹھ ہوں، یہ ان کو راس آئے گا۔ یہ شمس، قمر اور مریخ کے نحس اثرات کو دور کرتا ہے۔ چین اور ہندوستان میں سب سے اعلیٰ قسم کا پتھر ملتا ہے اور چین کا پتھر دنیا بھر میں مشہور ہونے کی وجہ سے حدید چینی کے نام سے منسوب ہے۔ پاکستان، سیلون، عراق، ایران، مڈغاسکر، روس، برما، مصر اور برازیل میں بھی پایا جاتا ہے۔



SARDONYX سارڈونکس

اس پتھر کو انگریزی میں سارڈونکس Sardonyx کہتے ہیں اور یہ اسی نام سے مشہور ہے۔ یہ ایک خوبصورت اور خوشنما پتھر ہے اور نقش ونگار و مجسمہ سازی کے کام آتا ہے۔ اس کا تعلق عقیق سے ہے۔ اہل ہنود اس کی مالا پہننا باعثِ برکت سمجھتے ہیں۔ اکثر درویش اور فقرا اس کو پہنتے ہیں۔

رنگت :۔ یہ مندرجہ ذیل رنگوں میں ملتا ہے۔

سُرخ، بھورا، سرخی مائل سفید، سفید دھاریوں والا سرخ اور کبھی کبھی کالا پتھر بھی مل جاتا ہے۔ ہر رنگ میں سرخی کی جھلک نمایاں ہوتی ہے۔

کیمیائی مرکبات :۔

سلیکا	SILICA	۴۶،۷ فیصد
آکسیجن	Oxygen	۵۳،۳ "

ساخت :۔

سختی	HARDNESS	۷ درجے
وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۲،۶۴ "
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱،۵۳ "

طبّی خواص :-

اس پتھر کے مرکبات لوہے کے اوزاروں سے لگے ہوئے زخموں کے لئے مجرب ہیں۔ اس کی ادویات ٹیومر Tumors کے علاج میں اکسیر کا درجہ رکھتی ہیں۔

موافق نگینہ :-

اس پتھر کا ستارہ مریخ ہے اور اس کا تعلق برج حمل اور عقرب سے ہے۔ اس ستارہ یا برج سے تعلق رکھنے والے حضرات کے لئے اس کا نگینہ پہننا مفید ہے۔

یہ پتھر ہندوستان، چین، جرمنی اور امریکہ میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں اس کے بکثرت ذخائر بلوچستان میں پائے جاتے ہیں مگر ان کی کان کنی کی طرف ابھی تک کسی نے توجہ نہیں دی ہے۔



CHALCEDONY

کالسیڈونی

اس پتھر کو انگریزی میں کالسیڈونی Chalcedony کہتے ہیں اور اسی نام سے تمام زبانوں میں مشہور ہے۔ یہ ایک عقیق کی قسم کا پتھر ہے جو زیورات، چاقوؤں کے دستوں، گھریلو دستکاریوں کے بنانے میں کام آتا ہے۔ قیمت کے لحاظ سے سستا ہے۔ اس پر چمک نہایت خوبصورت آتی ہے جو رات کے اندھیرے میں بھی جھلکتی ہے۔ اس کے نام کی مناسبت یونان کے شہر کیلسی ڈونی سے ہے۔ جہاں شاہ وقت کے محل کی تعمیر میں اس کو استعمال کیا گیا تھا اور یہی اس کا نام پڑ گیا۔ اس کی رگیں بالکل شیشم کی لکڑی کی رگوں کی مانند ہوتی ہیں اور عام طور پر یہ رنگت میں بھی شیشم سے مناسبت رکھتا ہے۔ اس پتھر کی شناخت اس کے اندر کے بلبلوں سے ہوتی ہے۔ جو جتنا پرانا پتھر ہوگا اتنے ہی کم بلبلے ہوں گے۔ مگر بلبلے ہوں گے ضرور۔ یہ سورج کی روشنی سے شعاعیں لے کر دوسرے اجسام میں منتقل کرتا ہے۔

رنگت اور کیمیاوی مرکبات :- عمومی طور پر یہ ایک چاکلیٹی رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔ لیکن یہ دوسرے رنگوں میں بھی ملتا ہے لیکن چاکلیٹی رنگ کا پتھر خوشنما اور نسبتاً قیمتی ہوتا ہے اور قدرے زردی مائل ہوتا ہے۔

مرکبات :-

سلیکا	SILICA	۸۰ فیصد
چونا	Calcium	۱۸ 〃
لوہا	Iron	۲ 〃

ساخت :-

سختی	HARDNESS	۶ ½ درجے
وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۲/۶ 〃
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱،۵ 〃
پگھلاؤ کا درجہ	MELTING POINT	۱۴۱۳ 〃

اقسام :- یہ پتھر بہت قسموں میں پایا جاتا ہے۔ مگر چھ اقسام قابلِ ذکر ہیں۔

۱ - Uhbanded وہ جس میں دھاریاں نہ ہوں اور یہ عام طور پر سلیٹی رنگ کا ہوتا ہے۔

۲ - کارنیلین Carnelian یہ عام طور پر لال رنگ کا ہوتا ہے۔

۳ - عقیق Agate یہ مختلف رنگوں میں پایا جاتا ہے۔

۴ - اونسی Onyse اس پر سیدھی دھاریاں پڑی ہوئی ہوتی ہیں۔

۵ - سارڈونکس Sardonyx اس میں سرخ اور سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔

۶ - کریسوپراسی Chrysoprase یہ ہلکے زردی مائل سبز رنگ کا پتھر ہوتا ہے۔

موافق نگینہ :- کالسیڈونی کا ستارہ عطارد ہے اس ستارے کے تابع حضرات کو یہ راس آئے گا۔ جب عطارد رجعت میں ہو تو یہ اس کے نحس اثرات کو دور کرتا ہے۔ جن کا تعلق برج سنبلہ اور جوزا سے ہو یہ ان کو راس آئے گا۔ اگر کسی کو اپنے برج کا علم نہ ہو اور ان کا نام ب۔ با۔ پی۔ پو۔ ٹھا اور ک۔ ق۔ ج۔ ہا سے شروع ہوتا ہو ان کو اس کا پہننا مفید ہوگا۔ علم الاعداد کی رو سے جن کے نام کے اعداد یا تاریخ پیدائش کے اعداد ۵ ہوں یہ ان کو راس آئے گا۔ اس پتھر کو عام طور پر اس کے سحری خواص کی وجہ سے پہنا جاتا ہے۔

سب سے اچھی قسم کا کالسیڈونی روس میں منڈنکا پا مارس اور الڈم دریا میں پایا جاتا ہے۔ برازیل میں میناس کرائسی کے مقام پر بکثرت پایا جاتا ہے۔ یوروگوئے۔ مڈغاسکر اور جرمنی میں بھی پایا جاتا ہے۔ بھارت میں اس کی کانیں بکثرت ہیں اور اس کے نگینے برآمد کئے جاتے ہیں۔ پاکستان میں اس کی ایک نایاب قسم تبت اور بالوشایان میں پائی جاتی ہے۔ مگر کان کنی کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔



سرپن ٹاین SERPENTINE

اس پتھر کو انگریزی میں سرپن ٹاین Serpentine کہتے ہیں اور یہ اسی نام سے مشہور ہے۔ یہ سبز رنگ کا نرم خوبصورت، چمکدار، روغنی اور خوشنما پتھر ہے۔ قیمت کے لحاظ سے ایک اوسط درجہ کا پتھر ہے اور ہر خاص و عام میں مشہور ہے۔ یہ زیورات، نوادرات اور ظروف سازی میں بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ اس کی مالاؤں اور تسبیحوں کی مانگ تمام دنیا میں ہے۔ یہ آگ کی گرمی میں خراب ہو جاتا ہے۔ نمک اور گندھک کے تیزاب میں بھی گھل جاتا ہے۔ یہ رنگت میں بڑی حد تک سنگِ سیم سے مشابہت رکھتا ہے۔

رنگت :۔

یہ گہرے سبز، زردی مائل سبز، زرد، بھورا، سفید اور سبزی مائل نیلے رنگ میں ملتا ہے۔ ان سب رنگوں میں سبز رنگ کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔

کیمیائی مرکبات :۔

سلیکا	SILICA	۴۴،۱	فیصد
میگنیشیم	Magnesium	۴۳،۰	″
پانی	Water	۱۲،۹	″

ساخت :۔

سختی	HARDNESS	۲،۵	فیصد
وزن مخصوص	SPECIFIC GRAVITY	۲،۶۵	″
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱،۴۰	″

موافق نگینہ :-
اس پتھر کا ستارہ مشتری ہے اور اس کا تعلق برج قوس اور حوت سے ہے اور اسی لحاظ سے اس کا نگینہ پہننا چاہیئے۔
یہ پتھر امریکہ، روس، ناروے، جرمنی اور پاکستان میں بکثرت پایا جاتا ہے۔



ایپی ڈوٹ EPIDOTE

اس پتھر کا نام ایپی ڈوٹ Epidote ہے۔ یہ ایک خوبصورت بلوری پتھر ہے اس کی شکل ترمری Tourmaline سے ملتی جلتی ہے۔ یہ اپنی آب و تاب کی وجہ سے مشہور و مقبول ہے۔

رنگت :- یہ پتھر عام طور سے سبز پستہ کے رنگ کے مختلف درجوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ سبزی مائل زرد۔ سبزی مائل سُرخ اور سبزی مائل بھورے رنگوں میں بھی ملتا ہے۔

کیمیاوی مرکبات :- اس کی مندرجہ ذیل کیمیاوی درجہ بندی کی گئی ہے۔

لوہا	Iron	۱۲،۶ فیصد
چونا	Calcium	۲۳،۵ فیصد
ایلمونیا	Alumunia	۲۴،۰ فیصد
سلیکا	SILICA	۳۹،۹ فیصد

ساخت :-

سختی	HARDNESS	۶،۵۰ درجے
وزن مخصوص	Specific Gravity	۳،۴ درجے
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱،۷۳ درجے

موافق نگینہ :- اس پتھر کا ستارہ مشتری ہے۔ برج قوس اور حوت ہے۔ اسی لحاظ سے اس کا نگینہ پہننا چاہیئے۔
یہ جرمنی، اسٹریا، روس، فرانس، سری لنکا میں پایا جاتا ہے۔

DIOPSIDE ڈیوپ سائیڈ



اس پتھر کو انگریزی زبان میں ڈیوپ سائیڈ Diopside کہتے ہیں اور یہ اسی نام سے مشہور ہے۔ یہ ایک خوشنما بلوری پتھر ہے۔ اس کو دیکھنے سے زمرد کا گمان ہوتا ہے۔ گہرے سبز رنگ کا پتھر قیمتی اور خوبصورت ہوتا ہے۔ اس پر پالش بہت اچھی آتی ہے۔

رنگت :۔ اس کا رنگ عام طور سے سبز ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ سبزی مائل زرد، سرخ کالا، بے رنگا اور بھورے رنگ میں بھی ملتا ہے۔

کیمیاوی مرکبات :۔ اس کے کیمیاوی مرکبات حسب ذیل ہیں۔

چونا	Calcium	۲۵،۵ فیصد
سلیکا	SILICA	۵۵،۶ فیصد
میگنیشیم	Magnesium	۱۸،۵ فیصد
کروم	Chrome	۰،۴ فیصد

ساخت :۔

سختی	HARDNESS	۶،۵ درجے
وزن مخصوص	Specific Gravity	۳،۴ درجے
عکس	REFRACTIVE INDEX	۱،۷۳ درجے

موافق نگینہ :۔ اس پتھر کا ستارہ مشتری ہے۔ جن حضرات کا برج قوس یا حوت ہو ان کو یہ راس آئے گا۔ اگر کسی شخص کو اپنی راس کا علم نہ ہو اور اس کا نام د۔ دی۔ دو۔ دا اور یو۔ ف۔ فی۔ پھے۔ پھا سے شروع ہوتا ہو اس کے لئے اس کا نگینہ پہننا مفید ہے۔

اٹلی۔ امریکہ۔ برازیل۔ سری لنکا۔ مڈغاسکر اور برما میں اس پتھر کے ذخائر موجود ہیں۔

دنیا کا سب سے اعلیٰ اور خوبصورت ڈیوپ سائیڈ کمبرے (جنوبی افریقہ) اور پاکستان میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں اس کی کان کنی کی ذمہ داری جم سٹون کارپوریشن اف پاکستان Gemstone Corporation of Pakistan کے ذمے ہے۔ ابھی تک کارپوریشن نے اس پتھر کی خاطر خواہ کان کنی نہیں کی ہے اور توجہ کی محتاج ہے۔

IDOCRASE



آئی وڈ کریز

اس پتھر کا نام آئی وڈ کریز Idocrase ہے۔ یہ دلکش اور خوبصورت پتھر ہے اور اپنے رنگ و روپ کی وجہ سے مشہور ہے۔ جرمن کے مشہور شاعر گوئیٹے کو اس پتھر کے نادر نمونے جمع کرنے کا شوق تھا۔ اس نے اس پتھر کا ذکر اپنی کئی نظموں میں بھی کیا ہے جن میں اس کی خوبصورتی کی تعریف کی ہے۔

رنگت :- یہ زیتون کی طرح سبز۔ زردی مائل سبز اور سرخی مائل سبز رنگوں میں ملتا ہے۔

کیمیاوی مرکبات :- اس میں عام طور سے تین اجزا ہوتے ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

تانبہ	Cooper	۵ ء ۲ فیصد
الیمونیا	Alumunia	۸ ر ۵۳ فیصد
سلیکا	SILICA	۲ ر ۴۴ فیصد

موافق نگینہ :- اس پتھر کا ستارہ مشتری ہے۔ برج قوس اور حوت ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نگینہ پہننا چاہیئے۔

یہ پتھر اٹلی، جرمنی، کینیڈا اور روس میں ملتا ہے۔



RING



انگشتری

Ring

انگشتری جسے زبانِ عام میں انگوٹھی بھی کہا جاتا ہے۔ دھات کے زمانے سے اس کی ابتدا ہوئی۔ مورخ بیان کرتے ہیں کہ دھات کے زمانے کی ابتدا لوہے سے ہوئی۔ لہٰذا لوہے کی انگشتریاں پہننے کا انسان میں رواج ہوا۔ یہ ابتدا حُسن افزائی یا امارت پسندی کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ یہ اس زمانے کی ضرورت تھی۔ یعنی انگشتری کے پہننے سے اگر انسان کسی مقابلہ میں مُکّابازی کرے تو اس کی طاقت میں لوہے کا بھی حصّہ آجاتا تھا اور مُکّا ایک قسم کا اوزار بن جاتا تھا۔ اسی مناسبت سے انسان نے انگشتریاں اپنی ہر انگلی میں پہننا شروع کیں۔ یہ انگشتریاں ہشت پہلو ہوتی تھیں۔ جیسے جیسے تہذیب ترقی پذیر ہوئی اور انسان نے دوسری دھاتوں کو بھی معلوم کر لیا تو یہ انگشتریاں دوسری دھاتوں کی بھی بننے لگیں۔ تاریخ انسانی کے مطابق لوہے کے بعد سونا۔ چاندی۔ تانبہ اور پھر پلاٹینم دریافت ہوا۔ اس لئے انگشتری سونے اور چاندی وغیرہ کی بھی بننے لگی۔ تجربے نے انسان کو یہ بھی سکھایا کہ سب انگلیوں میں انگوٹھی پہننے سے انگلیاں مجروح ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا ہر انگلی میں انگوٹھی پہننا کالعدم قرار دیا گیا۔ صرف ایک یا دو انگلیوں میں پہنی جانے لگیں اور جیسے جیسے تہذیب ترقی کرتی گئی انگشتریوں کی شکلیں بھی تبدیل ہوتی رہیں حتیٰ کہ وہ انگشتریاں آج کل انگوٹھیاں بن گئیں جن میں دھات، پتھر، نگینہ اور نقوش وغیرہ کا استعمال ہونے لگا۔ اور اس طرح انگوٹھیاں آٹھ اقسام کی بننے لگیں۔ اس سے پہلے کہ ہم اقسام بیان کریں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ انگوٹھی کا رواج اہل روم میں سرکاری طور پر ہوا اور اس ملک میں غیر ملکیوں کے لئے انگوٹھی پہننا ممنوع قرار دے دیا گیا یعنی اس ملک میں "انگوٹھی" اس کے باشندوں کی پہچان بن گئی۔ روم کے عوام لوہے کی انگوٹھی پہنتے تھے جب کہ بادشاہ وقت سونے کی انگوٹھی نگینہ کے ساتھ اور امراء اور وزراء صرف سونے کی انگوٹھی بغیر نگینہ کے پہنتے تھے۔ اگر بادشاہ وقت کسی کو عزت بخشتا تھا تو وہ اس آدمی کو سونے کی انگوٹھی بخشتا تھا۔ روم میں افسروں کی شناخت بھی ان کی انگوٹھیوں کی شکلوں سے کی جاتی تھی۔ یہ بھی رواج تھا کہ جو شخص انگوٹھی پہنتا تھا اس کی انگوٹھی پر اس کا نام اور پتہ کندہ ہوتا تھا۔ یہ اس شخص کے واسطے شناخت

کا ذریعہ ہوتا تھا۔ ایسے ہی اہلِ مصر بھی انگوٹھی استعمال کرتے تھے اور عام طور پر وہ سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے۔ اہرام مصر سے فرعون کی قبر سے جو انگوٹھیاں برآمد ہوئیں وہ سب سونے کی تھیں۔ قاہرہ کے عجائب گھر میں ایک ایسی انگوٹھی موجود ہے جس کی نسبت حضرت یوسفؑ سے کی جاتی ہے کہ یہ انگوٹھی انھیں عزیزِ مصر نے دی تھی۔ افریقہ میں انگوٹھی تانبے کی پہنی جاتی تھی۔ اب تک وہاں اس کا رواج ہے۔

اقسام۔

۱۔ **شادی کی انگوٹھی** :۔ یہ انگوٹھی منگنی کے وقت طرفین پیش کرتے ہیں اور اس رواج کی ابتدا بھی روم سے ہوئی۔ یہ انگوٹھی ہمیشہ تیسری انگلی میں پہنی جاتی ہے کیونکہ اہلِ روم کا خیال تھا کہ اس انگلی میں ایک ایسی رگ ہے جس کا تعلق براہ راست دل سے ہے۔ ویسے ہر ملک کی رسم جداگانہ ہے۔ مثال کے طور پر جرمنی میں منگنی کی انگوٹھی بائیں ہاتھ میں پہنی جاتی ہے اور شادی کے بعد دائیں ہاتھ میں پہنی جاتی ہے۔ فلپائن میں دولہا دلہن آپس میں انگوٹھیوں کا تبادلہ کرتے ہیں۔ یہ رسم ہر ملک میں ہے کہ شادی کی انگشتری کا نگینہ لال رنگ کا ہوتا ہے۔ یہ خوش بختی کا ایک نشان ہے جسے شادی سے منسوب کیا جاتا ہے۔ افریقہ میں شادی شدہ عورت انگوٹھی پاؤں کی دوسری اور تیسری انگلی میں اور انگوٹھے میں پہنتی ہیں۔ یہ انگوٹھی چاندی یا تانبے کی ہوتی ہے۔

۲۔ **یادگار انگوٹھی** :۔ پرانے زمانے میں حاکم وقت کسی آدمی کی خدمات کے بدلے میں اسے یادگاری انگوٹھی پہناتے تھے جس سے اس کا رتبہ بلند ہوتا تھا۔ یہ رسم بھی روم سے شروع ہوئی۔ برطانیہ کی مشہور یونیورسٹی آکسفورڈ میں کوئی شخص جب ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرتا تھا تو یونیورسٹی اسے سرٹیفکیٹ کے ساتھ ساتھ ایک انگوٹھی بھی دیتی تھی۔ یہ رسم ۱۶۶۹ء تک رائج رہی۔ چھٹی صدی عیسوی تک بادشاہ اپنے امراء کو بطورِ یادگار پتھر کے نگینے والی انگوٹھی دیتے تھے۔ تیرھویں صدی میں نیلم کا رواج ہوا۔ اسی طرح نگینے بدلتے رہے۔

۳۔ **صحت کی انگوٹھی** :۔ یہ انگوٹھی کسی بھی مریض کو اس کی بیماری کے مطابق "موثر نگینوں" سے مزین کر کے مہیا کی جاتی ہے۔ قدیم زمانے میں یہ انگوٹھی خصوصاً تین امراض کے لئے پہنی جاتی تھی — (۱) مرگی۔ (۲) بخار۔ (۳) گنٹھیا۔ کیونکہ ان کا عقیدہ اور تجربہ تھا کہ خاص نگینے خاص مرض کے لئے موثر علاج ہیں جیسے سنگِ سیم (جیڈ) دل کی بیماری کے لئے اور یہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ کون

کون سانگینہ کس بیماری کا علاج ہے۔ اسی طرح خاص طور پر فیروزہ ایک ایسا نگینہ ہے جو قبل از وقت مرض کی نشاندہی کر دیتا ہے۔ نگینے اپنی خاص شعاعوں کو انسان کے جسم میں داخل کرتے رہتے ہیں جن سے بعض امراض کا ازالہ ہوتا ہے۔

۴۔ سحری خواص کی انگوٹھی :۔ ہم اپنے گذشتہ مضامین میں نگینوں کے سحری خواص بیان کرتے آئے ہیں کہ ہر نگینہ اپنی برکات کا حامل ہے جب کہ اس پر موزوں نقش کندہ کئے جائیں۔ یہ رسم قدیم زمانہ از انسانیت سے لے کر آج تک اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ موجود ہے اور اس کے اثرات کے بارے میں جیسا کہ ہم پیشتر لکھ چکے ہیں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے۔ پتھر کے موکل اور پہننے والے کے موکل کی تشخیص اگر صحیح کی جائے تو تسخیر کائنات ہو سکتی ہے۔ جفری شعبہ علم الآثار میں اس کے بہت مفید، زود اثر عملیات موجود ہیں جو تمام مشکلات اور تکالیف کا حل ہیں۔

۵۔ فلکیاتی انگوٹھی :۔ جیسے جیسے انسان نے اجرام فلکیات کا علم حاصل کیا اور اس کے ساتھ ساتھ معدنیات میں پتھروں کے خواص معلوم کئے تو دونوں کے اثرات کو یک جگہ کر کے ماہرین نے فلکیاتی انگوٹھی کی تشکیل ممکن بنائی۔ ماہرین نے ہر ستارے سے متعلق دھات معلوم کی لہذا اس عمل کے لئے جس سے ستارے کے نحس اثرات دور کرتے ہوتے ہیں اسی کی مناسبت سے دھات اور نگینہ تجویز کر کے موزوں انگوٹھی کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ترتیب یوں ہے۔

شمس ۔	سونا
قمر ۔	چاندی
مریخ ۔	لوہا
زہرہ ۔	تانبہ
عطارد ۔	ایلومنیم یا پلاٹینم
مشتری ۔	ٹین
زحل ۔	سیسہ

ان ستاروں کے موزوں نگینوں کے بارے میں ہم تفصیل کے ساتھ ہر نگینے کے موافق فوائد درج کر چکے ہیں۔ مگر امریکہ کی انجمن فلکیات نے مندرجہ ذیل چارٹ تجویز کیا ہے۔ اس انجمن نے پتھروں کا انتخاب شمسی طالع کے مطابق کیا ہے۔

ماہ پیدائش	نام پتھر	خواص
جنوری	گارنٹ (ملک)	تذبذب کو دُور کرتا ہے۔
فروری	ایمے تھیسٹ	خلوص پیدا کرتا ہے۔
مارچ	ایکوامیرین	عقل مند بناتا ہے۔
اپریل	ہیرا	معصومیت پیدا کرتا ہے۔
مئی	زمرد	محبت کا جذبہ ابھارتا ہے۔
جون	موتی	دولت بڑھاتا ہے۔
جولائی	یاقوت	آزادی کی ترغیب دیتا ہے۔
اگست	پیریڈوٹ	دوستی بڑھاتا ہے۔
ستمبر	نیلم	سچائی کی طرف راغب کرتا ہے۔
اکتوبر	اوپل	امید کی کرن پیدا کرتا ہے۔
نومبر	پکھراج	وفاداری پیدا کرتا ہے۔
دسمبر	لاجورد	کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔

یہ شمسی طالع جو درج کیا گیا ہے اپنی جگہ موزوں تو ہے، لیکن مشرقی علوم فلکیات کے مطابق جو نگینہ تجویز کرنے کے قواعد ہیں وہ نسبتاً زیادہ صحیح ہیں۔ ویسے اوپر کے دیئے ہوئے چارٹ میں امریکن انجمن نے مشورہ دیا ہے کہ ستارے کا نشان بھی پتھر پر کندہ کر دیا جائے تو اثرات بڑھ جاتے ہیں۔

۱۔ نگینے کی تنصیب ایسی ہونی چاہیئے کہ اس کا نچلا حصہ کھلا رہے اور اس کی شعاعیں جسم میں داخل ہوتی رہیں۔

۲۔ نگینے کا وزن ۵ قیراط سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ ورنہ اس کا اثر بالکل نہیں ہوتا۔

۶۔ ماتمی انگوٹھی :۔ اس انگوٹھی کا نگینہ سیاہ یا سیاہی مائل ہوتا ہے اور یہ ماتم کے وقت پہنی جاتی ہے۔ پُرانے زمانے میں جب عورت بیوہ ہو جاتی تھی تو یہ انگوٹھی پہنتی تھی۔ بالفاظ دیگر ایسی انگوٹھی بیوگی کا نشان سمجھی جاتی تھی۔ بعض ملکوں میں اب بھی ایسی انگوٹھی کا رواج ہے۔

۷ ۔ مذہبی انگوٹھی :۔ انسانی تہذیب جیسے جیسے پروان چڑھتی گئی مذہبی عقیدے بھی تہذیب کا حصہ بنتے گئے ۔ تاریخ کے مطابق اہل روم اپنی مخصوص تہذیب کے مالک تھے ۔ انہوں نے بھی انگشتری کو مذہب کا ضروری جزو بنایا اور وہ خاص قسم کی ایک انگوٹھی پہنتے تھے بعد میں عیسائی فرقے کے پیشواؤں نے حجر الدم کے نگینے والی انگوٹھی اپنائی اور یہ ان کا نشانِ خاص تھا ۔ اہلِ چین بھی اپنی تمام مذہبی رسومات مثلاً پیدائش اور موت کے موقعوں پر سنگِ سیم والی انگوٹھی استعمال کرتے ہیں ۔ ہنود نے موتی ۔ نیلم ۔ مونگا اور لعل سے اپنی انگوٹھیوں کو مزیّن کیا ۔ یہ نشان دہی سومنات کے مندر سے ہوئی جبکہ سلطان محمود غزنوی نے اس مندر کو تاراج کیا وہاں سے لاکھوں کی تعداد میں ایسی انگوٹھیاں برآمد ہوئیں ۔ مسلمانوں نے عقیق ۔ درِنجف اور سنگِ حدید وغیرہ کو متبرک قرار دیا ۔

۱ ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ ارادہ فرمایا کہ کسریٰ ۔ قیصر اور نجاشی وغیرہ کو دعوتِ اسلام دی جائے تو عرض کیا گیا کہ یہ لوگ کوئی ایسا مراسلہ قبول نہیں کرتے جس پر کوئی مہر ثبت نہ ہو ۔ اس پر رسول کریمؐ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس پر یہ نقش بطور مہر کندہ تھا " محمد رسول اللہ " حضرت امام بخاری نے اس انگوٹھی کی ایسے نشاندہی کی ہے ۔ پہلی سطر میں " محمد " اور دوسری سطر میں " رسول " اور تیسری سطر میں " اللہ " کندہ تھا ۔ یعنی

محمد رسول اللہ

(حوالہ بخاری و مسلم)

۲ ۔ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی پہنی جس پر ایک حبشی ساخت کا نگینہ جڑا ہوا تھا ۔ آنحضرت اس انگوٹھی کو دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے جبکہ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رہتا ۔ (حوالہ بخاری)

۳ ۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی دو انگلیوں پر انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے ۔

۴ ۔ انگوٹھی کا نگینہ ہر قسم کے پتھر کا جائز ہے ۔ (بحوالہ درمختار)

۵ ۔ سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انگوٹھی پر نقش " نعم القادر " کندہ تھا ۔

٦ - حضرت امام حسین علیہ السلام کی ایک انگشتری پر " الحمد للہ " اور دوسری پر " ان اللہ بالغ امرہ " کندہ تھا۔

٧ - حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی انگشتری کے نگینہ پر " اللہ خالق کل شئی " کندہ تھا۔

٨ - حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ وہ انگشتری جس میں اسمائے الٰہی منقش ہوں کسی ناپاک جگہ پر نہ رکھنی چاہیئے اور غسلخانے میں بھی پہن کر نہ جانا چاہیئے۔ بعض علما کے خیال میں نگینہ عقیق یمنی، در نجف، فیروزہ اور سنگِ حدید چاہے یہ منقش ہوں یا نہیں کسی حالت میں ایسی انگوٹھی پہن کر غسلخانے میں نہ جانا چاہیئے۔

٨ - نمائشی انگوٹھی :- اکثر لوگ انگوٹھی کو محض فیشن کے طور پر پہنتے ہیں۔ جیسے جیسے فیشن کی دنیا میں ردوبدل ہوتا ہے ویسے ہی یہ انگوٹھیاں بھی اپنی شکل۔ حجم اور روپ بدلتی رہتی ہیں۔ یہ انگوٹھیاں ٹیڈی ٹایپ سے لے کر بڑے حجم تک کی پہنی جاتی ہیں۔ جہاں تک ان انگوٹھیوں پر نقش کندہ ہونے کا تعلق ہے تو عشاق اپنے محبوبوں کے نام کندہ کرواتے ہیں۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ انگوٹھیاں تو چھوٹے سائز کی ہوتی ہیں ان پر ایک ایک انچ کا (مصنوعی) نگینہ جڑا ہوتا ہے۔ اور ان پر مذکورہ نقوش نہایت واضح سائز میں کندہ ہوتے ہیں۔ ایسی انگوٹھیاں ایک دوسرے کو پیش کی جاتی ہیں اور یہ نشانی کے طور پر رکھی جاتی ہیں۔

٢ - لوگ اپنی امارت کو ظاہر کرنے کے لئے بھی قیمتی ہیروں کے نگینوں کی انگشتریاں پہنتے ہیں یہ سب کچھ ان کے خیال میں حسن کو دوبالا کرنے اور ان کی اہمیت کو چار چاند لگانے کے لئے ہوتا ہے۔ اسے نمائشی انگشتری کہا جاتا ہے۔





جواہرات کے اوزان اور پیمائش کا چارٹ

۱۰۰ سینٹ ———— ۱ قیراط
۵ قیراط ———— ۱ گرام
۱ قیراط ———— ۳٫۰۸۶ گرین
۱ قیراط ———— ۲۰۰ ملی گرام
۲۸٫۳۵ گرام ———— ۱ اونس
۴۵۳٫۵۹ گرام ———— ۱ پونڈ
۱ سوت ———— ۳ ملی میٹر
۵ ملی میٹر ———— ۱/۵ انچ
۲۵ ملی میٹر ———— ۱ انچ
۱ انچ ———— ۲٫۵۴۰ سنٹی میٹر

M.G.	Tola	Anna	Rati
050	0 ...	0 ...	½
100	0 ...	0 ...	1
150	0 ...	0 ...	1¼
200	0 ...	0 ...	1½
250	0 ...	0 ...	2
300	0 ...	0 ...	2½
350	0 ...	0 ...	3
400	0 ...	0 ...	3¼
450	0 ...	0 ...	3½
500	0 ...	0 ...	4
550	0 ...	0 ...	4½
600	0 ...	0 ...	5
650	0 ...	0 ...	5¼
700	0 ...	0 ...	5½
750	0 ...	1 ...	0
800	0 ...	1 ...	½
850	0 ...	1 ...	1
900	0 ...	1 ...	1¼
950	0 ...	1 ...	1½

Gram	Tola	Anna	Rati
1	0 ...	1 ...	2¼
2	0 ...	2 ...	4½
3	0 ...	4 ...	½
4	0 ...	5 ...	3
5	0 ...	6 ...	5

Garm	Tola	Anna	Rati
6	0 ...	8 ...	1¼
7	0 ...	9 ...	3⅜
8	0 ...	10 ...	5¾
9	0 ...	12 ...	2
10	0 ...	13 ..	4¼
11	0 ...	15 ...	½
12	1 ...	0 ...	2¾
13	1 ...	1 ...	4¾
14	1 ...	3 ...	1¼
15	1 ...	4 ...	3½
16	1 ...	5 ...	5½
17	1 ...	7 ...	1¾
18	1 ...	8 ...	4
19	1 ...	10 ...	¼
20	1 ...	11 ...	2½
21	1 ...	12 ...	4¾
22	1 ...	14 ...	1
23	1 ...	15 ...	3
24	2 ...	0 ...	5½
25	2 ...	2 ...	1½
26	2 ...	3 ...	3¾
27	2 ...	5 ...	0
28	2 ...	6 ...	2¼
29	2 ...	7 ...	4½
30	2 ...	9 ...	1
31	2 ...	10 ...	3¼

Gram	Tola	Anna	Rati
32	2	11	5½
33	2	13	1½
34	2	14	4
35	3	0	0
38	3	1	2¼
37	3	2	4½
38	3	4	¾
39	3	5	3
40	3	6	5
41	3	8	1¼
42	3	9	3½
43	3	10	5¾
44	3	12	2
45	3	13	4
46	3	15	¼
47	4	0	2½
48	4	1	4¾
49	4	3	1
50	4	4	3¼
51	4	5	5¾
52	4	7	2
53	4	8	4
54	4	10	¼
55	4	11	2½
56	4	12	4¾
57	4	14	1
58	4	15	3¼
59	5	0	6½
60	5	2	1¾
61	5	3	4
62	5	5	½
63	5	6	2½
64	5	7	4¾
65	5	9	¾
66	5	10	3
67	5	11	5¼
68	5	13	1¾
69	5	14	3¾
70	6	0	0
71	6	1	2¼
72	6	2	4¼
73	6	4	½
74	6	5	3
75	6	6	5
76	6	8	1¼
77	6	9	3½
78	6	10	5¾
79	6	12	2
80	6	13	4
81	6	15	¼
82	7	0	2½
83	7	1	4¼

Gram	Tola	Anna	Rati
84	7	3	1
85	7	4	3
86	7	5	5½
37	7	7	1½
88	7	8	3¾
89	7	10	0
90	7	11	2¾
91	7	12	5¼
92	7	14	1¾
93	7	15	3¾
94	8	0	5¾
95	8	2	1¾
96	8	3	4
97	8	5	1
98	8	6	2¼
99	8	7	4¾
100	8	9	1
150	12	13	4½
200	17	2	2
250	21	6	5½
300	25	11	3
350	30	0	½
400	34	4	4
450	38	9	1½
500	42	13	5
550	47	2	2½
600	51	7	0
650	55	11	3½
700	60	0	1
750	64	4	4½
800	68	9	2
850	72	13	5½
900	77	2	3½
950	81	7	½
1000	85	11	4

K Gram	T	Anna	Rati
1	85	11	4
2	171	7	2
3	257	3	0
4	342	14	4
5	428	10	2
6	514	6	0
7	600	1	4
8	685	13	2
9	771	9	0
10	857	4	4
11	943	0	2
12	1028	12	4
13	1114	7	4
14	1200	3	0
15	1285	15	0

انتخابِ نگینہ



جواہر کا انتخاب

سورج سے شعاعیں ستاروں کے راستے زمین پر ہمیشہ پڑتی ہیں۔ ان شعاعوں کی اپنی قوت اور تاثیر ہوتی ہے جو ہمیں متاثر کرتی ہے۔ یہ شعاعیں انسان کی قوت، شعور، قوتِ احساس، خصائل او و حرکات وغیرہ پر اثر انداز ہوتی ہیں اور یہی شعاعیں ساتوں ستاروں میں عرفان پیدا کرتی ہیں۔ ستارے سورج کی شعاعوں سے موافق رنگوں کو جذب کر لیتے ہیں، باقی دوسرے رنگوں کو سیارگان پر منعکس کر دیتے ہیں۔ یہ کاسمک شعاعیں انسانی ذہن اور خیال پر بھی اثر کرتی ہیں۔ ہمیں ہمت کے راستوں پر چلاتی ہیں۔ امید کی کرن دکھاتی ہیں اور خوشی سے آشنا کرتی ہیں۔ انسان کے شعور کے دو خاص عنصر ہیں۔ ایک عقل اور دوسرا ارادہ۔ یہ دونوں قوتیں بھی شعاعوں سے بہت حد تک متاثر ہوتی ہیں۔

اسی طرح جب سورج اور ستاروں کی شعاعیں قیمتی پتھروں اور جواہرات پر پڑتی ہیں تو وہ اس کے اثرات قبول کر لیتی ہیں اور کاسمک شعاعوں سے موافق رنگ جذب کر لیتی ہیں۔ جب انسان ان پتھروں کے نگینوں کی انگوٹھی پہن لیتا ہے تو ان کاسمک شعاعوں اور ان کے رنگ کے اثرات انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جس طرح ڈاکٹر صاحبان ULTRA VIOLET RAYS اور INFRA RED RAYS جو کاسمک شعاعوں کے اصول پہ بنائی جاتی ہیں، سے بیماریوں کا علاج کرتے ہیں اور دماغی امراض کے ماہر جانتے ہیں کہ چاند کی شعاعوں کا ایک دماغی مریض پر کیا اثرات پڑتے ہیں۔ اسی طرح بچے کی پیدائش پر گرہن کے اثرات کا سب کو معلوم ہے۔

قدرت نے کوئی چیز بھی بے مقصد پیدا نہیں کی ہے اور اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل بھی اثرات سے خالی نہیں ہے۔ قیمتی پتھروں کے اثرات جن کو انہوں نے ستاروں کی کاسمک شعاعوں سے حاصل کیئے ہیں، کی افادیت مسلم ہے۔ علمِ فلکیات کے ماہرین نے تحقیق کے ذریعہ کچھ اصول وضع کیئے ہیں، جن کی مدد سے ان کی افادیت سے

انسان مستفید ہو سکتا ہے - ان کا خیال ہے کہ ہر چیز تدبیر کی محتاج ہے - اسی طرح سے جواہرات کا استعمال بھی تدبیر سے ہونا چاہیئے، جن کی تشریح ان صفحات میں درج ہے -

پیدائشی طالع :

ہر وقت کسی نہ کسی بُرج کا دور ہوتا ہے - جو شخص جس وقت پیدا ہوگا اسی وقت کے لحاظ سے اس کا برج اور طالع — پیدائش کے مقامی وقت — تاریخ اور جائے پیدائش کے طول وعرض کے حساب سے معلوم کیا جاسکتا ہے - وہ اس کا پیدائشی طالع ہوگا - زائچہ پیدائش اسی بنیاد پر بنتا ہے - انسان کی قسمت کا حساب اسی طالع سے لگایا جاتا ہے -

پیدائشی طالع، بُرج اور ستیارہ کے مطابق ہی نگینہ کا انتخاب کیا جاتا ہے یا پھر کمزور ستاروں کے زائچوں کو طاقتور بنانے کے لیئے بھی مناسب طاقت کے نگینہ کا انتخاب کیا جاتا ہے - زائچہ پیدائش کی مدد سے نگینے کا انتخاب بالکل ٹھیک ہوتا ہے -

شمسی طالع :

شمس ایک ماہ تک ایک برج میں قیام کرتا ہے - اُس کے کسی بھی برج کے قیام کی تاریخوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے اور ہر سال ایسی ہی رہتی ہے - کسی بھی شخص کی پیدائش کے وقت جس برج میں شمس کا قیام ہوگا وہ اس کا شمسی طالع ہوگا -

اگر کسی شخص کو اپنی پیدائش کا صحیح وقت معلوم نہ ہو مگر تاریخ معلوم ہو تو اس کا شمسی طالع نکالا جاسکتا ہے -

مندرجہ ذیل نقشہ کی مدد سے آپ اپنا شمسی طالع اور اس کے حاکم ستارے کو معلوم کر کے اس کی مطابقت کے لحاظ سے نگینے کا انتخاب کر سکتے ہیں -



نقشہ شمسی طالع

تاریخ پیدائش	برج		کواکب
۲۱ مارچ تا ۲۰ اپریل	حمل	ARIES	مریخ
۲۱ اپریل تا ۲۱ مئی	ثور	TAURUS	زہرہ
۲۲ مئی تا ۲۱ جون	جوزا	GEMINI	عطارد
۲۲ جون تا ۲۳ جولائی	سرطان	CANCER	قمر
۲۴ جولائی تا ۲۳ اگست	اسد	LEO	شمس
۲۴ اگست تا ۲۳ ستمبر	سنبلہ	VIRGO	عطارد
۲۴ ستمبر تا ۲۲ اکتوبر	میزان	LIBRA	زہرہ
۲۳ اکتوبر تا ۲۲ نومبر	عقرب	SCORPIO	مریخ
۲۳ نومبر تا ۲۲ دسمبر	قوس	SAGITTARIUS	مشتری
۲۳ دسمبر تا ۲۰ جنوری	جدی	CAPRICORN	زحل
۲۱ جنوری تا ۱۹ فروری	دلو	AQUARIUS	زحل
۲۰ فروری تا ۲۰ مارچ	حوت	PISCES	مشتری

استخراج طالع

اگر کسی شخص کو اپنی تاریخ پیدائش یا وقت معلوم نہ ہو تو اس کے برج معلوم کرنے کا آسان طریقہ سائل کے نام کے پہلے حرف سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ آپ اپنے نام کے پہلے حرف سے برج اور اس کے حاکم ستارہ کو معلوم کر کے نگینے کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ کیونکہ نقراء کا خیال ہے کہ حروف بھی بروج کے اثرات سے متاثر ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل نقشہ آپ کی رہنمائی کے لیئے دیا جا رہا ہے۔

نقشہ استخراج طالع

کواکب	برج		حروف
مریخ	ARIES	حمل	اَ - چ - ل - ع
زہرہ	TAURUS	ثور	اِ - او - اِی - ب - و
عطارد	GEMINI	جوزا	کَ - ق - حَا - ح
قمر	CANCER	سرطان	ہی - حُ - حو - ڈ
شمس	LEO	اسد	ما - می - م - ٹ
عطارد	VIRGO	سنبلہ	پ - پا
زہرہ	LIBRA	میزان	ر - ت - ط
مریخ	SCORPIO	عقرب	نا - ن - یا - ی
مشتری	SAGITTARIUS	قوس	یو - ف - فا
زحل	CAPRICORN	جدی	ج - خ - ز - د - ظ
زحل	AQUARIUS	دلو	گو - گ - غ - س - ش - ص - ث
مشتری	PISCES	حوت	د - دا - دی

انسانی طالع :

علم جفر میں موافق نگینہ معلوم کرنے کے لئے تیس سے اوپر قواعد ہیں - ان قواعد میں سے سب سے آسان اور مستند طریقہ بھی درج ہے - اس قاعدہ کے ذریعے سے طالع دریافت کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ سائل کا نام لکھ کر اس کے حروف الگ الگ کر کے لکھیں پھر ابجد قمری کے حساب سے سائل کے نام کے اعداد حاصل کر کے میزان دیں - پھر اسی طرح سائل کی والدہ کا نام لکھ کر ان کے نام کے اعداد بھی اس ابجد کی رو ح سے حاصل کر کے ان کا میزان دیں - پھر ان دونوں کا مجموعہ کر کے ان کو ۱۲ پر تقسیم کر دیں - جو تقسیم سے بچے گا اس کو برج حمل سے شمار کریں تاکہ

برج کا پتہ چل سکے۔ اسی برج کے حساب سے نگینہ کا انتخاب کریں۔

مثال : نام سائل : خادم حسین

نام کے حروف : خ ا د م ح س ی ن

اعداد : ۶۰۰ + ۱ + ۴ + ۴۰ ، ۸ + ۶۰ + ۱۰ + ۵۰

۶۴۵ ، ۱۲۸

میزان : ۶۴۵ + ۱۲۸ = ۷۷۳

نام والدہ سائل : امت السیدہ

نام کے حروف : ا م ت ا ل س ی د ہ

اعداد : ۱ + ۴۰ + ۴۰۰ ، ۱ + ۳۰ + ۶۰ + ۱۰ + ۴ + ۵

۴۴۱ ، ۱۱۰

میزان : ۴۴۱ + ۱۱۰ = ۵۵۱

اعداد سائل : ۷۷۳ ۔ اعداد والدہ سائل ۵۵۱

کل میزان : ۷۷۳ + ۵۵۱ = ۱۳۲۴

تقسیم : ۱۲ / ۱۳۲۴ (۱۱۰

باقی : ۴

اس قاعدہ کی رو سے سائل خادم حسین کا طالع برج سرطان ہوگا اس کا حاکم ستارہ قمر ہے۔ ان کو مروارید، کارنڈم، بلور، اوپل، حجر القمر، در نجف اور دہانہ فرنگ راس آئے گا۔

اگر تقسیم کے بعد ایک بچے تو طالع برج حمل ہوگا۔ دو کے بچنے پر طالع برج ثور ہوگا۔ تین کے بچنے پر برج جوزا۔ چار کے بچنے پر برج سرطان۔ پانچ کے بچنے پر برج اسد۔ چھ کے بچنے پر برج سنبلہ۔ سات کے بچنے پر برج میزان۔ آٹھ کے بچنے پر برج عقرب۔ نو کے بچنے پر برج قوس۔ دس کے بچنے پر برج جدی۔ گیارہ کے بچنے پر برج دلو اور اگر تقسیم کے بعد کچھ نہ بچے تو برج حوت ہوگا۔

ابجد قمری کی جدول حسب ذیل درج ہے تاکہ طالع کے معلوم کرنے میں آسانی ہو سکے۔



جدول ابجد قمری

ا ۱	ب ۲	ج ۳	د ۴	ہ ۵	و ۶	ز ۷
ح ۸	ط ۹	ی ۱۰	ک ۲۰	ل ۳۰	م ۴۰	ن ۵۰
س ۶۰	ع ۷۰	ف ۸۰	ص ۹۰	ق ۱۰۰	ر ۲۰۰	ش ۳۰۰
ت ۴۰۰	ث ۵۰۰	خ ۶۰۰	ذ ۷۰۰	ض ۸۰۰	ظ ۹۰۰	غ ۱۰۰۰

نقشہ بروج، کواکب اور موافق پتھر

جواہرات کا انتخاب بہت غور و فکر کے بعد کیا جاتا ہے تاکہ اس کے پہننے سے خوش بختی آئے اور نحوست دُور ہو۔ عام طور سے چار طریقوں کے ذریعہ موافق نگینہ کا انتخاب کیا جاتا ہے جو یوم پیدائش طالع، شمسی طالع، استخراج طالع اور انسانی طالع ہیں۔

ذیل میں نقشہ دیا جاتا ہے تاکہ آپ کسی بھی طریقہ سے جن کا اوپر ذکر کیا ہے کے مطابق موافق نگینہ فوراً معلوم کر سکیں۔

نام کواکب	برج	نام پتھر
مریخ	حمل۔ عقرب	یاقوت، مرجان، لعل، عقیق، حجر الدم، مونازایٹ۔
زہرہ	ثور۔ میزان	الماس، اہسنیا، زبرجد، کنزائٹ۔
عطارد	جوزا۔ سنبلہ	پکھراج، زرقون، پیرِڈیٹ، سٹرین، روڈولائٹ، کالسیڈونی۔
قمر	سرطان	مروارید، کارنڈم، بلور، اوپل، حجر القمر، درِنجف، دہانہ فرنگ۔
شمس	اسد	حجر الشمس، کہربا، الیگزینڈرائیٹ۔
مشتری	قوس۔ حوت	زمرد، اکوامرین، ایمے تھیسٹ، فیروزہ، لاجورد، سنگ یشب سنگ سیم، مشرقی زبرجد، حجر الیہود، سرپن ٹائن، ایپی ڈوٹ، ڈیوپسائیڈ، آئی وڈ کریز۔
زحل	جدی۔ دلو	نیلم، تدمری، کارنیٹ، سنگ ستارہ، سنگ حدید۔

ستاروں کے باہمی تعلقات

ستارے ایک دوسرے کے دوست، دشمن اور برابری کا درجہ رکھتے ہیں۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ شمس کی دوستی مشتری سے ہے تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ شمس کی شعاعیں مشتری پر موافقانہ اثرات ڈال رہی ہیں۔ موافق اثرات سے اقبال مندی اور کامیابی آتی ہے۔ اسی طرح ایک ستارہ دوسرے ستارے کا دشمن ہوتا ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اس کی شعاعیں دوسرے ستارے پر نحس اثرات ڈال رہی ہیں جس کے نتیجہ میں بُرے اثرات کا ظہور ہوتا ہے۔

نگینہ کا انتخاب کرتے وقت اپنے طالع کے ستارے سے اس نقشہ کی مدد سے موافق نگینہ منتخب کریں۔ جس کا حاکم آپ کے طالع کے ستارہ کا دوست ہو۔ تاکہ ہر دو ستارے آپس میں سعد اور موافق نظر رکھیں۔

اگر مخالفِ سیارہ نگینہ پہن لیا جاوے تو کامیابی نہ ہو گی بلکہ نقصان ہو گا۔

مندرجہ ذیل نقشہ ستاروں کے باہمی تعلقات کے مطالعہ میں آپ کی مدد کرے گا۔

نقشہ تعلقات کواکب

نام کواکب	دوست	مساوی	دشمن
شمس	قمر۔ مریخ۔ مشتری	عطارد	زحل۔ زہرہ
قمر	شمس۔ عطارد	مریخ۔ مشتری۔ زحل زہرہ	
مریخ	مشتری۔ قمر۔ شمس	زحل۔ زہرہ	عطارد
عطارد	شمس۔ زہرہ	زحل۔ مریخ۔ مشتری	قمر
مشتری	شمس۔ قمر۔ مریخ	زحل	عطارد۔ زہرہ
زہرہ	عطارد۔ زحل	مریخ۔ مشتری	قمر۔ شمس
زحل	زہرہ۔ عطارد	مشتری	قمر۔ مریخ۔ شمس

انتخابِ نیلم:

نیلم ہی ایک ایسا پتھر ہے جس میں آتشی۔ خاکی۔ آبی اور بادی عناصر موجود ہیں۔ اگر کسی کے نام کا پہلا حرف آتشی ہے تو اس کو سرخی مائل نیلم کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ اگر آپ کے

نام کا اول حرف خاکی ہے تو زردی مائل نیلم موافق آئے گا۔ اسی طرح سے جن کے نام کا پہلا حرف آبی ہے تو ان کو سفیدی مائل نیلم راس آئے گا۔ اگر نام کا پہلا حرف بادی ہے تو سبزی مائل نیلم پہننا چاہیئے۔

مثلاً سائل کا نام ریاض احمد ہے تو "ر" کا عنصر خاکی ہے۔ اگر وہ سبزی مائل نیلم پہنے جس کا عنصر بادی ہے تو وہ اس کو راس نہ آئے گا۔ بلکہ نقصان ہوگا۔ کیونکہ باد اور خاک میں دشمنی ہے۔ نقرانے ان کو ایک دوسرے کی ضد قرار دیا ہے۔ جب کہ خاک اور آب میں دوستی ہے۔ لہٰذا سائل ریاض احمد کو زردی مائل نیلم اور سفیدی مائل نیلم راس آئے گا۔

نگینہ کا انتخاب کرتے وقت مندرجہ ذیل کا خیال رکھیں:

آتش و باد میں موافقت ہے ۔ خاک و آب میں دوستی ہے

آتش اور آب میں مخالفت ہے ۔ باد اور خاک میں دشمنی ہے

آتش اور باد میں دوستی ہے کیونکہ ہوا کے بغیر آگ نہیں جل سکتی ہے۔ اسی طرح سے آتش اور آب میں دشمنی ہے کیونکہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آگ پانی کو اڑا دیتی ہے۔ اسی طرح سے ہوا سے خاک اڑ جاتی ہے لہٰذا دونوں میں دشمنی ہے۔ بس یہی میرا تجربہ ہے۔ ارباب ذوق اس پر عمل کر کے نیلم کے بد اثرات سے محفوظ رہیں اور اس کے سحری خواص سے فائدہ اٹھائیں۔

مندرجہ ذیل جدول سے نام کے پہلے حرف کی عنصری تاثیر معلوم کریں تاکہ نیلم کا انتخاب صحیح ہو سکے۔

جدول عنصری

حروف آتشی	ا	ہ	ط	م	ف	ش	ذ
حروف بادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض
حروف آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ
حروف خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ

ستاروں کے ناموں پر دن:

بہت سی قدیم قوموں نے دنوں کے نام ستاروں پر رکھے ہیں۔ ان کو معلوم تھا کہ کون

سے دن کو کون سا ستارہ حکمراں ہے۔ یا کس دن اس کے ستارے کے کیا اثرات ہوں گے۔ مجھے یقین ہے کہ ہر دن کے نام سے جو ستارہ مقرر کیا گیا ہے اس کی تلاش میں قدرت نے بھی مدد کی ہوگی۔ یہ نام ابھی تک رائج ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے :

SUNDAY لاطینی زبان میں SUNAN DAEG کو اینگلو سیکسن زبان میں DIES SOLIS اور سنسکرت زبان میں RAVI VARA کہتے ہیں۔ ان سب زبانوں میں SOLIS, SUNAN اور RAVI, SOLIS کا مطلب سورج یا شمس ہے۔ جب کہ RAVI اور VAR کے معنی دن کے ہیں۔ لہٰذا SUN DAY سے مراد سورج کا دن ہے۔

MONDAY لاطینی زبان میں MONAN DAEG کو اینگلو سیکسن زبان میں DIES LUNDE فرانسیسی زبان میں LUNDI اور سنسکرت زبان میں SAMA VARA کہتے ہیں۔ ان تمام زبانوں میں LUNDI - LUNDE-MONAN اور SOMA سے مراد چاند کا دن ہے۔

TUES DAY کو اینگلو سیکسن زبان میں TIWE DAY یا the day tiw کہتے ہیں۔ TIW کو جنگ کے دیوتا کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ لاطینی زبان میں فرانسیسی زبان میں MARDI اور سنسکرت زبان میں MANGAL VARA کہتے ہیں۔ علم نجوم میں PLANT OF WAR یا جنگ کا دیوتا ستارہ مریخ سے وابستہ ہے لہٰذا منگل کا حاکم ستارہ مریخ ہے۔

WEDNES DAY کو اینگلو سیکسن زبان میں ODIN DAEG لاطینی زبان میں DIES MERCURI فرانسیسی زبان میں MERCREDI اور سنسکرت زبان میں BUDHA VARA کہتے ہیں۔ جن سب کا مطلب مرکری ڈے یا عطارد کا دن ہے۔

THURS DAY کو اینگلو سیکسن زبان میں THURE DAEG یا THOR DAY لاطینی زبان میں DIES JOVI فرانسیسی زبان میں JEUDI اور سنسکرت زبان میں GURU VARA کہتے ہیں۔ THOR-JEUDI-JOVI- اور GURU سے مراد DAY OF JUPITER یعنی مشتری کا دن ہے۔ لہٰذا جمعرات کا حاکم ستارہ مشتری ہے۔

FRI DAY کو اینگلو سیکسن زبان میں FIRGE DAEG لاطینی زبان میں DIES VENERIES

فرانسیسی زبان میں VENDREDI اور سنسکرت زبان میں SHUKRA-VARA کہتے ہیں۔
اس کا تعلق محبت اور خوبصورتی کی دیوی سے VENUS ہے۔ اس لیے اس دن کا حکمران زہرہ ہے۔
SATUR DAY کو اینگلو سیکسن زبان میں SOETER DAEG اور سنسکرت زبان میں DIES SATURNUS
کہتے ہیں۔ الغرض SAMEDI-SATURNUS-SOETER اور SANI کا مطلب زحل سے ہے
لہٰذا اس دن کا حکمران سیارہ زحل ہے۔

تعین ساعت :

اللہ تعالیٰ نے ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر کیا ہے۔ اس وقت کی تلاش ساعتوں کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ ساعتیں انسان کے ہر کام میں رہنمائی کرتی ہیں۔ انسان سعد اوقات کی مدد سے حصول مقصد میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ دیگر الفاظ میں ہر کام کے لیے موزوں وقت کا انتخاب ضروری ہے۔ ساعتیں نماز کی صحیح اوقات، روزے کی سحری اور افطاری کے اوقات، منحوس اور مبارک اوقات وغیرہ کی نشان دہی کرتی ہیں۔

علم تقویم کے لحاظ سے طلوع آفتاب سے اگلے دن طلوع آفتاب تک کے گھنٹوں میں شمار کی جاتی ہیں۔ یعنی ایک ساعت تقریباً ایک گھنٹے کی ہوتی ہے۔ اس طرح دن میں ۲۴ ساعتیں ہوتی ہیں۔ ہر دن کی پہلی ساعت اسی دن کے حاکم ستارے کی ہوتی ہے۔ مثلاً اتوار کا حاکم ستارہ شمس ہے لہٰذا اس دن کی پہلی ساعت شمس کی ہوگی۔ نقشہ ملاحظہ فرمائیں۔

نقشہ استخراج ساعت

ساعت	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
۱	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل
۲	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری
۳	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ
۴	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	شمس
۵	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ
۶	مشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد
۷	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر
۸	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل
۹	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری
۱۰	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ
۱۱	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	شمس
۱۲	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ
۱۳	مشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد
۱۴	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر
۱۵	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل
۱۶	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری
۱۷	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ
۱۸	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	شمس
۱۹	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ
۲۰	مشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد
۲۱	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر
۲۲	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل
۲۳	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری
۲۴	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	شمس	قمر	مریخ

ساعت معلوم کرنے کا طریقہ

ساعت دیکھنے کے لیئے ضروری ہے کہ آفتاب کا طلوع دیکھا جائے طلوع آفتاب ایک ایک گھنٹے کے فاصلہ سے ساعت مقرر ہوتی ہے جو جدول ہذا سے مطلوبہ دن اور وقت کے تحت دیکھی جا سکتی ہے۔

(بشکریہ سردار عالم جنتری)

شرف وہبوط سیارگان :

شرف کے معنی عروج اور بزرگی کے ہیں۔ ہر سیارہ کو مخصوص درجوں میں کسی خاص برج میں شرف ہوتا ہے۔ شرف سعد ہوتا ہے۔ وہاں اس کو اعلیٰ درجہ کی قوت اور عروج حاصل ہوتا ہے۔ برج شرف میں جب وہ سیارہ نقطۂ عروج پر پہنچتا ہے تو اس کو کمال سعادت، ترقی، سرفرازی، حصول عزوجاہ اور مال و دولت حاصل ہوتی ہے۔ دیگر الفاظ میں اگر نگینہ کو اس کے متعلقہ سیارہ کے شرف کے وقت پہن لیا جائے تو باعث برکت ہوتا ہے۔

علم فلکیات کے ماہرین کے مطابق شمس حالت شرف میں سال میں ایک بار آتا ہے۔ قمر ہر ماہ آتا ہے۔ عطارد اور زہرہ بھی سال میں ایک بار آتے ہیں۔ مریخ ڈھائی سال میں ایک بار آتا ہے مشتری بارہ سال میں صرف ایک بار آتا ہے اور زحل ۲۷ سال میں ایک بار آتا ہے۔ جو ستارہ جس برج میں شرف پاتا ہے وہ اس سے ساتویں گھر میں ہبوط یا زوال پذیر ہوتا ہے۔

ہبوط کے معنی زوال، گرنے اور اترنے کے ہیں۔ حالت زوال میں سیارہ اپنی تمام قوتوں کو کھو بیٹھتا ہے۔ لہٰذا جب نگینے کا حاکم سیارہ حالت ہبوط میں ہو تو کوئی نیا نگینہ نہیں پہننا چاہیئے۔ مندرجہ ذیل جدول میں کواکب کے شرف وہبوط کے خاص درجات آپ کی رہنمائی کے لیئے درج ہیں :

جدول مراتب کواکب

شرف

کواکب	بروج	درجہ
شمس	حمل	۱۹
قمر	ثور	۳
مریخ	جدی	۲۸
عطارد	سنبلہ	۲۵
مشتری	سرطان	۱۵
زہرہ	حوت	۲۷
زحل	میزان	۲۱

ہبوط

کواکب	بروج	درجہ
شمس	میزان	۱۹
قمر	عقرب	۳
مریخ	سرطان	۲۸
عطارد	حوت	۲۵
مشتری	جدی	۱۵
زہرہ	سنبلہ	۲۷
زحل	حمل	۲۱

قمر درعقرب :

قمر سب سے تیز رفتار ستارہ ہے۔ یہ ½ ۲ دن میں ایک بُرج کا سفر طے کرتا ہے۔ اس طرح یہ مہینے میں ہر ایک برج میں ایک مرتبہ دورہ کرتا ہے۔ یہ برج حمل، ثور، جوزا، سرطان وغیرہ کو طے کرتا ہوا جب آٹھویں خانہ یعنی بُرج عقرب میں ہر ماہ داخل ہو کر اس میں ڈھائی دن قیام پذیر ہوتا ہے تو اسی زمانے کو قمر در عقرب کہتے ہیں۔ برج عقرب کی شکل بچھو کی طرح ہے۔ اس میں بچھو کی تمام خصوصیات ہیں۔ قمر ایک ماہ میں پورے بارہ بروج کا دورہ ختم کر کے دوسرے مہینے کی ابتداء سے پھر اپنا دورہ شروع کرتا ہے اور اس طرح وہ سال میں ہر بُرج کے بارہ دورے کرتا ہے۔ ایک ماہر فلکیات کا ارشاد ہے کہ قمر کے برج عقرب کے قیام کے اوقات منحوس ترین ہوتے ہیں۔ اس لیئے کسی نئے کام کی ابتداء نہیں کرنی چاہیئے۔ وہ اسی مناسبت سے ان ایام میں نگینہ نہیں پہنتے۔

اس سیارہ کی بُرج عقرب میں داخلہ کی تاریخ۔ وقت اور قیام کے اوقات کے بارے میں آپ کسی بھی جنتری سے رجوع کریں۔ مندرجہ ذیل نقشہ آپ کی رہنمائی کے لیئے درج ہے :

نقشہ قمر درعقرب

نمبر	نام ماہ	کیفیت	وقفہ
۱	محرم الحرام	چانداس مہینے کی ۱۷ ویں تاریخ کو ہمیشہ رہتا ہے۔	½ ۲ دن
۲	صفرالمظفر	؍؍ اسس مہینے کی ۱۵ تاریخ کو رات میں چار گھڑی پر لگتا ہے۔	؍؍ ؍؍
۳	ربیع الاوّل	؍؍ اس مہینے کی ۱۳ ویں تاریخ کو دن نکلنے پر ہمیشہ رہتا ہے۔	؍؍ ؍؍
۴	ربیع الثانی	؍؍ اس مہینے کی ۱۰ ویں تاریخ میں چار گھڑی رات پر لگتا ہے۔	؍؍ ؍؍
۵	جمادی الاوّل	؍؍ اس مہینے کی ۹ ویں تاریخ کو چار گھڑی پر لگتا ہے۔	؍؍ ؍؍
۶	جمادی الثانی	؍؍ اس مہینے کی ساتویں تاریخ کو بارہ کے عمل میں لگتا ہے۔	؍؍ ؍؍
۷	رجب	؍؍ اس مہینے کی پانچویں تاریخ کو سولہ گھڑی رات کو لگتا ہے۔	؍؍ ؍؍
۸	شعبان	؍؍ اس مہینے کی ۲۷ ویں تاریخ کو چار گھڑی پر لگتا ہے۔	؍؍ ؍؍
۹	رمضان المبارک	؍؍ اس مہینے کی ۲۵ ویں تاریخ کو چار گھڑی پر لگتا ہے۔	؍؍ ؍؍
۱۰	شوال	؍؍ اس مہینے کی ۲۳ ویں تاریخ کو ہمیشہ رہتا ہے۔	؍؍ ؍؍
۱۱	ذیقعد	؍؍ اس مہینے کی ۲۳ ویں تاریخ کو ہمیشہ رہتا ہے۔	؍؍ ؍؍
۱۲	ذی الحجہ	؍؍ اسس مہینے کی ۲۱ ویں تاریخ کو ۱۶ گھڑی پر لگتا ہے۔	؍؍ ؍؍

بخورات سیارگان :

فقرا نگینے کو پہننے سے پہلے بخورات روشن کرتے ہیں۔ جس کا انتخاب نگینے کے حاکم سیارہ کے مطابق کیا جاتا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اگر سیارہ کے بخورات کو جلایا جائے تو موکلات سیارہ کی پسندیدگی کا باعث ہوتا ہے اور نگینہ جلد اپنا اثر دکھاتا ہے۔ اس لیئے ان کے سلگانے میں بخالت اور سستی نہ کرنی چاہیئے۔

بخورات کی تفصیل حسب ذیل ہے :

زحل : سیاہ مرچ۔ رال۔ گوگل۔ قرنفل۔

مشتری : عطر عنبر۔ مشک۔ زعفران زرد۔ اگربتی صندل۔ لوبان۔ حب الفار۔

مریخ : لوبان۔ سیندور۔ رائی۔ جوز۔ رال۔ دارچینی۔

شمس : عود۔ صندل سرخ۔ زعفران۔ گلنار۔ عنبر۔ لوبان۔ مشک۔

زہرہ : زعفران۔ عطر سہاگ۔ مشک۔ صندل سفید۔ جائفل۔ شنگرف۔ کافور۔

عطارد : لوبان۔ عنبر۔ گوگل۔ الکندر۔ بادام کا چھلکا۔

قمر : کافور۔ عطر گلاب۔ لوبان۔ عود۔ صندلین۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ کسی سیارہ کے تمام بخور حاصل کیئے جائیں۔ اگر ان میں ایک بخور یا ایک سے زیادہ چیزیں مل جائیں تو بھی کافی ہے۔

صدقہ :

فقرا اکثر نگینہ کی انگوٹھی پہننے سے پہلے خیرات اور صدقہ کرتے ہیں۔ تاکہ کواکب کی نحوست دُور ہو جائے۔ وہ ستاروں کے لحاظ سے ان کے مزاج کے مطابق صدقہ دیتے ہیں اور کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے ہیں۔

نگینہ پہننے سے پہلے اس سے متعلقہ سیارہ معلوم کر کے مندرجہ ذیل جدول کے مطابق حسب توفیق صدقہ دیں :

شمس : بہ برنج۔ خوشبودار شیرینی۔ دال چنا۔ شہد خالص۔ عطر گلاب۔

قمر : چاول۔ سفید شکر۔ دودھ چاول۔ خالص دودھ۔ گھی۔ دہی۔ چینی۔ کیوڑہ۔

عطارد : دال مونگ ۔ پستہ ۔ انگور ۔ چار مغز ۔ انار ۔ پیراٹھا ۔

مشتری : مصری ۔ شہد و شکر ۔ روٹی شیریں ۔ عطر جوہی ۔ زردہ ۔

زہرہ : عطر سہاگ ۔ شہد کا حلوا ۔ زردہ ۔ بریانی ۔

زحل : کھچڑی ماش ۔ تل سیاہ ۔ بینگن ۔ عطر مٹی ۔ دال ماش ۔ کالا کپڑا ۔ کالی مرچ ۔

مریخ : گوشت ۔ خمیری روٹی ۔ کباب ۔ ساگ ۔ مرچ سرخ ۔ سرسوں کا تیل ۔ مسور کی دال ۔ میوہ ترش ۔ خوشبو تند و تیز ۔

عملیات :

کلام اللہ کی تاثیر سے کون منکر ہو سکتا ہے ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ عملیات سے قانونِ فطرت کے خلاف کوئی کام بھی نہیں لیا جا سکتا ۔ مثلاً کثرت سردی سے بچاؤ کے لیے ہم کوئلہ سلگا سکتے ہیں یا گرم کپڑے پہن کر اپنے آپ کو محفوظ کر لیتے ہیں ۔ اس طرح ہم اپنے آپ کو سردی کے مضر اثرات سے بچا لیتے ہیں ۔ مگر ہم موسم کو تبدیل نہیں کر سکتے ۔ اسی طرح سے بارش کے دنوں میں ہم چھتری کے استعمال سے بارش میں بھیگنے سے بچ جاتے ہیں ۔ مگر بارش کو روک نہیں سکتے ۔ الغرض قانونِ قدرت کے خلاف کوئی عمل یا طلسم کارگر نہیں ہو سکتا مگر اس کے مضر اثرات سے بچاؤ ہو سکتا ہے ۔

اسی طرح سے کلام اللہ کی برکت سے سعادت حاصل کر کے کامیاب زندگی بسر کی جا سکتی ہے ۔ میرا یہ آزمودہ تجربہ ہے کہ کلام اللہ کو مخصوص پتھروں پہ کندہ کرنے سے اس کی تاثیر عیاں ہو جاتی ہے اور فوری اثر کرتی ہے ۔

انشاء اللہ پھر کبھی پتھروں پر کندہ کرنے والے عملیات کے بارے میں تفصیل سے لکھوں گی ۔ تاکہ زندگی کامیابیوں سے ہمکنار ہو سکے ۔ پتھر پہ عملیات بہت موثر اور نہایت مجرب ہوتے ہیں اور کبھی خطا نہیں ہوتے ۔

بس یہی میرے تجربات اور مشاہدات ہیں جو میں آپ کی نذر کر رہی ہوں ۔



نور الحقیقت

(تصوف کی ایک قدیم اور نایاب کتاب)

تالیف

حضرت شاہ سید اسماعیل قادری الملتانی

المعروف بہ

شیخ المشائخ حضرت بادشاہ قادری قدس سرہٗ

ترتیب، تسہیل، حواشی

پروفیسر مولانا سید عطاء اللہ حسینی

قیمت: آفسٹ کاغذ — -/۵۰ روپے - مجلد

سفید کاغذ — -/۴۰ روپے - مجلد

اسلام کی بنیادی تعلیمات

وفاقی وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان انٹرمیڈیٹ کے منظور کردہ نصاب کے مطابق

ایک معیاری کتاب

تالیف

پروفیسر سید عطاء اللہ حسینی قادری

- انٹرمیڈیٹ (آرٹس، سائنس اور کامرس) کے طلبہ وطالبات کے لئے ایک مفید ترین کتاب۔
- لازمی اسلامیات کے امتحان میں بہترین کامیابی کی ضمانت۔
- قرآنِ حکیم اور احادیث شریفہ کے اصولوں سے معمور۔
- قرآن وحدیث کا مفصل تعارف۔
- منتخب آیات اور منتخب احادیث کی سیر حاصل تشریح۔
- بنیادی عقائد کی بہترین علمی اور عقلی وضاحت۔
- ارکان اسلام حقوق اور اخلاق پر عمدہ نوٹس۔
- اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت تشریح۔
- طلبہ وطالبات کے لئے علوم ومعارفِ اسلامی کا خزانہ۔
- اعلیٰ آفسٹ کتابت وطباعت۔

قیمت — ۱۵ روپے صرف

Gardezi Publishers (Karachi)
326/1, Islam Gunj, Lasbela House,
Nishter Road, Karachi-5.

COMPANY CAPITAL ISSUE ACT

فہرست مطبوعات

۱	شرح خیابانِ ادب	اردو	سید منیر علی جعفری
۲	شرح منتخبات اردو نظم	"	" " "
۳	اسلامی نظام	"	پروفیسر سید عطاء اللہ حسینی قادری
۴	نور الحقیقت	"	" " "
۵	اسلام کی بنیادی تعلیمات	"	" " "
۶	کمپنی میٹنگ	انگریزی	پروفیسر ایم لقمان بیگ
۷	کمپنی ریزولیشن	"	" " "
۸	کمپنی کیپٹل ایسوز ایکٹ	"	" " "
۹	ایکٹ معاہدہ	اردو	" " "
۱۰	آڈیٹنگ (سوال و جواب)	"	پروفیسر شمیم احمد
۱۱	قیمتی پتھر اور آپ	"	بیگم زبیدہ فرید الحق
۱۲	اقبالؒ ــ جہانِ دیگر	"	محمد فرید الحق ایڈوکیٹ
۱۳	کشورِ اقبالؒ (زیر طبع)	"	" " "
۱۴	شرح فتوح الغیب (زیر طبع)	"	پروفیسر سید عطاء اللہ حسینی قادری
۱۵	حل پرچہ جات (کامرس و آرٹس گروپ)		



اقبالؒ ــــ جہانِ دیگر